وما ارسلناک الا رحمة للعالمین

بتائید حضرت سبحانی ذخیرہ سعادت جاودانی اعنی مجموعہ نکات قرانی در

١٢٩٦

فضائل رسول ربانی

حسب اجازت حضرت مصنف ممدوح الصدر ورد زبان حیدراوان حمید

در مطبع العلوم علیگڈھ طبع شد

التماس از جانب مولف

ناظرین مشتاق کی خدمت مین گزارش ہے کہ اصل
کتاب کے ملاحظہ سے پہلے ان اوراق کو جو بمنزلہ
مقدمہ خواص انبیا علیہم السلام اور خواص آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تفسیر فتح العزیز سے رشتہ بند جمعیت ہین
مطالعہ فرماوین چاشنی مقصود کا مزہ اوٹھاوین فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نکات قرانی فی فضائل رسول ربانی

فائدہ

اول یہہ چند سطور بطور تحفہ ضیاء نظر اہل نظر ہوتے ہین امید ہے کہ از اول تا آخر حرف بحرف ملاحظہ سے گذرین اور مذاق جانی اور ایمانی کو حلاوت آگین کرین و تمیز بین حق و باطل مین امتیاز بخشین آمین یعنی بخیال فواع اختلال احوال اہل اسلام یعنی اشتغال محمدیان پریشان حال کے کمال تاسف لاحق ہی کہ جنکی بدولت دولت اسلام و ایمان و سعادت ہر دو جہان پائی اور اسلام اور ایمان والے کہائے اور تاریکی کفر اور شرک سے نکل آئے اور ہزار مشقت و مصیبت خواہش دل و جان بحکم اوس رسول انس و جان کے باامید حصول انواع نعمت جنان و نجات از شدت عذاب دوزخ ہزار شرا نوامان چہوڑی اور صد گونہ آرزوئی دلی دل ہی مین خونکی اور تمام عمر عزیز دیکی

دعوی تابعداری و محبت مین گذاری مگر اتبک صلاتہ اونکی ذات جامع
الکمالات سے واقف ہوئے اور نہ اونکے دفتر صفات با برکات کے ایک حرف سے
آگاہی پائی اور نہ اونکی عظمت بدرگاہ رب العزت اور بکمال شفقت و عنایت
بحال امت سے خبردار ہوئے لہذا یہ ژولیدہ حال پریشان بال نقد لیاقت
از دست دادہ رو بخاک نہادہ ننگ خلایق نالایق لائق ازراہ خیرخواہی
برادران دینی و ایمانی کے قطرہ ازان دریای ناپیداکنار یکی از تعداد بیشمار
حسب فہم ناقص خود. لب لباب مصداق کریمہ وما یذکر الا اولی الالباب
گوشوارہ گوش ہوش محبت خدا درجوش محبت رسول خدا درخروش تابع شریعت
غرا و رونق افزای ملت بیضا کے کرتا ہے ؎ الحمد کہ نقش کہ خاطر میخواست
آمد آخر ز پس پردۂ تقدیر پدید پس بطالبان تابعدار رسول انس و جان
اور فرمان بردار و جان نثار خالق کون و مکان سے یہ امید ہے کہ ایک نظر
حرف بحرف اس حرف مطلب کو از اول تا آخر بنظر عبرت اثر دیکھیں غالبا
بکمال لطف پائیں بلکہ شائق بار بار دیکھنے کے ہو جائیں اور فقیر کو بدعای
خیر یاد فرمائیں کہ اتبک ایسا مجموعہ عطر بار خوشگوار معطر کن دماغ جانی
اور گلدستہ تازگی بخش کوائف روحانی جامع مطالب بیعت و طریقت

حاوي مقاصد معرفت وحقیقت کہ از قسم نادید و ناشنید ہے دیکھا اور سنا نہوگا **ف** در تفسیر فتح العزیز جو خلاصہ جملہ تفاسیر نادرہ عزیزہ کا ہے بسورہ والضحی مرقوم ہے کہ محامد و اوصاف اوس موصوف فکان قاب قوسین او ادنی اعلی درجہ کے زیادہ حد تحریر و تقریر سے ہین مختصر یہ کہ جتنے خواص و کمالات ظاہری و باطني سب انبیا علی نبینا علیہم السلام کو عطا ہوئے اون سب صفات و کمالات مین آپکا حصہ سب انبیا علیہم السلام سے زیادہ تھا ؎ حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داري ✿ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داري ✿ جدا جدا جو کمالات انبیا مین تھے ✿ سو سب وہ شاہ شہیدان کربلا مین تھے ✿ اور علاوہ اسکے جو آپکو خاص خواص عطا ہوئے اوسمین اصلا اور دیگر انبیا علیہم السلام کا حصہ نتھا منجملہ اوسکے چند خواص خاص آپکے قلمي ہین جو شایق زیادہ کا ہو تفسیر مذکور مین دیکھ لے یعنی جیسے آپ آگے دیکھتے تہے ویسا ہي پس پشت سے ملاحظہ فرماتے تھے اور سایہ اوس ماہ روبلال ابرو پشت ہجور و کا اصلا نتھا جہان جہان وہ جان جہان گذرتے تہے وہان اہل جہان جانتے گذرتے تہے اور وہ کوچہ راہ مجموعہ خوشبودار عطر یا عرق مطہر رسول مختار سے واسطے حاضري

اور آگاہی اصحاب و یار و دوراز دولت دیدار آن سراپا انوار کے رہ بر و یار و فادار ہو جاتا تھا ؎ نکلے جدہر سے آپ وہ کوچے مہک گئے :: شیشے چمن بنے تھے مدینہ کی راہ کے :: آن نسیمی کہ بیاید از چمن :: ہمچنانکہ بوی احمد از یمن :: الغرض وہ خوشبو طالب یار تا و مشایق دولت دیدار کو بلا واسطہ حاضر حضور سراپا نور اوس صدر الصدور کے کر دیتی تھی او جسم مطہر پر کہی نہ بیٹھتی تہی اور موسم گرما مین بدلی سایہ کرتی تہی اور اتفاقاً وہ سایہ خدا سراپا نور و ضیا کسی درخت کے نیچے گذر فرماتے تو ڈالی سایہ دار گہوم کر سایہ کرتی تہی اور نجاست سراپا طہارت یعنی بول و براز اوس ذات اطہر کو زمین فوراً نگلجاتی تہی مگر ان خوشبو او سکے مقام کی مشک و عنبر کو شرماتی تہی اور وقت ولادت سراپا سعادت کے جسم اطہر پر اصلا اثر فضلات جسمانی کا نتہا۔ اور ناف بریدہ تہے۔ اور وقت تشریف لانے زمین پر سجدہ کرتے ہوئے انگشت شہادت طرف آسمانکے اوٹہائے ہوئے تہے۔ اور وقت ظہور اوس نور شرمندہ کن تجلی طور کے ایسا ایک نور عالمگیر ظاہر ہوا کہ اوسکی روشنی سے بہت شہر ملک شام کے آپ کی والدہ کو نظر آئے اور فرشتے آپکو پالنے مین جہولاتے تہے خوب کہا جسنے ؎ ملائک جہولاتے تہے جہولا مدام :: سدا عہد مین و نسے کرتے کلام ::

اور چاند اوس حالت مین آپ سے کلام کرتا تہا اور جسوقت آپ اشارہ
فرماتے تہے آپکی طرف متوجہ ہوتا تہا جیسا کہ جناب مولانا ترجمہ حدیث صحیح کا
فرماتے ہین ؎ ماہ با احمد اشارت بین شود ٭ نار ابراہیم را نسرین شود ٭
اور سواری براق بہی آپ ہی کو مخصوص تہی۔ اور فرشتونکا لشکر مین بصورت
انسان داخل ہونا اور کفار کو شکست دینا آپ ہی کو خاص تہا۔ اور شق قمر بہی
اور روز قیامت کو جیسا آپکا احترام واکرام ہوگا کسیکا نہوگا۔ اور آپکو بکمال اعزاز
بسواری براق حشر مین بلائینگے اور ستر ہزار فرشتے آپکے گرداگرد ہونگے اور سیدہے
طرف عرش کے کرسی بکمال احترام آپکو بٹہائینگے۔ اور نشان الحمد کا آپکے ہاتہ
مین دینگے کہ حضرت آدم اور سب اولاد اونکی زیر نشان ہونگے۔ اور سب انبیاء
علیہم السلام معہ اپنی اپنی امت کے آپکے پس رو ہونگے۔ اور دیدار الہی سب سے
اول آپکو ہوگا۔ اور سب سے پہلے پلصراط سے گذر آپ فرماینگے۔ اور تمام اہل محشر
کو حکم ہوگا کہ آنکہہ بند کرین کہ حضرت فاطمۃ الزہرا بیٹی رسول اللہ کی پلصراط سے
گذرتی ہین اور سب سے پہلے دروازہ جنت کا آپ کہولینگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ
اوس روز کہ وہ روز ہزاران مصیبت وآفت اور صد ہا قسم کی ذلت وعبرت کا ہے
آپ مانند وزیر اعظم وشاہنشاہ معظم کے ہونگے۔ بعد اسکے یہ تقریر بہی قابل دید

اہل دیدسے زیب تحریر ہے یعنی تعداد و شمار اشعار ابدار مثنوی شریف جو شرح
آیات قرانی کرتے ہیں او رجملہ مدعا و مقاصد ایمانی پر گواہی دیتے ہیں اور اثباتیت
افضل و محبوبیت اکمل برگزیدہ جزو کل رجیدہ جملہ رسل ختم المرسلین جناب رحمۃ
للعالمین کو حسب آیات قرانی معہ دیگر نکات احکام رحمانی وغیرہ مقاصد ایمانی کے
بخوبی ثابت کرتے ہیں دو سو اسی ہیں اور تعداد آیات بینات جو صراحتًا اور اشارتًا
ختم نبوت معدن رسالت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم معہ دیگر آیات
جو فوائد او منفعت دینی اور خرابی و مذمت دنیوی پر کماہی گواہی دیتے ہیں اور نیز
جملہ مقاصد ایمانی کو بخوبی ثابت کرتے ہیں تخمینًا اکیسو چوراسی سے زیادہ
ہیں اور اشرف و افضل ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور نہ متصور ہونا
دوسرے عدد افضل کا سوا ایک عدد افضل کے بخوبی سب پر روشن تر از
روز روشن ہے جیسا کہ پایا جانا مثل و مانند او س جامع صفات بمثل و بے مانند
کا بدلائل قرانی و اقوال علماء ربانی و عرفاء ایمانی کے بخوبی ثابت اور
متحقق ہو جانا سب پر ظاہر و باہر ہے یعنی خلاصہ عقیدہ حقیر صادقہ کاملہ
جملہ ارباب کمال اور اصحاب حال و قال صاحب بیعت طریقت اہل معرفت
و حقیقت کا حسب اجماع علماء امت اہل سنت و جماعت کے یہی ہے

کہ موجود ہونا شریک و مثل جناب باری کا محال اور ممتنع بالذات ہے
اور پایا جانا شریک اور مثل جناب رسالت پناہی کا محال و ممتنع بالغیر ہے
یعنی بباعث خاتم النبیین ہونے جناب رحمۃ للعالمین کے تا روز قیامت
آپکی مثل و مانند ہونا حسب آیۂ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ
محال اور دشوار ہے پس نہ پایا جانا مثل اوس ذات بے مثل کا اب اور آئندہ
تا روز قیامت بخوبی سب پر ظاہر و ہویدا ہے بلکہ در حقیقت عین بجا ہونا وعدہ
پروردگار ہے نہ موجب عاید ہونے نقصان در قدرت قادر غفار ہے معاذ اللہ منہا
اور جو آیات و ابیات کہیں مکرر ہیں تو از قسم قند مکرر ہیں ہزار صد ہزار شکر
بجناب کبریا و بے حد و شمار صلوٰۃ اللہ علیہ افضل التحیۃ والثنا کہ صرف
بتائیدات ایزدی و توجہات محمدی جملہ مقاصد و مطالب اس کتاب
لب لباب خلاصہ عقائد ایمانی اور حاصل فوائد قرآنی کے بغیر لحاظ اختلاف
اقوال ارباب قیل و قال و اصحاب بحث و جدال بیرون از حد اعتدال
مرقوم و مرسوم ہوئے ہیں وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ وَھُوَ خَیْرُ رَفِیْقٍ
حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ
ف یعنی ہر صنعت خاص اس فصل ۲ [illegible] مکمل ہے

جامع الکمالات اوس برگزیدہ جزو کل کی مثل مجموعہ اور گلدستہ کے ہے پس جب
پایا جانا مثل ایک گل کا اوس گلدستہ اور مجموعۂ گل سے از قسم دشوار اور مشکل ہے
تو پایا جانا مانند اوس مثل کل مجموعہ اور گلدستہ کل کا بوجہ اتم محال اور مشکل ہے ۱۲

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ نکات قرآنی فی فضائل رسول ربانی

سب حمد و ثنا اوس جناب کبریا و ذات بے ہمتا کو زیبا ہے کہ جسنے حکم کن سے فیکون کو آئینہ جہان نما بنایا اور عالم نابود کو لباس بود پہنایا اور ذرہ بے مقدار آدم خاکی کو بکریمہ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ تا آخر آسمان عز و جاہ پر چڑھایا اور تمام عالم عرشی و فرشی مین آفتاب سا چمکایا بل از ماہ تا ماہی چون ماہ نو انگشت نما فرمایا گویا قطرہ کو مین دریا سمایا یا عین دریا کو بصورت قطرہ بنایا حسب ارشاد مولانا ابیات

بحر علمی در نمی پنہان شدہ ❊ در سہ گز تن عالمی پنہان شدہ ❊
ای ہمہ دریا چہ خواہی کرد نم ❊ ای ہمہ ہستی چہ میجوئی عدم ❊
ای غلامت عقل و تدبیرات و ہوش ❊ چون چنینی خویش را ارزان فروش ❊
ای برادر عقل یکدم با خود آر ❊ اندرون تو خزان است و بہار ❊

سبحان الله بلا شک قلب مومن کو وہ فراخی وسمائی عنایت فرمائی

کہ عرش وکرسی میں نہ سمائی جیسا مولانا ترجمہ حدیث قدسی کا فرماتے

ہین **نظم** گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است ؛؛ من نگنجم ہیچ در بالا و پست

در زمین و آسمان و عرش نیز ؛؛ من نگنجم این یقین دان ای عزیز ؛؛

در دل مومن بگنجم ای عجب ؛؛ چون مرا جوئی دران دلہا طلب ؛؛

مقولہ جناب مولانا **ابیات** گر تو میدانی کہ در دلہا خداست ؛؛

پس ترا تعظیم ہر دل مدعاست ؛؛ گر تو خواہی از جہان الطاف بری ؛؛

دلبری کن دلبری کن دلبری ؛؛ اور خوب کہا جسنے کہا **قطعہ** (۲)

دل بدست آور کہ حج اکبر است ؛؛ از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است

کعبہ بنگاہی خلیل آذر است ؛؛ دل گذرگاہی جلیل اکبر است

چنانچہ جناب مولانا فرماتے ہین **شعر** کعبہ مردان نہ از آب و گل است

طالب دل شو کہ بیت الله دل است ؛؛ **فرد** ستانا دلکا اے نادان برا ہے

قلوب المومنین عرش خدا ہے ؛؛ بلا شک دلداری عین ایمانداری ہے

اور یہ صفت از حضرت آدم تا این دم بلا تغیر و تبدل ہر ملت و مذہب مین

موصوف ہی ہے مگر یان دل سے وہ دل مراد ہے جو نور ایمان اور محبت

وخوف خالق انس وجان سے معمور نڈر ہو اور ناامیدی جناب باری سے

از بس نفور ہو بل حسب آیہ کریمہ نَبِّئْ عِبَادِيٓ اَنِّيٓ اَنَا الْغَفُوْرُ

الرَّحِيْمُ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ مصداق مسئلہ

عقائد کا اَلْاِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَا کا ہو جاوے یعنی بیان قہاری

جناب باری سے ہر دم ڈرتا کانپتا رہے اور صفت غفاری سے ہر قدم

زیادہ تر امیدوار مغفرت کا رہے حتی کہ جو کوئی کہے کہ سب جنتی ہونگے

مگر ایک دوزخی تو یہہ شخص بکمال خوف الہی سے آپکو دوزخی جانے اور اسکو

جنتی سمجھے اور جو کوئی کہے کہ سب دوزخی ہونگے مگر ایک جنتی تو یہہ

شخص اپکو بکمال امیدواری رحمت جناب باری کے جنتی جانے اور اسکو

دوزخی کہ درحقیقت حاصل کمال خوف وامید کا یہی ہے پس وہ دل جو

بانواع نجاست حسد وبغض وخودنمائی وہواپرستی وغیرہ امور سے پر اور

لبریز اور طاعت اور محبت خدا سے درگریز ہے فی الواقع وہ دل ہی

نہیں ہے حسب آیات قرانی وارشادات رسول ربانی کے جیسا کہ جناب

مولانا فرماتے ہین **ابیات** نے دل اندر صد ہزاران خاص وعام

در یکی باشد کہ ہست آن کدام ؎ دل تو این آلودہ را پنداشتی ؎

لاجرم دل اہل دل برداشتی ؛ اور بواسطے رسول رؤف الرحیم سراپا تعظیم
مخاطب بکریمہ وانک لعلی خلق عظیم منبع الجود والکرم شفیع الامم بفحوا
کریمہ فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم تا آخر دریای رحمت کاملہ کا کس جوش
وخروش سے ارزان عنایت ہمدوش سے امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم پر
بہایا کہ بلقب کنتم خیر امۃ کے ملقب فرمایا ہیچ ہے ؎ رحمت حق
بہا نمی طلبد ؛ رحمت حق بہانہ می طلبد ؛ قطرۂ دانش کہ بخشیدی ز پیش
متصل گردان بدریاہای خویش ؛ گویا اسی سبب سے کریمہ ولقد من اللہ
علی المومنین تا آخر کو آنحضرت کے خاتم الانبیا اور سفر سے دوسرا او
سراپا شفقت فرما امت بینوا ہونے پر گویا فرمانکے نہایت مرتبہ کا احسان
عنایت نشان اپنا اہل ایمان پر جتایا اللہ اللہ ہزاروں دل وجان قربان
اس احسان وصاحب احسان پر ؎ ای خدا قربان احسانت شوم
این چہ احسانست قربانت شوم ؛ اور درود نامحدود اوس وجود
سراپا سود باعث بود عالم نابود رسول ب ود وکونسر او آز زیبا ہے
کہ ادنی وصف اوس اعلی درجہ موصوف فاوحی الی عبدہ ما اوحے
کا فکان قاب قوسین جیسا کہ سرمہ اوس چشم سرمگین شاد وحسین

نوراگین سراپا حلم و تمکین خاتم نبوت رانگین سر چشمہ فیض نور و ضیا ہیچو وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى کا مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى سے سبحان اللہ جسکی کمال علو مرتبت و نہایت محبت بدرگاہ رب العزت کا سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ تا آخر گواہ ہے اوسی ماہ ضیا کا غازہ چہرہ آرا اور شانہ زلف دلربا وَالضُّحٰى وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ہے اللہ اللہ جسکی غایت درجہ کی الفت و محبوبیت کا طٰهٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى وصف سرا ہے اوسی منبع الجود و السخا کی کمال فیاضی و دریا دلی کا وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ثنا پیرا ہے اوسی زلف مشکین عنبر بار سیاہی خال دلکنار کا وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى سراپا ثنا ہے اوسی ماہ رو ہلال ابرو کا آئینہ رونما وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى کاکل مشکین بدور اندا ختہ ؛ ورنگاہی کار عالم ساختہ ؛ الغرض ہر عرشی و فرشی اوسی ماہ رو جہانی ہمہ صورت ہیچو کمال و برگزیدگی اکمل پر لب کشا ہے جو حسن آرائی و دلربائی مین از ماہ تا ماہی ہیچو ماہ تو انگشت نما ہے

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری ؛ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

احمد مرسل ختم رسل ؛ سلسلہ بند نظام کل ؛ ابراہیم گل گلشنش ؛ یوسف بوی پیرا ہنش ؛ تنش را پیرہن عریان ندیدہ ؛ چو جان اندر تن

تو جان ندیده جمله هستی تن است او جان است ؛ او زعالم چو پسلی از کائنات

جب حسب مضمون این هر دو بیت هیچ بیت ابر و جمله ابیات را آبرو که

ای حیرت صفات تو بند زبان ما ؛ انگشت حیرت است زبان در دهان ما

وصف لطیفش چو شمارد قلم ؛ بر ورق شعله نگارد رقم ؛ اختتام دولت

حمد و نعت ہمیشہ ناتمام خوش انجام کا دشوار و محال ہوا تو بمجبوری ختم

اس سعادت سرمدی اور نعمت ابدی کا موافق ان دو اشعار آبدار کہ

در گنج معانی را گشادم ؛ زبان تا دل بہ بحر غوطہ دادم ؛

بجز گوهر ز حمد و نعت احمد ؛ نہ تابید و نہ سنجید و نہ سر زد ؛

اس بیت لقد رجانی ذائقہ ایمانی پر ضرور ہوا کہ خدایا از تو عشق مصطفیٰ را

محمد از تو میخواہم خدا را ؛ یعنے ؛ محمد سے صفت پوچھو خدا کی ؛ خدا

پوچھ لو شان محمد ؛ بلا شک عجب شان وسے ہے شان محمد ؛

خدا خود ہے ثنا خوان محمد ؛ اور فضلیت افضل اور کاملیت اکمل جملہ

اصحاب باوقار رسول مختار علی الخصوص چار یار کبار و فادار و آل اطہار

ابرار محافظ سرمایۂ ایمان جملہ ایماندار چون احاطۂ چار دیوار بلند و پایدار

کی از عرش تا فرش ہیچو آفتاب نصف النہار کی مشتہر و کیا پر ہشت بند

او ر انکا راستے چنانچہ جناب مولانا حدیث شریف کا ترجمہ فرماتے ہین ؎

گفت پیغمبر کہ اصحابی نجوم ⁂ رہ روان را شمع و شیطان را رجوم

ما و اصحابیم چون کشتی نوح ⁂ ہر کہ دست اندر زند یابد فتوح

اور نیز ارشاد فرمایا جناب صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے ہدایت اور نجات تمام مخلوقات کے دو چیز چھوڑتا ہون ایک قران مجید اور ایک اپنی اولاد سعید جیسا کہ سجی سرحلقۂ اہل حق حضرت حسنین کو قبول کرین رضی اللہ عنہما کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ جسنے دوست رکھا ان دونوں کو دوست رکھا مجھکو اور جسنے دوست رکھا مجھکو دوست رکھا خدا کو اور جسنے عداوت رکھی انسے عداوت رکھی مجھسے اور جسنے عداوت رکھی مجھسے عداوت رکھی خدا سے چنانچہ سجی حضرت غوث الثقلین ممدوح دارین کہ حسنی و حسینی ہین مولانا فرماتے ہین ؎

بوی گل دیدی کہ آنجا گل نبود ⁂ جوش مل دیدی کہ آنجا مل نبود

شاخ گل ہر جا کہ روید ہم گل است ⁂ خم مل ہر جا کہ جوشد ہم مل است ⁂

گر ز بغداد و ہرایا از ری اند ⁂ بے مزاج آب و گل نسل وی اند ⁂

پس بعد حمد و نعت کے عاصی حضور احمد عفی عنہ ساکن قصبہ سہسوان

(۷)

روایت ہے آنحضرت صلعم سے کہ ایکبار آپ نے حسنین علیہما السلام کو گود مین اٹھایا اور فرمایا کہ جسنے دوست رکھا مجھکو اور دوست رکھا ان دونو کو اور ان کے ماں باپ کو وہ شخص قیامت مین میرے ساتھ ہمراہ ہوگا ۱۲ منہ

ضلع بدایون پر ضمیر منیر اصحاب یقین اور ارباب حق آئین پر ظاہر ہو کہ کرتا ہے
کہ پس از تالیف دو رسالہ نسخہ لب لباب تعریف مثنوی معنوی و نسخہ حکایات الصالحین
و تحفۃ الایمان فی بیان احکام السنۃ و القرآن کے عرصہ دراز سے صاحب مذاق
تحریر لطف زا . بہ ہزار جان مشتاق از بس در پے تالیف دیگر رسالہ نو طرز کے
تھے مگر فقیر کو اصلا فرصت نہ تھی اور نیز جرات نہ کی کہ بغیر تائید خالق کے امر
لایق پسند خلایق مجھ سے نالایق سے ظہور میں لا نا ہرگز متصور تھا کہ ناگاہ
بفضل کریم حسب کریمہ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ کچھ مضامین نو آئین بطور الہام اس قسم کو عطا (۸)
ہوئے کہ بعینہ بعبارت اردو صاف صاف تحریر کروں تا اہل نظر بنظر ذوق
لطف و مزا پائیں اور نیز دیگر ارباب شوق کو یہ لقمہ لذیذ چکھائیں کیا عجب
کہ حق طلب نفع پائیں اور بکریمہ اَتَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ تا آخر
ایک دوسرے کو بھلائی کی رغبت دلائیں اور برائی سے نفرت کرائیں آمین ثم
آمین اب تک کوئی رسالہ اس قسم کا مصداق کریمہ هٰذَا بَصَائِرُ
لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ دیکھنے اور سننے
میں نہیں آیا گویا میں عنایت خداوند کریم وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

سنے بطفیل حبیب رؤف الرحیم کے طرفہ سامان حفاظت و زینت لیے اور
دولت ایمان و اسلام و اسلامیان کا مہیا فرمایا بل عمدہ طریقہ راست
روی اور حق رسی کا طالبان راہ حق کو بتایا کہ وَاللّٰہُ یَہْدِیْ
اِلٰی سَوَآءِ السَّبِیْلِ وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ
ورنہ کجہان یہہ ناتمام اور کجہان یہہ اہتمام کجا نکتہ کجا کتاب کجا ذرہ
کجا آفتاب ؎ صلاح کار کجا و من خراب کجا ؛ بہ بین تفاوت
رہ کجاست تا بکجا ؛ پس ناظرین حق آئین لطف گزین عفو قرین
اگر کہیں غلطی او خطا اس سراپا غلط او خطا کی پائیں تو بدامن
عفو چھپائیں اور اس انگشت نما در گناہ و خطا کو زیادہ تر انگشت نما نفرمائیں کہ
اہل خطا مستحق عطا ہیں بلکہ نکتہ نواز نکتہ کو کتاب اور ذرہ کو آفتاب جانتے ہیں
جیسا سعدی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ؎ ہہ بخشای کانان کہ مرد حق اندیشہ خریدار
دکان بے رونق اندیشہ اسواسطے کہ مجکو ہرگز دعوی ہمہ دانی نہیں ہے ہان
اگر ہے تو دعوی ہیچ دانی ہے اور نیز غرض اصلی جاصی خدا آرائی ہے نہ خود آرائی
اور بازار خدادانی میں نقد گمنامی او رنادانی کو رونق اور گرم بازاری ہے
جناب مولانا فرماتے ہیں ؎ گر ہمیخواہی کہ بفروزی چو روز ؛ ہستی ہمچون

شب خود را بسوزند ﴿ پس ع نازم بسرمایۂ فضل خویش ﴿ بدریوزه
آورده ام دست پیش ﴿ مگر بان درحقیقت ادنی سے اعلی کا کام ظہور
مین آنا اور ذره سے آفتاب چمکنا اور سیاہی سے سفیدی ظاہر ہونا
اور مرده سے زنده نکالنا قدرت خدا اسی کا نام ہے جیسا بحر میہ
اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ
وکریمہ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ ارشاد ہے سچ ہے ع دکھانا
چاہے جب وه صنعت بدیع ﴿ تو چمکاتا ہے ہر ذره سے خورشید ﴿
پس اول فضائل و کمالات رسول ربانی بطور نکات آیات قرانی بیان کرنا
مقدمہ جملہ مقدمات ایمانی تازگی بخش قوت روحانی جانکر سب پر مقدم
کیا کہ پہلے ارکان ایمانی کو تقویت اور سامان رونق جانی کو بخوبی زینت
ہو جاوے تا بعده ہر کس و ناکس دیکھنے اور سننے و عملکرنے پر بہزار جان و
دل رغبت کرین اور کماحقہ فائده اوٹھائین اسواسطے کہ ہم بے دولتونکو
دولت خدادانی اور نعمت ایمانی بہدایت رسول ربانی کے نصیب ہوئی
ورنہ ہماری جان و زبان کہان اور یہہ خوان الوان نعمت اسلام و ایمان
کہان بلکہ تمام عمر عزیز خودی اور بت پرستی مین تمام ہو جاتی و رخدا آگاہ ہے

ہرگز اگاہی نہوتی حسب ارشاد جناب مولانا ؎ چند بت بشکست
احمد در جہان ٭ تا کہ یارب گوی گشتند امتان ٭ گر نبودے کوشش
احمد تو ہم ٭ می پرستیدے چو اجدادت صنم ٭ آن سرت دار است
از سجدہ بتان ٭ تا بدانی حق او بر امتان ٭ چنانچہ ہر قسم کی مسائل
اور مثالیں برای ناظرین سراپا اشتیاق اور شائقین پر مذاق کے مرقوم ہیں
لہذا نام اس رسالہ کا **نکات قرانی فی فضائل رسول ربانی** رکھا
خداوند کریم بطفیل رسول رحیم قبول فرما کر مقبول لہای خلق اللہ فرمائے
اور طالب حق کو اسکے مطالب حقہ سے کماحقہ نفع پہونچائے آمین (۱۱)
پس صاحب نظر لطف اثر سے امید ہے کہ وقت مطالعہ کے مجھ اس خاکسار
گنہگار مستحق مغفرت پروردگار کے بھی للہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی جملہ
صدمات جانی و ایمانی و جسمانی بل تمام آفات ناگہانی زمینی اور آسمانی سے
بچائے اور راہ حق پر چلائے اور اپنی محبت کا مزا چکھائے اور دولت
زیارت حرمین شریفین سے بھی مشرف فرمائے آمین ثم آمین ؎
وہ خاک در جو میر اصندل جبین ہوجائے ٭ علاج درد سر جان مضمحل وہیں ہوجائے
رہی سعادت آن بندہ کہ کرد نزول ٭ گہے بہ بیت خدا و گہے بہ بیت رسول

پس کسی مقام پر بکمال لطف معنوی کلام عرفانی سے معنی قرانی لطف انگیز
ہین اور کسی جا کلام ربانی سے بہزار زیب و زینت کلام عرفانی لطف خیز
کہین اقوال اہل قال سے احوال ارباب حال کو تقویت ہے کہین احوال اہل حال سے
اقوال اصحاب قال کو رونق اور قوت ہے کہین نزاع لفظی اہل صورت کو
مقولہ ارباب معنی گرہ کشا ہے کہین نکات اصحاب معرفت کو کلام اہل شریعت
لطف افزا ہے الغرض کہین تنبیر در شکر اور کہین شکر در شیر ہے ہر مطلب
عدیل و بے نظیر ہے پس بحکم وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ
یہہ گرفتار اوہام حسب الہام و انعام خالق انام بکید و مقام لطف التیام (۱۲)
گوشوارہ گوش ہوش اہل اسلام ذوی الافہام کرتا ہے تا ارباب ذوق
لطف و تحفہ پائین اور اصحاب شوق تڑپ جائین سبحان اللہ جل شانہ
عم نوالہ نے بحکم آیات بینات اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ
یَّعْقِلُوْنَ وَلِقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ وَلِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ وَ
لِقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ وغیرہم کے حصول نعمت عدیم المبادلت فہم
لطف معانی اور وصول دولت سراپا سعادت دریافت نکات قرانی
کو خاص گروہ ایمانداران درست فہم بیدار دل صفا منزل سراپا ہوش

کو ہی بکوشش ہوش گوشش کرنے کو منحصر فرمایا حالانکہ عنایت عمیم و شفقت
عظیم سب پر عام فرمایا عادت قدیم رب کریم خداوند رحیم ہے پھر خاص کرنا
ایک گروہ کو اور محروم فرمانا تمام مخلوق کو اسمین کیا نکتہ ہے جواب
یعنی سب پر بخوبی ظاہر و ہویدا ہے کہ طعام لذیذ و خوشگوار اور لقمہ مقوی
اور مزیدار بحالت صحت جسمانی اور عافیت جانی پسند اور مرغوب طبع
ہو گی بخوبی قوت دہ اور طاقت افزا ہوتا ہے اور قوای جسمانی کو بھی
انواع قسم کی رونق اور قوت دیتا ہے مگر ہان مریض کو البتہ یہہ طعام
بستر ہلاکت پر لٹاتا ہے کہ طعام قوی کا صحیح کو قوی کرنا اور مرض مریض کو (۱۴)
بڑھانا سب پر کما حقہ ظاہر ہے پس اسیطور طعام ذکر اللہ و کلام خدا چون غذاے
لطیف روحانی اور چاشنی مذاق ایمانی ہے کہ درصورت حصول کیفیت
ایمانی و وصول ذوق جانی کے جو مراد صحت و عافیت حقیقت انسانی
اور تازگی روحانی سے ہے خوشگوار و مزیدار ہوتا ہے اور آفتاب ایمانی بڑھاتا
ہے اور ارکان روحانی کو بخوبی قوت دیتا ہے مگر ان ریاکار مکار سیاہ دل
گمکردہ منزل کا جو از قسم مریض ہے البتہ یہہ ہمیشہ قدم گمراہی مین بڑھاتا ہے
حسب کریمہ یُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا

یعنی بہت لوگ کلام اللہ سے باعث سیاہ دلی اور بے اعتقادی کے
گمراہ ہوجاتے ہین اور بہت لوگ بسبب کمال اعتقاد قلبی اور نورانی کے
ہدایت پاتے ہین جیسے سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ع باران کہ در
لطافت طبعش خلاف نیست ؛ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ؛
درحقیقت بندہ خدا رسیدہ و رازہوا و ہوس جنکی ہدایت خدا کو منظور ہے
وہ مثل صحیح سالم سنتے اور پڑھنے اور سمجھنے کلام خدا اور نام کبریا سے
حسب کریمہ فَمَن يُّرِدِ اللّٰهُ اَن يَّهدِيَهُ يَشرَح صَدرَهُ لِلاِسلَام
ہمیشہ مثل گل شگفتہ دل رہتے ہین جناب مولانا فرماتے ہین ع (۱۴)
ہر کرا باشد ز سینہ فتح باب ؛ او ز ہر ذرہ بہ بیند آفتاب ؛
اور بندگان ہوس خدا نارسیدہ جنکی رہنمائی منظور الہی نہین ہے وہ مانند
مریض کے بحکم کریمہ وَمَن يُّرِد اَن يُّضِلَّهُ يَجعَل صَدرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا
تنگدل گمکردہ منزل ہوجاتے ہین یعنی حکم خدا بگوش دل سننا اور
بہوش دل سمجھنا بجوش دل پڑھنا دلیل ہدایت اور صحت بل نجات
یابی کی ہے اور بے پروائی اور کم توجہی سننے اور سمجھنے اور پڑھنے
حکم خدا سے نشان ضلالت و گمراہی بل پہچان علالت و بیماری کی ہے

کہ با تشک بیمار کو بدمزگی موںہہ سے از طعام لذیذ بھی کم رغبت بل نفرت ہوتی ہے

پس بے رغبتی از ذکر اللہ جو غذای روحانی ہے صاف دلیل بیماری ہے

معاذ اللہ تہا جیسا کہ ارشاد جناب مولانا برین مدعا گواہ ہے ۵

قوت اصلی را فراموش کردہ ❊ روح را اندر مرض آوردہ ❊

قوت اصلی ای پسر نور خداست ❊ قوت حیوانی مرا و را ناسزاست ❊

قوت جبریل از مطبخ نبود ❊ بود از دیدار خلاق ودود ❊

چون محمد پاک شد زین نار و دود ❊ ہر کجا رو کرد وجہ اللہ بود ❊

تو رفیقی وسوسہ بدخواہ را ❊ کے بدانی ثم وجہ اللہ را ❊

جبرئیل را بر استن بستہ ❊ پر و بالش را بصد جا خستہ ❊

صحت این حس بجوئید از طبیب ❊ صحت آن حس بجوئید از حبیب ❊

شاہ جان مر جسم را ویران کند ❊ بعد ویرانیش آبادان کند ❊

لہذا برای نکات فہمی آیات قرانی اور واسطے رموز دانی احکامات

ایمانی کے گروہ والاشکوہ اہل سوجہ بوجہہ بیدار دل ورذوق وشوق

محبت خدا کامل چون عشق بلبل بر گل کو ہے مخصوص سر ما کے لقمہ لطائف

قرانی و روحانی اور ذائقہ کوائف ایمانی وجانی اسی فرقہ سراپا مذاق ہمہ تن

15

مشتاق کو چکھا یا کہ براي شنیدن نام خدا و دیدن انوار کبریا ایسے تشنہ دل
شنہ دیدار و براي فهمیدن کلام الله اور خواندن حکم مولی بهزار جان بیقرار
اور کلاه لطف ایمانی برسر و قباي ذوق جانی دربر ہیي فریق غریق دریاے
محبت خدا اور حریق آتش الفت محبوب خدا ہے فی الواقع حق بحق دار رسید
و گر نہ مقصودش و اگر دید کہ بلاشک قدر نان گرسنہ بلب نان داند چنانچہ
قدر آب تشنہ چون ماہي بے آب شناسد یعنی گرم بازاري و آبداري سوداے
حسن و خوبي مطلوب کا قدر داني طالب سے ہے لہذا مطلوب کو بھي
بہزار شوق دل طلب و خواہش طالب بجان مطلوب ہے جیسا کہ جناب
مولانا ترجمہ حدیث قدسي کا فرماتے ہین سہ تشنہ مي نالد کہ اي آب گوار
آب ہم نالد کہ کو آن آب خوار ٭ روي خوبان ز آئینہ زیبا شود ٭
روي احسان از گدا پیدا شود ٭ حاصل آنکہ ہر کہ او طالب بود ٭
جان مطلوبش برو غالب بود ٭ سچ ہے کہ اگر گدا و فقیر و بینوا نہوتا تو
ہرگز نام اہل سخا سے صفحہ جہان پر نام و نشان ظاہر نہوتا پس ہزار جان وہ
لوگ شکر خدا بجا لائین جو غربا و بینوا کي حاجت روائي کرتے ہین اور اپنے
درجے عند الله بڑھاتے ہین سہ شکر بجا آر کہ مہمان تو ٭ روزي خود میخورد از خوان تو

یعنی بعینہ مطلب حدیث قدسی کا ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو تھوڑی سی طلب میری کرتا ہے میں اس سے بہت زیادہ رغبت اس سے کرتا ہوں یعنے رغبت جانب محبت خدا اور کمال ادب و عنایت و رافت خدا کی ہے ۱۲

نخست یعنی جب خداوند کریم صاحب کرم عمیم نے بغایت عنایت و نہایت
شفقت خود بدولت کے منصب والا مرتبت ختامت نبوت وہدایت کو
بکریمہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اوسی عالیمرتبہ والادرجہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر ختم فرمایا اور خلعت خیرخواہی خلایق وبرگزیدگی خالق و
مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اوسی عالیشان کو بکمال ترک وشان
پہنایا اور قرآن مجید سی روشن کتاب شرمندہ کن تاب آفتاب کو سند
سندآرائی منصب ونمائی اوس مخاطب اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ کا ٹھہرایا اور شہرہ اس غایت عنایت اور علو درجات
اوس صاحب وجاہت وعظمت کا ازماہ تا ماہی شہرہ افزا اور مشہور عالم
کرایا بکریمہ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ آوازہ بلند نامی اوس نام نامی واسم
گرامی کا تمام عرشی وفرشی مین بلند وناجی کرا کے نقارہ ترقی دین محمدیہ کا
بکلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پنجگانہ بجوایا ؎

پنج نوبت میزنندش بر دوام * ہمچنین ہر روز الی یوم القیام

پس اسقدر شہرت عظمت اوس عالیمنزلت خاتم رسالت کی واسطے ہدایت
خلایق اور ظہور انواع مقبولیت ممدوح لایق اور اقسام محبوبیت و محبوب

خلایق کی تا قیام قیامت کافی اور وافی تھی پھر بکمال اہتمام و نہایت دھوم
دھام ارقام بہر مقام اقسام کے احترام رسول انام سے قرآن مجید مین کیا گئے
ہے حالانکہ تمام قرآن مجید اوصاف جاہ و جلال اوس صاحب جمال و کمال سے
بدرجہ کمال مالامال ہے کہ بیان اوسکا محال بلکہ زبان گویا ہیچ اور ناطقہ لال ہے
جواب نکتہ دویم یعنی جب بنظر عین عنایت خداوند کریم حاکم حکیم رحیم نے
ہدایت و رہنمائی ساری خدائی کی تا قیام یوم قیامت جناب ختم رسالت
پناہی پر منحصر فرمائی اور افضلیت افضل اور کاملیت اکمل وسی عالی درجت
صاحب وجاہت پر ختم کردی تو باعث اختلافات حالات و عادات (١٨)
و انقلابات مراتب و درجات اعتقادات طبقات انسانی کے کہ چند اقسام مین ہے
جناب رب العزت نے بمقتضای کمال شفقت و عنایت سراپا ہدایت خود بدولت
بحال امت محمدیہ کے جو حکم کریمہ کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ وغیرہ آیات کمال رحمت بحال
امت سے بخوبی ظاہر ہے ہر قسم کے تفضلات و انعامات اور ہر نوع کے
تفقدات اور اکرامات اپنے جو جناب سرور کائنات کو صراحتاً یا اشارتاً مجملاً
یا مفصلاً عنایتاً یا شفقتاً رحمتاً یا محبتاً ہدایتاً یا حکایتاً حکمتاً یا مصلحتاً عطا فرمائے
بخوبی مفصل و مشرح ارشاد فرما دئے بحکم کریمہ وَكُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا

یعنی رحیم کی رحمت کی
بیان کی

تا کہ ہر فریق از اہل شریعت اور طریقت اور ہر گروہ از صاحب معرفت و حقیقت اور
ہر فرقہ اصحاب قیل و قال اور ارباب وجد و حال اور طالب دولت وصال سے
موافق اعتقادات و شوق اور حالات و ذوق اپنے اپنے کیفیت جانی اور لطف
ایمانی اوٹھاوین بل انواع و اقسام کی لذات باطنی اور کیفیات وجدانی سے
غنچہ پژمردہ دل کو تر و تازگی بخشین چنانچہ کسی فرقہ کو بکریمہ ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی
فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کے اعلیٰ درجہ کا قرب و منزلت و علو
مرتبت بدرگاہ خود بدولت اوس زینت بخش منصب خاتمیت نبوت کا جتاکے
زار نزار بصد جان تابعدار رسول مختار کا فرمایا اور کسی گروہ کو بارشاد
طٰہٰ مَا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی تا آخر غایت درجہ کی
محبت و عنایت اپنی بجمال حبیب کریم سنا کے پروانہ وار فریفتہ و جان نثار
اوس شمع تجلی انوار کا بنایا کسی فرقہ کو بحکم لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ
عَزِیْزٌ عَلَیْہِ تا آخر بکمال درجہ شفقت فرمائی نبی کریم امت مرحومہ پر آگاہ
فرماکے فرمانبرداری اوس برگزیدہ جان و جہان پر رجھایا کہین بحکم
وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ نہایت درجہ کا اخلاق اوس شہرہ آفاق
نے الاخلاق کا ارشاد کرکے تمام مخلوق کو خلق کرنیکا شوق دلایا کہین

مدعیان باطل حق طلب کو بارشاد قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللہ تا آخر بخوبی الزام

دیکر از حد شرمایا اور شان اپنے نبی رحیم کو از حد بڑھایا اور کہین بفحوای لا ترفعوا

اصواتکم فوق صوت النبی تا آخر حاضرین مجلس سراپا تعظیم رسول رحیم کو

کلام و پیام کرنیکا داب و اداب سکھایا اور کہین بکریمہ اِنَّ الَّذِینَ یُنَادُونَک

تا آخر فایزان در دولت اور خواہان سعادت ملازمت حبیب کریم کو تعظیم

و تکریم کا رنگ ڈہنگ بتایا اور کہین بکریمہ یا ایہا الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی

تا آخر الکش خواران بے ادبانہ در آنیوکن دولت سرای رسول سراپا ادب

صاحب تمیز ہونے کی ہدایت فرمائی اور کہین بحکم ولا مستانسین لحدیث

تا آخر تکلیف ناگوار حبیب رحیم کو گوارا نفرماکے مجلس آرایان نا فہم اندایشان

کو طرز خوش سلیقگی اور پایہ شناسی کی سکھائی گویا اس لباس مین بکمال خوبی

خلیق و شفیق سراپا حلم و حیا ہونا آنحضرت کا بخوبی سب پر ظاہر فرمایا اور واقفان

جہان ادب و لحاظ کو خرابی بے ادبی و بد لحاظی سے بچایا بلہ ہر ایک کو

لباس شرم و حیا سے آراستہ ہونیکا طریقہ تعلیم فرمایا کہ شریعت مراد ادب

ظاہری اور طریقت مراد ادب باطنی سے ہے مگر یہ نعمت و سعادت

ادب کی کب نصیب ہر صاحب نصیب کے ہوتی ہے مگر ہان جنکو اللہ تعالے

عطا فرمائے کہ ذلک فضل اللہ   جیسا کہ جناب مولانا فرماتے ہین ؎

از خدا جوییم توفیق ادب ٭ بے ادب محروم شد از فضل رب

از ادب پرنور گشت است این فلک ٭ از ادب معصوم و پاک آمد ملک

بے ادب خود را نہ تنہا داشت بد ٭ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

ہر چہ بر تو آید از ظلمات و غم ٭ آن ز بیباکی و گستاخیست ہم

پس اس قسم کے بہت احترام اوس سراپا تعظیم و اکرام علیہ التحیۃ والسلام کی ان
قسم گویم مشکل و گر نگویم مشکل بے حد و شمار ہین کہ گویا ارشاد جناب مولانا مہر دہان
گویائی و بیان ہے ؎ ہر کرا اسرار کار آموختند ٭ مہر کردند و دہانش دوختند (۳۱)
القصہ اللہ صاحب نے گویا ہر کس و ناکس کو بمجال لطف بیانی معانی منقولہ
من احب شیئاً اکثر ذکرہ کے سمجھائی یعنی جسکو جسکی از حد محبت ہوتی ہے وہ
ہر بات مین اوسیکا ذکر کرتا ہے جیسا جناب مولانا بھی در ذکر محبت خدا مفتون
چون قصہ لیلی و مجنون کے فرماتے ہین ؎ گفت معشوقی بعاشق کے فتی

تو بغربت دیدۂ بس شہرہا ٭ پس کدامی شہر ز آنہا خوشتر است ٭ گفت آن
شہر کہ در وی دلبر است ٭ ہر کجا دلبر بود خود ہمنشین ٭ فوق گردونست نے
زیر زمین ٭ اسواسطے جملہ کتب ایمانی مانند توریت و انجیل وغیرہ اوصاف

ف یعنی ادب یا اللہ راز دار ... زبانی ... نہین سکتے ۱۲ [illegible]

[illegible]

بسبب جمالی سے لبریز ہین جسکا جی چاہے بنظر انصاف اثر دیکھے چنانچہ پارہ نوین سورۂ
اعراف قبل از نصف ارشاد ہے اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ
مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ تا آخر یعنی وہ جو تابعدار ہوتی ہین اس رسول کے جو نبی تھے
امی جسکو پاتے ہین لکھا ہوا اپنے پاس توریت اور انجیل مین بتاتا ہے اونکو نیک کام
اور منع کرتا ہے برے سے اور حلال کرتا ہے اونکے واسطے سب پاک چیزین اور حرام کرتا ہے
اون پر ناپاک اوتارتا ہے اونسے بوجھ اونکے اور پھانسیان جو اون پر تھین سو جو اس
نبی پر یقین لائے اور اوسکی رفاقت اور مدد کی اور تابع ہوئے اوس نور کے جو اوسکے
ساتھ اوترا ہے وہی پہونچے مراد کو فقط چنانچہ مذکور ہونا بانواع اکرام و احترام
ذکر جمیل آنحضرت علیہ التحیۃ والسلام کا در انجیل مقدس مولانا بھی فرماتے ہین ~

بود در انجیل نام مصطفے ؛ آن سر پیغمبران بحر صفا ؛
بود ذکر حلیہا و شکل او ؛ بود ذکر غز و صوم اکل او ؛
طائفہ نصرانیان بہر ثواب ؛ چون رسیدندے بدان نام و خطاب
بوسہ دادندے بدان نام شریف ؛ رو نہادندے بدان وصف لطیف

یعنی انجیل مقدس جو حضرت عیسی علیہ السلام پر نازل ہوئی اوسمین ذکر خوبی جمال
با کمال سرور عالم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا بوجہ کامل اور اکمل مرقوم ہے چنانچہ

چنانچہ تذکرہ بعض عادات پسندیدہ اور صفات برگزیدہ آپکا بخوبی مفصل
اور مدلل موجود ہے کہ ایسی شکیل اور ایسے جمیل ہونگے اور ان عادات
برگزیدہ میں معروف اور ان صفات حمیدہ میں موصوف ہونگے اور اسطور
روزہ رکھینگے اور اس طرز سے جہاد و غزا براہ خدا علم بردوش اور
طعام و غذا نوش فرماوینگے پس بمجرد دیکھنے اس عظمت و دولت سراپا سعادت
کے نصرانیان حق جو انصاف جو کے جی ٹوٹ گئے اور بکمال محبت سے چون
دریا اوبل گئے اور اعتقاد کامل دلمین سمایا نشہ مستی و بےخودی کا دلپر
چھا گیا وصف انجیل مقدس میں وہ جان نثار پاتے تھے بہزار شوق ازو ہزار
بےقرار بصد صدق دل اور اعتقاد کامل کے چومتے تھے اور آنکھوں سے
لگاتے تھے اور صدہا طور کے مراتب تعظیم و اکرام بجان بجا لاتے تھے کہ بدل
و جان اونکے زخم تیر محبت کا کاری اور ہر زبان یہہ مضمون زبان پر جاری تھا
سے گر دست دہد ہزار جانم ؂ بر پای مبارکت فشانم ؂ ای جہان جان جہانم
و خندان امان از روزگار کہ جہان جان بدان جان جہان سازم نثار
سچ ہے سے دل کہ دلبر دیدے ماند ترش ؂ بلبل گل دیدہ کے ماند خمش ؂
چنانچہ اسی باعث سے اونکو خداوند کریم نے سامان آرایش و آسایش دنیا

بوجہ کامل عطا فرمایا یعنی کثرت مال وعیال سے مالامال کردیا اور جملہ تبدیات ووبال جانی وجسمانی سے بچایا پس جب معتقدان صادق غیر مذہب نے بطفیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسقدر کرم وفضل فرمایا تو فرمانبرداران وجانبازان امت مرحومہ پر کیا کیا انعام واکرام بے حد وبے شمار نفرمائیگا

؎ دوستان را کجا کنی محروم ٭ تو کہ با دشمنان نظر داری ٭

چنانچہ مولا بھی فرماتے ہین ؎ نام احمد انچنین یاری کند ٭ تا کہ نورش چون نگہداری کند ٭ نام احمد چون حصارے شد حصین ٭ تا چہ باشد ذات ان روح الامین ٭

پس بلا تکلف فضائل رسول ربانی درجملہ کتب آسمانی کے اسی قیاس پر قیاس کرلو کہ اوصاف آنحضرت سے مالامال ہین سبحان اللہ صل علے خوب کہا جسنے کہا ؎ جہان کچھ وصف وخوبی کا بیان ہے ٭ تمھارا حسن وخوبی خود عیان ہے ٭ تکلف سے بری ہے حسن ذاتی ٭ قباے گل مین گل بوٹہ کہان ہے ٭

الحاصل ہزار تحسین وآفرین ازجہان آفرین برجان وزبان وچشم ودہان آن کامل الایمان بر کہ از وفور ارادت ومحبت آن معدن گوہر نبوت وخاتم رسالت چون گل تازہ شگفتہ ہر دم تازہ وشگفتہ گردیدہ گلستان گلستان گل نوبہاران

بمحبت و ایمان دل و جان جیده اند بل بحکم کریمه پارهٔ ۲۱ سورهٔ احزاب
اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ تا آخر وه دل بدل آفرین داده
هزاران نقد جان نثار محبت آن جان جهان هر دم میکند و بذکر هیچو
مضمون به هزار دل مفتون بهر قدم تازه دم اند بیچ هے سه

از محبت مرده زنده مے شود   از محبت شاه بنده مے شود
از محبت نار نورے مے شود   از محبت دیو حورے میشود
از محبت خارها گل مے شود   از محبت سرکه ها مے شود
عشق زنده در روان و در بصر   هستها هر لحظه ز غنچه تازه تر
هر کرا نور حقیقی رو نمود   کے بود قانع بتاب یک دو دو
نور دل را نور حق تزئین بود   معنی نورٌ علی نور این بود
هر که از دیدار بر خوردار شد   این جهان در پیش او مردار شد

سه دماغ دل در اینجا گاه گاہے چاق می گردد ✤ خدا آباد تر سازد
خرابات محبت را ✤ اور ضد کا ملامت و نفرین با هزاران ذلت
قرین بر جان آن سراپا طغیان و عصیان که ازین نعمت پاینده
و سعادت زیبنده یعنی از محبت و ہدایت آنحضرت بحکم کریمه

الا من تولی تا آخر روگردان و نصے بہرہ شدہ بانواع ضلالت
وگمراہی و ظلمت و تاریکی دست وگریبان بودہ ہم پیالہ و ہم نوالہ
بانفس شیطان شدہ خسر الدنیا والآخرۃ گردیدہ مستحق
کمال عتاب پروردگار و سزاوار سخت عذاب نار بودہ اند ؎
تا فتو تاریک و ملول و تیرہ ۔ وانکہ با دیو لعین ہمشیرہ
ہر کہ دور از رحمت رحمان بود ۔ او گدا چشم است گر سلطان بود
سبحان اللہ صل علی ذرا انکہ کھول کر دیکھو کہ علو شان اوس ذیشان
محبوب رحمان بلند مکان کی کہاں سے کہاں پہونچی کہ دربارہ
سورہ حجر قریب ربع بکریمہ لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون
تا آخر مین کس دھوم دھام ہزار دن اکرام شفقت انضمام محبت و
چون دریا در جوش کی عظمت آپکی ارشاد ہے یعنی ای محمد قسم ہے
تیری جان کی وہ اپنی مستی مین مدہوش ہین فقط یہ مقام
بیان سرکشی اور سرزنش قوم لوط کا ہے جو حد نافرمانی رحمانی
سے از حد گزر گئی تھی اور طغیان عصیان مین ڈوب گئی اور اپنی سزا
لایق و سزاوار کو پہونچ گئی اور ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت و علو مرتبت کے ذکر کا مقام نہین ہے حالانکہ کمال عز و شان
اوس حبیب رحمان کا بیان کما حقہ ظاہر و عیان ہے کہ الفاظ و فور
شفقت آمیز محبت خیز سے بخوبی ظاہر و عیان ہے پس ایسے
ارشاد شفقت بنیاد سے بیان کیا حکمت اور نکتہ ہے فقط جواب
گو یا نکتہ اس کلام سراپا رحمت و محبت التیام مین یہہ ہے
کہ جب آنحضرت صلعم کو بوفور شفقت و عنایت رحمۃ للعالمین
و شفیع المذنبین فرما چکا اور یہہ قوم بہی عالم اور امت گنہگار
نافرمان مین داخل و شامل ہے بلکہ اس قوم پر کمال طغیانی (۳۷)
اور نافرمانی سے نہایت درجہ کی دلیری و بیباکی ہوئی کہ اور کسی قوم
پر ایسی نہین ہوئی جیسا کہ دیگر آیات ملحقات مین ارشاد ہے
لہذا بپاس رفع ملال نبی صاحب جمال و جلال اوس محبوب
ذو الجلال کہ مبادا بدریافت کمال سرکوبی و بربادی اس قوم
صفت رحمۃ للعالمین محبوب رب العالمین جوش مین آگئے
اور تمام عرشی و فرشی مین شور مچا دے مصرعہ
کہ مستحق کرامت گناہگار انند ✣ اسواسطے یہہ شفقت تام

اور محبت تمام کہ الفاظ آیۃ مذکورہ سے ٹپکتی ہے کہاں پیار سے
اپنے پیار کی پیاری جان کی قسم کہائی اور صد گونہ دل جوئی
حبیب رحیم کی فرمائی کہ اے میرے پیارے یہ قوم ایسی ہی سزا
کی سزاوار تھی جو ظہور مین آئی تم ہرگز خیال ملال نکرو فقط گویا کسی
جگہ سے کہا ہے شہیدی شہید خنجر محبت نے ع
خدا منہ چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے + زبان پر میرے
جبھی نام آتا ہے محمد کا + درحقیقت یہہ فرمان واجب الاذعان
قران ذیشان ہزار رمز پنہان محبت تو امان نشتر جان بالفت جانانہ
دست و گریبان ہے جو بہ مدہوش حکم خدا در گوش اور بیاد مولیٰ
درجوش کو بستر بیقراری و جان نثاری پر لٹاتا ہے یا نسیم عنبر
شمیم صد بہار گل و شورش ہزار بلبل بحیب ودامان ہے کہ خموش
پژمردہ غنچہ دل کو چون گل کھلاتا ہے اور ہر عاشق دل کو صد گونہ
در شور و غل مثل بلبل لاتا ہے بل بھون مستانہ مثل سنبل
در پیچ و تاب کو بیتاب کرتا ہے اور بیتابانہ مضمون شوقیہ زبان پر
لاتا ہے ع بوی جانان سوی جانم میرسد + بوی یار مہربانم میرسد

(۳۸)

وقت آن آمد کہ من عریان شوم ؛ جسم بگذارم سراسر جان شوم ؛ تحل قدسش

کہ در چمن جان برآمدہ ؛ شاخ گلی بصورت انسان برآمدہ ؛ بہر نظارہ گل

روئے تو در چمن ؛ گل ہر طرف زشاخ درختان برآمدہ ؛ اکنون توئی جمیل جہان

گرچہ پیش ازین ؛ آوازہ جمال زکنعان برآمدہ ؛ مست آمدی شبانہ من

زخواب ناز ؛ یا آفتاب دست وگریبان برآمدہ ؛ پس جب شفقت حبیب کریم

امت گنہگار مستحق عذاب نار پر اس درجہ ارشاد پروردگار سے ثابت ہوچکی

تو جو غایت عنایت اور نہایت شفقت آپکی امت تابعدار جان نثار پر ہوگی

اوسکی کیا حد وشمار ہے جیسا کہ کریمہ مسطورہ بالا لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

وکریمہ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وغیرہ یکے از ہزار شفقت رسول مختار بحال

امت گنہگار پر گواہ ہے الحمد للہ خوشا حال اون کلاہ ایمان بر سر اور قبای اسلام

در بر کا جو تابعداری بجناب محبوب باری سے ہزار جان حاضر یک نقد جان نثار کو

بہ ہر دم وقدم تیار رہتے ہیں اور غازہ سرخروئی دارین سے چہرہ جان وحال کو

زیب وزینت دیتے ہیں اور واحسرتا بحال اون حسد پیشہ کینہ اندیشہ راہ بیراہی

بجا راہ خود آرائی فرو رفتہ کہ ایسے پیشوا صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری چھوڑکر

شب وروز خواہش نفسانی اور ہوس رانی اور سخن پروری میں بسر کرتے اور

ذلت وخواری دنیا وآخرت کی سر پہ لیتے اور روسیاہی کونین کی حاصل

کرتے ہین موافق کریمہ پارہ ۲۰ بعد نصف فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا

تا آخر کے چنانچہ سچ فرمایا مولانا نے ؎ این جہان دام است دانہ ش

آرزو ❊ در گریز از دانہاے دام او ❊ یعنی یہہ جہان مثل دام ہے

اور خواہش نفسانی دانہ اور شیطان مثل صیاد اور انسان مثل جانور ہے

پس جو انسان بطمع دانہ خواہش نفسانی کے گرفتار ہوگا وہ بلاشک

مثل جانور بطمع دانہ وآب بدست دام صیاد دل آزار ابلیس مکار گرفتار

ہوکر خراب اور دل کباب بل مدام بدام گرفتاری شیطان علیہ اللعنہ (۴۰)

کے مبتلا ہوکے بانواع عقاب پروردگار اور عذاب نار گرفتار ہوگا

اور جو چندان طمع دنیا نکریگا اور مبتلائے بلاے ہوا وہوس نہ

دام فریب شیطان فریبی کے گرد نہ جاوے گا وہ مثل جانور بے طمع

باآب تاب کے ہرگز گرفتار نہو کے ہمیشہ عیش وآرام مین بسر کریگا

مصرعہ کہ در پرواز دارد گوشہ گیری نام عنقارا ❊ نکتہ

سبحان اللہ اللہ صاحب نے کس عظم وشان سے تعظیم وتکریم اپنے

کلام اور پیام کی فرمائی اور کس دہوم دہام سے تزک وشان اپنے

حبیب رحیم کی پڑھائی یعنی بیشک کلام اللہ کلام و پیغام خدا ہے اور رسول
خدا پیغام اور کلام خدا سنانے والے ہین مگر ہان جب تک کمال عظمت
و صداقت پیغام و کلام رسان کی بخوبی دلنشین چون نقش نگین اور
قرین یقین ہوگی ہرگز پیغام و کلام قابل عمل اور وابستگی کے ہوگا
جب کہ سب پر خوب ظاہر ہے اور نیز کلام اللہ سے کما حقہ ظاہر و با ہر
ہو چکا ہے چنانچہ اللہ صاحب نے جابجا کلام اللہ مین کمال اعزاز و اکرام
رسول علیہ السلام بڑہا کے بخوبی افتخار و احترام تمام اپنے کلام و پیغام کا
فرمایا حتی کہ حسب کریمہ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا
وَحْيٌ يُوحَىٰ قول رسول کو قول خود فرمایا بل بکریمہ وَمَا رَمَيْتَ
إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ فعل رسول کو
فعل اپنا ارشاد کیا تاکہ کوئی شخص برخلاف قول و فعل رسول کے
ہرگز کوئی قول و فعل عمل مین نہ لاوے اور حکم رسول کو مثل حکم خدا
جانے اور ہرگز بجا آوری احکام قرآنی اور کلام حقانی مین سر تابی
اور چون و چرا نکرے اور جو اسمین شک لاوے تو وہ منکر خدا ٹھہرے
جیسا کہ ارشاد مولانا بھی اس مدعا پر گواہ ہے ع گرچہ قرآن از لب پیغمبر است

ہر کہ گوید حق نگفت او کافر ست * کہ بظاہر گو ظہور و صدور اس قول و فعل
رسول مقبول کا از زبان و دست رسول انس و جان ہے مگر در حقیقت
وہ قول و فعل خالق کون و مکان سے ہے جیسا کہ سہ آیات مذکورہ بالا قرانی سے
بخوبی ظاہر و عیاں ہے چنانچہ جناب مولانا بھی ترجمہ کریمہ بالا کا فرماتے
ہیں سہ مطلق آن آواز خود از شہ بود * گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود *
نے کہ ہر دم نغمہ آرائی کند * در حقیقت از دم نائی بود * ماشاء اللہ
دیکھو کس درجہ مرتبہ عظمت و صداقت رسول اللہ کا پہونچا کہ خدا نے
گفتہ و کردہ رسول اللہ کو گفتہ و کردہ خود فرمایا یعنی کلام اللہ کا کلام خدا (۴۲)
ہونا گو صرف زبان رسول خدا سے ثابت و متحقق ہے مگر جو کوئی اسکا منکر
ہوگا وہ کافر ہے پس منکر کلام اللہ کے کافر ہونیکا یہی سبب ہے
کہ صداقت و عظمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزد خدا بحکم آیہ
کریمہ مسطورہ بالا وغیرہ کے اس مرتبہ عالی رتبہ اور بلند پایہ پایا کہ خدا نے
گفتہ و کردہ رسول مقبول کو گفتہ و کردہ خود فرمایا بلکہ بآیہ قُلْ اِنْ
كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ تا آخر اپنی تابعداری اور دوستداری
کو رسول اللہ کی تابعداری اور دوستداری پر منحصر و مشروط فرمایا

یعنی جو میری تابعداری اور دوستداری کا دعوی کرے وہ اول رسول اللہ کی تابعداری

اور دوستداری کر لے تو اوسکو مین اپنا تابعدار اور دوستدار جانونگا اور

سب گناہ اوسکے معاف کر دونگا ورنہ میری تابعداری اور دوستداری کا

ہرگز ہرگز نام نہ لے کہ بغیر تابعداری رسول کے دعوی میری تابعداری کا

سراسر جھوٹ اور مکاری ہے چنانچہ نوبت غایت اعتقاد بدل ارادت

منزل ایمانداران کامل بہ محبت محبوب خدا جان باذل کی بھی حسب کریمہ

ہُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ کی بخدمت آنحضرت صاحب وجاہت

عالی درجت کامل صداقت کے اس درجہ پہونچی کہ از روی کمال اعتقاد

بدل اخلاص منزل کے فرمودہ رسولخدا کو کہ یہ حکم خدا ہے بعینہ فرمودہ

خدا سمجھا پس منکر رسول اللہ کا بعینہ منکر خدا ہو کے کافر ہو جانا اور

تابعدار رسولخدا کا بعینہ تابعدار خدا ہو کے ایماندار ہنا احکامات قرانی سے

بخوبی ثابت اور متحقق ہو گیا جیسا کہ بکریمہ پارہ پنجم مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ

فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ مین بھی ارشاد ہے یعنی جسنے تابعداری کی رسول کی

بلاشک اوسنے تابعداری کی اللہ کی الحاصل تابعداری رسولخدا کرنا

بعینہ تابعدار خدا ہونا ہے اور منکر رسول اللہ ہونا بعینہ منکر خدا

شخص اس ممنوع تابعدار ریاستداد کے تابعدار ہے اور حکم برداری کریگا وہ انواع و اقسام کے انعام و اکرام شاہی پاویگا اور جو کوئی اسکے خلاف کریگا وہ غضب شاہی مین گرفتار ہووے

(۳۳)

ہو جاتا ہے یہہ عقیدہ پورا اونکا کاملہ ٹھہر چکا اور ہرگز اسمین کچھہ مقام کلام نہ رہا سبحان الله
حاکم حکیم صانع قدیم نے کیا حکمت کاملہ اور صنعت بالغہ کو کام فرمایا کہ زیادہ تر
عظمت و وجاہت تاج الانبیاء علیہ افضل التحیۃ والثنا از حد بڑھا کے
بکمال شرف و اعزاز کلام الله کا پڑھایا درحقیقت طرفہ طریقہ ہدایت کا اہل ہدایت
کو ہدایت فرمایا گویا سراسر حکمت اور معرفت کا جام پلایا چنانچہ صدہا فائدے
استماع سے پیدا ہین طبیعت رسا اور فہم ذکا کو از خود رسائی ہے مگر ہان دو چار
فائدے خاکسار بھی حسب فہم ناقص اپنے قلمی کرتا ہے شاید نکتہ فہم معنی رس دور
از ہوا و ہوس لطف اوٹھاوین اور بلطیف مزاج پژمردہ دل چون گل شگفتہ دل
ہو جائین یعنی ہدایت فرما کو لازم ہے کہ اول بواسطہ خوش بیانی اور شیرین کلامی
بیان اوصاف و فضائل رسول ربانی بطرز قرآنی کے قوت ربانی حاضرین جلسہ کو
لحاحقہ تازگی بخشین بعدہ بکمال نرم کلامی و لطف زبانی باحکایات قرآنی و ارشادات
رسول ربانی و حالات اصحاب عرفانی و واردات ارباب ایمانی کے رہنمائی مخلوق
الہی کی بخوبی فرماوین کہ بلاشک جبتک از حد بڑھ کے وقار و افتخار جناب رسول
مختار حسب الارشاد پروردگار بلحاحقہ اول نقش دل نہوگا ہرگز احکامات ایمانی
و ارشادات قرآنی اور کلمات اہل معانی نفع رسان نہونگے کہ احترام پیام و کلام

کا ابد حصول عزت و اکرام تام پیام و کلام سننا نیوالے کی بخوبی ہونا احکامات
قرانی سے در اوصاف حبیب رحمانی بخوبی ثابت و متحقق ہوچکا ہے چنانچہ فقہا
علیہم السلام نے ایسے ہی مقامات ایقانی اور احکامات قرانی سے استنباط
کرکے بہت سے مسائل نتائل اور بکمال عظمت علو رتبت آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے ارقام فرمائے ہیں چنانچہ منجملہ اونکے ایک یہہ مسئلہ فقہ کا بھی لکھا ہے
کہ اگر کوئی ایک سنت رسول اللہ کو بھی ہلکا اور حقیر جانکے ترک کریگا فوراً
کافر ہو جائیگا معاذ اللہ منہا جیسا کہ کتب معتبرہ فقہیہ مثل فصول عمادیہ
(۴۵) و بحر الرائق و فتح القدیر و درمختار وغیرہ میں بھی بجائے خود مرقوم ہے جسکا
جی چاہے دیکھے کہ اس مختصر میں گنجائش تفصیل کی نہیں ہے پس سبب کفر کا یہہ ہے
کہ سنت و عبادت کو سبک حقیر جاننا درحقیقت صاحب اوس عبادت و سنت کو
ہی حقیر جاننا ہے پس سبک اور حقیر جاننا عبادت و سنت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
بعینہ اہانت رسول اللہ کرنا ہے عیاذاً باللہ کہ یہہ کفر قطعی ہے کہ صریح مخالفت
آیات قرانی اور احکامات ربانی کی اسمیں ہوتی ہے بچاوے اللہ تعالیٰ ہر کلمہ گو کو اس
آفت جاروب ایمان و بیخ کن سے آمین ف یعنی سبب اہانت سنت بھی حق کی موجب
زوال ایمان ہے حسب مسائل عقائد کے تو اہانت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی

بدرجہ اتم موجب زوال ایمان ہے معاذ اللہ منہا پس خلاصہ یہہ ہے کہ فی
الواقع درستی وصحت جملہ عبادات وبندگی اور معاملات دینی کے اوپر ثبوت
ارشادات اور ظہور عادات جناب سرور کائنات علیہ الوف تحیات پر موقوف
ومنحصر ہی ہاں اگر اتفاقاً بمجبوری تنگی وقت یا بعالم مسافرت جلد رسی یا بحالت
جدائی از قافلہ وجلد روی بدیگر اشد ضروریات ضروری وغیرہ مین صرف فرض
ادا ہوئے اور سنت ادا نہوئی تو یہہ اور بات ہے کہ اسمین انکار اور اہانت سنت
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے لازم نہین آتا حتی کہ گناہ بھی پایا نہین جاتا کفر کا
کیا ذکر ہے کہ خداوند کریم نے بکمال شفقت اور مسافر نوازی کے مسافر کو بجای (۳۳۶)
چار رکعت کے دو رکعت کا حکم فرمایا اور دو معاف فرمادین چنانچہ ظہر عصر
وعشا مین بجای دو رکعت کے اگر کوئی چار رکعت پڑہیگا تو وہ نماز مکروہ ہوگی
ف بلکہ بعض کے نزدیک یہہ نماز جائز ہی نہین ہوتی کہ ناشکری سے قابل عتاب
ہے اسواسطے کہ ناشکری نعمت الہی کی ہوئی کہ بجای چار رکعت کے دو کر دین
اور دو معاف فرمادین اور ثواب بدستور رکھا پھر چار کیون پڑہین اور نیز
دو فرضونمین دو نفل ملگئے پس جب فرضونمین تخفیف ہے تو سنت کی ادا نہونین
بعذرات مرقومہ بالا وغیرہ کے کچھہ گناہ نہین مگر ہان البتہ یہہ مناسب نہین کہ

کہ مجالست اُنکی اور زیادہ جہالت کے مجلس آرائی کریں یا پڑے رہیں اور سنت ادا کریں

کہ یہہ سراسر خلاف داب شریعت غرا اور آداب طریقت بیضا بل مخالف دعوے

محبت و ارادت بجناب خاتم رسالت علیہ افضل التحیۃ والثناء کے ہے استغفر الله

سبحان الله اوسپر طرہ اور ہے کہ بکمال درجہ دعوی تابعداری اور اتباع سنت

نبوی کا کرتے ہیں اور واسطے ترک سنت کے حیلہ ڈھونڈتے ہیں پس دعوی

بلا دلیل ہر دم خوار و ذلیل ہے اور مقام حیرت یہہ ہے کہ اکثر حضرات منسوب

بعلم بھی باوصف فرصت کے سفر میں عادی ترک سنت کے ہو گئے ہیں چنانچہ بلکہ

کیا ذکر ہے جاہل خوانده اور جاننے والے سمجھتے ہیں کہ جب فرض میں تخفیف ہے

تو ادای سنت کی اصلا ضرورت نہیں ہے پس افسوس صد ہزار افسوس کہ باوصف

کمال تمیز اور شعور کے اسقدر عقل میں فتور ہے کہ خیال نہیں کہ تخفیف فرضوں میں ہے

یا سنت میں ؎ چو کفر از کعبه برخیزد کجا ماند مسلمانی ٭ پس سوای جاہل فہمی اور

دعوی کامل الایمانی ایسے حضرات کے حال اونکی محبت اور ارادت کا بجناب

آنحضرت خاتم رسالت بخوبی معلوم ہو گیا کہ واسطے ترک سنت کے

صرف حیلہ ہی درکار تھا پس یہہ گندگی خوش عقیدگی کی سفر میں حالانکہ ذکر

خدا اور تلاوت کلام بطور عبادت کے بکثرت ہر وقت میں بہتر اور افضل ہے

(۳۷)

حسب کریمہ سورہ احزاب یا ایہا الذین امنوا اذکروا اللہ یعنی ای ایمان والون یاد کرو
نام اپنے رب کا بکثرت رات دن اعنی ہر وقت پس نماز جو مجموعہ ذکر اللہ کا نام ہے
ان وقتون مین مکروہ کیونکر ہوئے پس سبب نادرستی اور کراہیت کا یہی ہے
کہ ان وقتون مین نفل پڑھنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ ثابت ہے اور نہ اجازت
ہے لہذا مکروہ ہوئے ہان نماز قضا ادا کرنا ہر دو وقت مذکورہ بالا بلا کراہت جائز ہے
کہ وہ از راہ قول و فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے پس قضا صرف
تین وقت یعنی طلوع و غروب و زوال آفتاب ناجائز ہے اور نفل سوای ان تینون
وقت کے اور نیز دو وقت یعنی بعد از ظہور صبح صادق تا طلوع آفتاب و بعد نماز
عصر تا غروب آفتاب بھی ناجائز ہے پس نفل پڑھنا پنجوقت اور قضا پڑھنا تین وقت
ناجائز ہے اب اس مقام سے عظم شان اور حسن عالیشان حبیب رحمان کے دیکھئے اور
سمجھیے کہ کس درجہ عالی درجہ ہے کہ مدار تمام عبادت اور بندگی کا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے ارشادات اور عادات پر ہے سبحان اللہ راست ہر گفت گفت ع آن سرور
کائنات وان فخر بشر ؛ جبریل امین ز قرب او دست بسر ؛ زہے کلاہ و زہے شان و
زہے فر ؛ تعالی شانہ اللہ اکبر ؛ مصطفے بادشاہ ہر دو سرا ؛ آفتاب جہان عز و علا
حکمت حق چو گنج ہای جہان ؛ بود دانش خزانہ آن ؛ جملہ ہستی تن است و او جانست

اوز عالم چو پوست از کان است ؛ یہہ سچ ہے مصرعہ جسکا رتبہ سے سوا اوس سے
سوا مشکل ہے ؛ دوسرے یہہ کہ کوئی اصحاب شریعت اور ارباب طریقت اور صاحب
ذوق اور اہل شوق وغیرہ سے ہرگز اوصاف نبی کریم مین خلاف کلام اللہ کے کلام
نکلے اور اصلا کمی بیشی مین قدم نہ بڑھائے اسواسطے کہ ذکر فضل و فضائل آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا از قسم طالبانہ مطلوبانہ عاشقانہ معتقدانہ محبانہ مشفقانہ ہدایتانہ
برگزیدانہ محبوبانہ شریعتانہ طریقتانہ عارفانہ بخوبی کلام اللہ مین موجود ہے جیسا کہ آیات
مذکورہ بالا مین بطور قطرہ از دریا مرقوم ہے ازینجاست کہ گفتہ اند ٥ حسن یوسف
دم عیسیٰ ید بیضا داری ؛ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ؛ مگر ہان ایسے کلام کے
سمجھنے اور لطف اوٹھانے کو دل دانا و چشم بینا اور گوش شنوا درکار ہے حسب کریمہ
سورہ ق ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وہو شہید یعنی اسمین
سوچنے سمجھنے کی جگہہ ہے اوسکو جسکے اندر دل ہے روشن یعنی نور محبت خدا سے معمور
چون نور علی نور ہے یا لگاوے کان دہیان دل لگا کر فقط سواس دولت و لذت
حاصل کرنیکو وہ دل کہان جو لطف احکام خدا سمجھے اور وہ چشم کہان جو قدرت
مولی کا تماشا دیکھے اور وہ کان کہان جو ذکر اللہ کو بگوش ہوش سنے ٥
دل تو این آلودہ را پندا شتی ؛ لاجرم دل ز اہل دل بر داشتی ؛ سنے دل اندر

(۴۹)

صد ہزاران خاص وعام ٭ ور یکی باشد کدام است آن کدام ٭ آن دل اور کہ قطب
عالم اوست ٭ جان جان جان جان آدم اوست ٭ وانکہ دل بیدار دارد جسم
گر بخسپد در کشاید صد بصر ٭ غیر فہم وجان کہ در گاو خر است ٭ آدمی را عقل وجان
دیگر است ٭ دیدہا باید سبب سوراخ کن ٭ تا ببینی سر علم من لدن ٭
آدمی دید است وباقی پوست است ٭ دید آن دیدہ کہ دیدہ دوست است
گوش خر بفروش ودیگر گوش خر ٭ کین سخن را درنیابد گوش خر ٭ الحاصل نہ اتنا درجہ
انکا بڑا ہے کہ خاص خواص خدا مثل غیب دانی ورزق رسانی وغیرہ صفات
خاص حمانی میں بھی آنحضرت کو شریک جانکر مثل خدا سمجھے معاذ اللہ منہا کہ کفر
قطعی ہے چنانچہ جناب باری نے بکریمہ سورہ اعراف ولو کنت اعلم الغیب تا آخر
خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بخوبی انکار غیب دانی کا کرادیا بل بکریمہ
قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ تا آخر اللہ صاحب نے
اپنا خاص غیب دان ہونا بخوبی سب پر ظاہر کر دیا چنانچہ جابجا قران مجید میں
اس قسم کی اور بہت آیات موجود ہیں کمال تعجب ہے کہ ان لوگونکے کان وزبان تک
یہہ آیات بھی نہیں پہونچیں اور تمام عمر قران مجید سننے اور پڑھنے میں گذر گئی
ترجمہ آیہ اول یعنی آنحضرت نے حسب ارشاد جناب باری کے سب کو اپنے

غیب دان ہونے سے بدلیل آگاہ فرمادیا کہ مجکو غیب دان نہ جانو اگر مین
غیب دان ہوتا تو ساری بھلائیان لیتا اور جملہ صدمات جسمانی سے بچتا
ترجمہ کریمہ دویم یعنی اے محمد کہدے کہ کوئی مخلوقات آسمان و زمین سے چھپی
بات سوای خدا کے نہین جانتا فقط مگر ہان جسکو خدا تعالے نے خود امر غیب
یعنی چھپی بات پر آگاہ فرمادیا تو یہہ اور بات ہے کہ اسکو غیب دانی نہین کہتے جیسے
بطور وحی انبیا علیہم السلام کو امور مخفی پر آگاہ فرمادیا حسب کریمہ بسورہ جن
عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا یعنی اللہ تعالی جانتا ہے حال غیب کا پس
نہین خبردار کرتا ہے او پر امر غیب اپنے کے کسیکو مگر جسکو کہ پسند کرتا ہے (۱۴۱)
رسولون مین سے فقط پس ان معجزات باہرات کو وسیلہ ہدایت اور ذریعہ نجات
جملہ مخلوقات کا بنا دیا اور فرقہ اولیا کو بطور الہام اور کشوف باطنی کے خبردار
کر دیا اور اظہارات ان کرامات اولیا اللہ سے بھی کہ جو از قسم آثارات معجزات
باہرات سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہین آفتاب دین رسالت مآب کو
بخوبی تمکا بل ایک جہان گمکردہ راہ حق کو راہ راست پہ پہونچا دیا جیسا کہ
درباب عطای امور غیبی بمقبولان الہی موافق مسئلہ عقائد کرامت اولیا
حق کے جناب مولانا بھی فرماتے ہین ع اولیا را ہست قدرت از اله

تیر جستہ باز آرندش ز راہ ٭ غیب را ابرے و آبے دیگر است ٭ آسمان و آفتاب
دیگر است ٭ ناید آن الا کہ بر خاصان پدید ٭ باقیان فی لبس من خلق جدید ٭
دفع کن از مغز و زبینی زکام ٭ تا کہ ریح اللہ آید در مشام ٭ وصف بخوبی جناب
بتاکید شدید نہونے غیب دان سوای اوس صاحب ـــــ عرش مجید
کے کہ مبادا کوئی از راہ نافہمی یا باظہار گرمجوشی محبت بجناب آنحضرت صاحب
ختامت منصب نبوت کے اوس سرور عالم کو بھی خاص خاص جناب
باری مین شامل کرے اور دائرہ اسلام سے باہر ہو جاوے تاہم بسیارے
از نافہمان عوام گرفتار اوہام اس بدعقیدگی سے خوار ہو کے تباہ او ربرباد ہو (۴۲)
گئے اور خسر الدنیا والآخرة ہو گئے عیاذاً باللہ اور نہ اسقدر آپ کا مرتبہ گھٹتا
کہ اونکے خاص خواص مثل ختامت نبوت اور شفاعت دیگر تمام امت
و نیز شفاعت کبری سراپا عظمت و جاہ اور نہونے سایہ اوس سایہ خدا
سراسر نور و ضیا وغیرہ صفات خاص حبیب رحمانی مین جیسا کہ در تفسیر
فتح العزیز بسورہ والضحی مثل قطرہ از دریا مرقوم ہے اور کسی دوسرے کو
شامل کرین یا مثل و یا مانند اوس بے مثل اور بے مانند کے در جملہ صفات
کاملہ جانکر اور دوسرے کو بھی موجود ہونے کا اعتقاد رکھین کہ یہہ بھی دائرہ اسلام سے

باہر ہونا اور سراسر خلاف عقاید جمہور علماء امت اہل سنت و جماعت کے چلنا ہے

سحانہ اللہ منہا بچاوے اللہ تعالی اس بلاء ایمان ربا سے بھی ہر کلمہ گو کو آمین چنانچہ

اس بلا و ہوائی و بائی ایمان ربا سے بھی بسیارے از ہوا پرستان باخودی دست

و گریبان اسلام و ایمان سے دست بردار ہو کے تباہ و خوار ہو گئے اور خواری

دارین سر پہ لیگئے سبحان اللہ سچ ہے بڑو کی بڑی بات چنانچہ جناب مولانا کے

جامی جامع علوم ظاہری و باطنی نے یہ عقدہ جو نزد کج فہمی مائل کے سخت مشکل اور

لا ینحل تھا کس لطف سے حل فرمایا اور ہر سر درد بیماران نافہمی و خود پسندی کو کیا

خوب صندل لگایا اور زخمی جگر محبت رسولخدا کا کیا عمدہ علاج فرمایا یعنی محامد (۲۴۳)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں کیا عمدہ رباعی کہ دلربائی میں خاصیت کہربائی

رکھتی ہے فرمائی ہے خصوصاً مصرعہ اخیر ہچو نگین بر خاتم ہے کس چمک دمک

سے معنی خاتم النبیین کے جڑے ہیں ۵ یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من وجہک المنیر لقد نور القمر لا یمکن الثناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی

قصہ مختصر چنانچہ سر امد کاملین تاج المفسرین و المحدثین صاحب تفسیر عزیزی نے

بسورہ الم نشرح بمقام وصف ختم المرسلین بقولہ جناب ممدوح کو کیا خوب فرمایا

فرما کے وصف حقیقیہ تامہ خاتم النبیین علیہ السلام کو اسی پر ختم کر دیا در حقیقت

حسب مقولہ مقبولہ الکنایۃ ابلغ من التصریح کے گویا عقیدہ حقہ جمہور علما سلف
اور خلف کو بکمال خوش بیانی اور آب و تاب ایمانی حسب آیات قرانی کے بیان
فرما دیا اور مقتدای دین و اسلام مولنا مولانا جامی کا بھی سب پر بخوبی ثابت
کر دیا تیسرے یہہ کہ عزت اور عظمت خدا داد ہر گروہ کو اپنے اپنے مقام پر بکمال احتیاط
لحاظ رکھیں اور خلاف امور مراتب اعتقادی کے ہرگز تقدیم و تاخیر نکریں بل
اس قسم کا کوئی کلمہ بھی بھولکر زبان پر نہ لاویں یعنی جملہ عوام انام سے گروہ صلحا و
اتقیا کو اور اس زمرہ سے فرقہ اولیاء باصفا اور شہدا فی سبیل اللہ کو اور اس
فرقہ سے اہل بیت عظام غریق دریای محبت خدا اور اصحاب با احترام صدیق الفت اثر (۴۴)
خالق ارض و سما کو اور اس گروہ پر شکوہ سے جماعت انبیاء علیہم السلام اشرف
المخلوقات انسانیکو اور اس فرقہ برگزیدہ مجموعہ خوبیہای پسندیدہ سے تاج الانبیاء
علیہ افضل التحیۃ والثنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل و اشرف
جانیں چنانچہ کتاب روضۃ العلما جو امام ابی الحسن بخاری کی تالیف سے ہے اوسمیں
لکھا ہے کہ اجماع امت اسپر ہے کہ انبیا علیہم السلام سب مخلوقات سے افضل ہیں
اور سرور عالم سب انبیاء کے افضل سے بھی افضل ہیں اور بعد انبیاء علیہم السلام
تمام خلق سے افضل خواص ملائکہ ہیں مانند حضرت جبرئیل اور حضرت اسرافیل اور

اور حضرت میکائیل اور حضرت عزرائیل اور حاملان عرش اور روحانی رضوان اللہ
علیہم کے اور صحابہ اور تابعین اور شہدا اور صالحین باقی اور سب فرشتوں سے
افضل ہیں فقط کتاب الصلوٰۃ ترجمہ در مختار ف پس سب سے افضل ہونے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے لازم آیا کہ کوئی عالی مرتبہ اور مدارج علیا
کا مالہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی برابر اور مثل نہیں ہو سکتا کہ محال ہے
پس اس اعتقاد ہدایت بنیاد میں سر مو فرق کرنا جائز نہیں کہ یہی عقیدہ
پورا اپنا حقہ موافق ارشاد قرانی اور حدیث رسول ربانی کے سب علما امت
اہل سنت وجماعت کا ہے پس جو کوئی اس عقیدہ کے خلاف ہوگا وہ سب (۴۵)
عبادت وبندگی اور دولت پرستندگی ایمانی کو برباد کریگا معاذ اللہ منہا پس
اے برادران دینی اور صاحبان ایمانی برای خدا ارشاد قرانی اور احکام
رسول ربانی کو بچشم حق بین انصاف قرین دیکھو اور کان دھیان رکھو
اور خوب بنظر غور دیکھو اور بدل صفا منزل سمجھو اور بفضلہ تعالی دانستہ ہوکے
نا دانستہ نہوا اور اسقدر خواب غفلت میں بیخود ہوکے خود رائی اور ہوا
پرستی کو کام نہ فرماؤ اور تابعداری بکلمات اور عادات ہوا پرستان خود
نما کے برباد نجاؤ اور در احکام خدائی خود رائی کو کام فرما کے ہرگز آتش حسد

واتفاق باہم افروختہ نکرو اور دین متین مین تفرقہ نڈالو اور حکم قرانی کریمہ

پارہ ۲۱ سورہ روم سے ڈرو اور ہرگز چشم پوشی نکرو مبادا مصداق اوس

حکم محکم کے: الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُم تا آخر یعنی جنھون نے پھوٹ ڈالی اپنے

دین مین اور ہوگئے اوس مین بہت گروہ ہر فرقہ جو بات اونکو بھالی

اور دل مین سماگئی وہ اوسپر ریجھ رہا ہے ف چنانچہ ذرا آنکھ کھولکر دیکھے

کہ ہر شہر و دیار کوچہ و بازار باہم خوانندہ و ناخواندہ مین کیا حال و قال

حتی کہ اکثر نوبت جنگ و جدال ہے اللہ تعالی بچاوے اس آفت خود راہی

اور بلای سخن آرائی سے سب کو آمین گویا اسیواسطے خداوند کریم نے

جابجا قران مجید مین اس آفت سے ڈرایا ہے ایماندار و نکو معاذ اللہ منہا

کہ خبردار ہوگز ہواپرستی اور خود آرائی کے گرد بجانا کہ گمراہ کردیتی ہے

اور جو کسی عالم صاحب جامع علوم ظاہری دور از لطف مذاق باطنی سے

بمقتضای بشریت یا بمقابلہ یا ہمدگر از مخالفت براہ خود پرستی کوئی مسئلہ

غلط خلاف حکم قرانی اور حدیث رسول ربانی بل جمہور علماء نامی کے

اتفاقا زبان سے نکلگیا اور پھر از راہ سخن پروری اوسکے رواج دہی مین

درتمام خاص و عام کوشش کرکے شب و روز ہی جو چہ پھیلایا اونکی

[illegible] (۴۶)

بات کو سب پر بالا کرنا چاہا تو دیگر حضرات دانستہ یا نادانستہ کے دلمین
ابلہ اس خطرہ کا پھوٹ سکے زہر نہ پھیلاسے کہ یہہ بات تو ہمنے بڑے عالم سے
سنی ہے اوسکے خلاف کیسے کرین اور سب ہمسرون مین کیونکر انگشت نما
ہون بلکہ بحکم کریمہ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ سے دائم حکم حق پر ثابت وقائم
رہین اور ارشاد مالک حقیقی سب پر بالا رکھین موافق کریمہ وَکَلِمَةُ اللّٰہِ ہِیَ الْعُلْیَا
کے مگر ہان اگر برای رفع تردد کے اوسکو خود بخوبی دریافت کرین کہ آیا یہہ کلمات
اونکے از قسم حق آرائی و خدا نمائی ہین یا باعث عالم بشریت و بخار خود پسندیکے
از قسم کلمات ہزیانات و خود نمائی کے ہین کہ بلا شبہہ عالم بے عمل گرفتار بخار (۴۷)
خود پسندی بجانے حق و باطل مین مانند بے علم و جاہل کے ہو جاتے ہین
جیسے بحالت شدت بخار گرفتار ہونے اور سخن فضول و بیہودہ کہتے ہین
حکیم و مریض ہر دو برابر ہین چنانچہ حکیم بیمار کے پاس بجز بیمار پرسی کے کوئی
بیمار دوا پوچھنے کو نہین جاتا کہ عقل بیمار کی بیمار ہوتی ہے پس ایسے ہی عالم
بیمار ہوا وہوس امراض قلبی گرفتار کے پاس جانا اور مسئلہ حق پوچھنا اور راہ
حق دریافت کرنا مفید نہین ہوتا حیف صد حیف کہ ؎ جو طبیب اپنا تھا
دل اوسکا کسی پر زار ہے ٭ مژدہ باد ای مرگ عیسی آپ ہی بیمار ہے ٭

درحقیقت باعث زیادتی گمراہی مخلوق الہی کا ارباب حق نے یہ بھی فرمایا ہے
کہ راہ حق پرستی کی خودپرستوں سے پوچھتے ہیں اور اونکے کہنے پر چلتے ہیں
لہذا برباد ہوتے ہیں کہ وہ خود بطوفان خودی ڈوبے ہیں اور سب کو
ڈبونا چاہتے ہیں مصرعہ او خویشتن گم است کرا رہبری کند ؛
ہر کرا باشد مزاج و طبع سست ؛ او نخواہد ہیچ کس را تندرست ؛ درست ہے
کہ بھلا کہیں طبیب بیمار کی دوا سے بیمار اچھے ہوتے سنے یا عالم خود پرست
سے خدا پرست ہوتے دیکھے ہیں پھر بھلا اگر خوب سمجھ میں نہ آوے اور بخوبی
حق و باطل میں فرق کرنیکی طاقت نہو تو بعدہ بمحک امتحان دریافت
از دیگر علما کامل از ہوا پرستی دور محبت خدا چور و محب رسول مقبول
سراپا نور معمور سے اگر اس بات کو محققہ کھرا کرلین تو اور بہتر ہے جیساکہ
مولانا فرماتے ہیں ؎ معنی قرآن ز قرآن پرس و بس ؛
وز کسی کآتش زدہ است اندر ہوس ؛ پس جب امر ہوا ہی شرعی پر علما
نامی گرامی صاحب تقوی و طہارت کو حسب اطلاع علما اہل سنت و جماعت
کے پاویں اوس پر عمل کریں اور جو اونکے خلاف ہو اوس پر عمل نکریں اور
خود رائی بالائی طاق رکھیں چوتھے اطاعت خدا او محبت رسول خدا کی

ہر دم وقدم دم بھرتے ہیں وہ آدمی سچا پکا ہوگا جو بجا آوری احکامات قرآنی

اور ارشادات رسول ربانی کو تمام خواہش نفسانی سراپا طغیانی پر مقدم

کرکے بکمال مستعدی اور سرگرمی انجام دہی احکام الہی میں بہزار دل وجان

کوشش کریگا اور ہرگز سستی وکاہلی کا نام نہ لیگا ؎ قدم باید اندر شریعت

نہ دم ٭ کہ اصلے ندارد دم بے قدم ٭ ؎ رفتن بندہ پئے مولا گواہ است ٭

کہ منہم بندہ واین مولائی ماست ٭ بلکہ ایماندار ان کامل محبت خداجان باذل کا

یہہ حال ہے کہ نقد وجنس لِلّٰہ بامونہہ پھیر دینے کا کیا ذکر ہے بلکہ وہ تابعداری جناب

باری نقد جان نثاری سے بھی دریغ نہیں کرتے حتی کہ طالب مولی براے حصول (۵۹)

رضاجوئی خدا نقد جان کو بھی مانند شئے بے قدر دست فروشی کے دربدر کوچہ و

بازار میں لئے پھرتے ہیں کہ کسی طرح نقد جان ہاتھہ سے جاے اور نقد جنس خوشنودی

خدا ہاتھہ آجاے جیساکہ کلام سعدی بھی اس مدعا کا گواہ ہے ؎

بسودای جانان ز جان مشتغل ٭ بذکر حبیب از جہان مشتغل ٭ لیسودای

حق شان نہ پرواے کس ٭ نہ در گنج توحید شان جای کس ٭ بلکہ تمام

اس قسم کا مضمون اونکے حرز جان وورد زبان ہے کہ ؎ نقد جان صرف

زیب مقدم یاری کردم ٭ شادم از زندگی خویش کہ کاری کردم ٭ نقد عمری

کہ ندارد بدلے صرف بکن ؛ چیز بیسودای نگارے کہ ندارد بدلے ؛ گر دست دہد
ہزار جانم ؛ برپای مبارکت فشانم ؛ جیسا کہ بکریمہ پارہ دویم وَمِنَ النَّاسِ
مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ میں ارشاد ہے
یعنی کوئی آدمی ہے کہ بیچتا ہے اپنی جان کو اللہ کی خوشی تلاش کرتا اور
اللہ بڑا شفیق اور مہربان ہے بندوں پر اور نیز مخالفت شریعت غرا اور ملت
بیضا کی ہرگز کسی امر میں اوسکے قول و فعل سے ظاہر نہو گی بحکم آیہ
سورہ انفال پارہ ۹ اَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ یعنی تابعداری
کرو اللہ اور اوسکے رسول کی اگر ہو تم ایمان والے خلاصہ یہ ہے کہ (۵۰)
کہ دلیل ایمانداری کی تابعداری بدل و صد جان بجا آوری احکام جناب باری
ہے یعنی قول بغیر فعل اور عمل کے ہرگز قابل قبول و اعتماد کے نہیں
ہوتا ہے جیسا کہ بالا مرقوم ہے پس جب تابعداری جناب باری شرط
ایمانداری ٹھیری تو بغیر تابعداری کے دعوی ایمانداری کا صریح ذلت و خواری ہے
بل مکاری ہے چنانچہ خوب ظاہر ہے کہ جو کوئی کسیکا اعتقاد سچا پکا کامل بدل رکھتا ہے
اور بالیقین اوسکو اپنا آقای شفیق مہربان قدردان صاحب احسان جانتا ہے
تو ہر دم اوسکی تابعداری میں ہزار دل و جان جان نثاری کرتا ہے حتی کہ

اوسکی رضامندی خورونوش پر مقدم رکھتا ہے نافرمانی کا کیا ذکر چنانچہ ذرا نشہ
مدہوشی خودپرستی سے ہوش میں ہوکر دیکھو کہ تابعدار دنیادار کے کم تنخواہدار ازار
ازقسم سپاہی جان نثار خدمتگار بطلب درہم و دینار دنیاء ناپایدار مردم
کے ہر مالدار خوار زار کیسی خدمتگاری وتابعداری کرتے ہیں کہ گھربار
سونا کھانا بھول جاتے ہیں بل ہر دم جان نثاریکو تیار رہتے ہیں پس مقام
غور ہے کہ جو دعوی ایمانداری کرتے ہیں اور اطاعت خداوند کریم نہیں بجالاتے
بلکہ اوسکے برخلاف ظاہر ظہور کرتے ہیں پھر وہ آپکو کس دلیل سے مسلمان
باایمان جانتے ہیں پس حیرت کا مقام ہے کہ کیا مالک خالق رازق محسن
منعم رحیم کریم شفیق مہربان کا درجہ آقای دنیا سے بھی کم ہے معاذاللہ منہا
جو اوسکی تابعداری برابر بھی بندا خدا تابعداری خدا نکرے پس ہزاران نفرین
برین قال وحال اور دعوی تابعداری مالک ذوالجلال سچ ہے ؎

حکم حق کی قدر کچھ جانتی نہیں * قدر اوس مالک کی پہچانی نہیں *
حب دنیا نے کیا ہمکو تباہ * کر دیا بس خوار و رسوا سیاہ *
حب دنیا جسکے دلپر سرد ہے * راہ مولی میں وہی تو مرد ہے *

لہذا اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ بالغ شرعی وہ ہے جو بارہ کمال

پندرہ برس کی عمر کو پہونچے اور اوسمین آثار مردی پائے جائین اور بالغ حقیقی
وہ ہے جو احکام خدا و رسول کو ہر دم و قدم جملہ خواہش نفسانی پر مقدم رکھے
اور یاد الہی مین ہر دم ہمدم اور ہر قدم تازہ دم رہے **بیت**
دمبدم دم را غنیمت دان و ہمدم شو بدم ؛ ناظر دم باش و دم را دمبدم
بیجا مدم ؛ پس کہاوت پیر نابالغ کی اس دوسرے معنی حقیقی پر درست آتی ہے
ورنہ شرع مین پیر نابالغ کے ساتھہ کب جمع ہو سکتا ہے کہ طفل نابالغ کا درجہ
پہلا اور جوانی کا درجہ دوسرا اور پیری کا تیسرا ہے خوب فرمایا سعدی
رحمۃ اللہ علیہ نے ؎ چہل سال عمر عزیزت گذشت ؛ مزاج تو از حال (۶۲)
طفلی نگشت ؛ اور نیز ارشاد مولانا بھی اس مدعا پر گواہ ہے ؎
خلق اطفال اند جز مست خدا ؛ نیست بالغ جز رسیدہ از ہوا ؛
گفت دنیا لہو و لعب است و شما ؛ کودکید و راست فرماید خدا ؛
بلکہ خود جناب باری بسورہ حدید پارہ ۲۷ بکریمہ اعلموا انما الحیوۃ الدنیا
لعب و لہو و زینۃ و تفاخر تا آخر دنیا کو کھیل و تماشا اور اہل دنیا کو تماشائی
مثل طفل نادان اور واہی کے فرمایا ہے ترجمہ یعنی دنیا کا جیسا یہی ہے
کھیل و تماشا اور بناؤ سنگار اور بڑائیان کرنی باہم اور بیشی چاہنی آپسمین

اور بہتایت ڈہونڈتی مال و اولاد مین فقط پس بلاشک جو کوئی محب
مال و منال دنیا اور عیال و اطفال سراپا و بال مین ایسا محو و مدہوش ہوگیا
کہ مطلق خدا اور احکام خدا کو بھول گیا اور نشۂ خود پرستی مین پھول گیا بالکل
ہوسرانی اور خواہش نفسانی پر چلنے لگا درحقیقت الفت و محبت دنیا فانی مین
فنا ہو گیا اور سرمایۂ زندگی و بندگی عالم باقی کو اسمقام گمنامی مین گم کر گیا
اور خیرہ خواری اور انواع ندامت اور حسرت کا سر پر لیے چلا حسب ارشاد مولانا
سے خلق را بنگر کہ چون طفلان فانی اند * در متاع فانی چون فانی اند *
پس وہ آدمی چون طفل نادان محض ہے عقل و نا بالغ کے کھیل تماشے مین پڑ گیا
کہ بازی و لہو سازی لوازمات طفلی و نادانی سے ہے سے چہل سال عمر عزیزت
گذشت * مزاج تو از حال طفلی نگشت * ہمہ با ہوا و ہوس ساختی *
دمی با مصالح نپرداختی * مکن تکیہ بر عمر ناپایدار * مباش ایمن از بازی روزگار
درحقیقت انسان نادان مسکین گرفتار بدست شیطان رجیم نے ارشاد جناب
باری وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ کی ہرگز قدر و منزلت نجانی اور نہ
خداداد کی کچھ قیمت پہچانی موافق ارشاد جناب مولانا سے خویشتن
نشناخت مسکین آدمی * از فزونی آمد و شد در کمی * بلاشک جیسے دست

ارادت سے دامان حکم رحمٰن چھوٹ گیا وہ بدست شیطان گرفتار ہو کے
برباد ہو گیا مثل اوس لڑکے نادان کے جسکے ہاتھ سے دامان پدر و برادر مہربان کا
در جنگل بیابان چھوٹ گیا اور وہ لقمہ گرگ وغیرہ درندگان کا ہو گیا پس رہائی
بندہ کوتہ اندیش نادان کی از دراز دستی شیطان بحکم برداری رحمان سے
جیسے نجات لڑکے نادان کی حیوان گزندگان درندگان سے دست بدامان
رہنے پدر و برادر شفیق و مہربان کے متصور ہے جیسا کہ جناب مولانا فرماتے ہیں
ؐ دیو گرگ است و تو ہمچون یوسفی ؛ دامن یعقوب مگذار ای صفی ؛
دست کو رانہ بحبل اللہ بزن ؛ جز باامر و نہی یزدانی متن ؛ بلکہ دیکھو جنھون نے (۵۴)
کھیل تماشے میں آپکو مٹا دیا اور دین کو کھو دیا اونپر کیسا قہر خدا کا نازل
ہوا حتی کہ خداوند رحیم کریم نے باعث کمال سرکشی و خدا فراموشی اور
لہو سازی کے اپنی درگاہ سے پھٹکار دیا اور رسول اللہ سے بھی اونکا علاقہ چھوڑا دینے کا
حکم فرما دیا جیسا کہ ساتوے پارہ سورہ انعام ارشاد ہے وَذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا
دِیْنَہُمْ لَعِبًا وَّلَہْوًا تا آخر یعنی اے رسول چھوڑ دے جنھون نے ٹھیرایا دین کھیل
اور تماشا اور بہکے دنیا کی زندگی پر اور اس سے نصیحت دی اونکو کہ گرفتار
ہو جانے کوئی اپنے کئے میں کہ نہیں اوسکو اللہ کے سوا حمایتی نہ سفارشی

سو دیکھو تماشا تماشائیان دنیا کا کہ کیا کیا چال ڈھال برای گرفتاری دنیا پیشقدمی
کرتے ہین اور کیسے کیسے جال انواع خیال ومقال کے واسطے فریبی یا خوشامد
پسندونکے بچھاتے ہین مقام کمال ملال اور افسوس کا ہے کہ کیسے کیسے
دانا دیدہ و دانستہ اونکے دام مدام گرفتاری مین پھنستے ہین اور وہ ہنس ہنس کے
اپنا کام نکالتے ہین اور اونکا کام تمام کرتے اور یہہ آخر کو روتے ہاتھہ
ملتے رہجاتے ہین اسپر لطف یہہ ہے کہ باوصف گرفتاری ایسی خرابیوں کے
پھر بھی کسی خیرخواہ حقانی کی بات نہین سنتے بلکہ جب کوئی باتین کی
کہیئے تو پھر از قسم دل لگی دلپر گذری اور ہرگز دلپر اثر نکرے ہان جو بات (۵۵)
خوش آئی سن لی اور جو خوش نہ آئی نسنی جسکو جی چاہا کیا جسکو جی نچاہا
نکیا بس یہی یعنی کھیل تماشے کے ہین کہ کبھی لڑکے کچھہ کھیل کھیلتے ہین اور
کبھی کچھہ تماشا کرتے دیکھتے ہین اور ہرگز پابندی کسی احکام شریعت غرائی نہین کرتے
اور حکم قرآنی یہہ ہے کہ درصورت نافرمانی ایک حکم شرعی کے بھی قولاً ہو یا فعلاً
یا اعتقاداً گویا بیشک یہہ شخص اپنے اعتقاد دلی اور اقرار زبانی کے جھوٹے
ہونیکا بہر از زبان اقرار کرتا ہے اور گویا دائرہ اسلام سے باہر جاتا ہے چہ جائیکہ
فرائض پنجگانہ کو بھی جون لقمہ لذیذ بلاتردد نوش فرمائین اور بالکل تارک نماز

ہو جاتی ہیں بانگ کی آواز بھی پڑھیں سستی کرتے جب اونکو نماز کیواسطے بلاوین تو از
قسم کھیل تماشا جانتے ہیں ہرگز خیال نہ کرین سبب آیہ ۶ پارہ ۶ اخیر وَاِذَا نَادَیْتُمْ
اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوْہَا ہُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِکَ بِاَنَّہُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ یعنی جب تم اونکو پکارتے
ہو واسطے نماز کے تو اوسکو ٹھٹھا اور کھیل تماشا جانتے ہیں اور یہہ بات اونکی نادانی کے
باعث سے ہے فقط یعنی قدر و منزلت عبادت کی نہیں جانتے ورنہ جان و دل
دونون سے بیان کلمہ اسلام و ایمان کا پتا نشان بھی نہیں رہتا معاذ اللہ منہا تو اب
ان حضرات کے پکے مسلمان ہونے میں کیا کلام ہے حسب مثل مشہور مصرعہ
برعکس نہند نام زنگی کافور پھر اوسپر لطف اور یہہ ہے کہ جو کوئی اونسے کہے (۵۶)
کہ تم کیسے مسلمان ہو کہ نماز نہیں پڑھتے روزہ نہیں رکھتے خدا سے نہیں ڈرتے
محتاج کو نہیں دیتے صحبت بد نہیں چھوڑتے تو از راہ ناخوشی یا سرکشی بطور دل لگی
یا بطرز طعنہ زنی کہتے ہیں کہ چلو تم ہی بہشت میں جانا بہت دینداری مت بگھارو
اور تقوے میں دم تمہارا ولیس کی پر یاد گنہ لازم ہے نماز ہونا کیا تھوڑی آفت تھی جو ان
حضرات بے راہون نے ان باتون سے اور آفت اپنے سر پر لی کہ گناہ کرنا ایک گناہ
اور نادم نہونا دوسرا گناہ اور فخر کرنا اوسپر تیسرا گناہ ہے بلکہ از قسم کفر ہے
معاذ اللہ منہا کہ کفار بہ اطوار انکار ویسے ہنستے تھے اور اس قسم کی باتین کہتے تھے

جیسا جابجا کلام اللہ مین ارشاد ہے چنانچہ کریمہ پارہ تیئسوین اِنَّ الَّذِینَ
اَجْرَمُوا کَانُوا مِنَ الَّذِینَ اٰمَنُوا یَضْحَکُونَ ارشاد ہے یعنی جو گنہگار ہین
وہ ایماندار ونسے ہنستے ہین فقط حتی کہ انبیا علیہم السلام سے بھی ہنسی
دل لگی کرتے تھے اور ونکا کیا ذکر ہے حسب کریمہ سورہ زخرف پچیس پارہ
وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ تا آخر وغیرہ آیات یعنی اور نہین آتا لوگونکے پاس کوئی
پیغام لانیوالا اور نیک بات سنانیوالا کہ جیسے کسان نافہم گمراہ ہنسی
ٹھٹھا نہین کرتے فقط پھر اورونکا کیا پتہ ہے پس ای برادران دینی اور مخلصان
ایمانی جبتک بحکم کریمہ پارہ دوم یَا اَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا ادْخُلُوا فِی السِّلْمِ کَافَّۃً ۵۷
کے پورے پکے اسلام وایمان مین نہ درآوگے اور خطرات درونی نفسانی اور
مفسدات دینی بیرونی بل اغوای شیطانی سے جو کھلا دشمن تمھارا اسے اپنی
جانکو نہ بچاوگے اور عقائد فاسدہ سے سچی پکی توبہ نکروگے ہرگز مومن نہوگے
تو کسی عبادت اور خیرات کا نفع نہ پاوگے گو ساری عمر عبادت اور نیکوکاری
ظاہری مین گذارو اور زر کثیر نام وری کو صرف کرو اور کھلا دشمن ابلیس ہے
تلبیس کو اسواسطے فرمایا کہ چھپے دشمن سے ہر کوئی دانا بھی دھوکا کھا جاتا
جاتا ہے مگر کھلے سے ہر کوئی نادان بھی اپنی جان بچاتا نجات پاتا ہے

چنانچہ حسب کریمہ سورہ طہ فوسوس الیہ الشیطان تا آخر باغوای شیطانی حضرت

آدم علیہ السلام کا جنت سے نکلنا اور صد ہا طور کی سزاہون مین مبتلا ہونا بحکم آیہ

سورہ طہ وعصی آدم ربہ فغوی تمام عرشی و فرشی مین بجرم نافرمانی رحمانی

انجشنت نما ہونا ہمچو طشت از بام افتادہ سب پر بخوبی ظاہر ہے پس ایسا نہو کہ تمکو

بھی وہ فریبی فریب دیکر تابعداری جناب باری سے باہر کر دے اور دنیا و

آخرت مین رسوا اور بدنام کرکے تباہ اور برباد کر دے جیسا کہ تمھارے

دادا دادی کو فریب دیکر جنت سے نکالا اور تمام عرشی و فرشی مین رسوا و

بدنام کیا جیسا کہ سورہ اعراف کریمہ یا بنی آدم لا یفتننکم الشیطان کما اخرج (۵۸)

ابویکم من الجنۃ مین ارشاد ہے یعنی اے اولاد آدم کے نہ بہکاوے تمکو شیطان

جیسا کہ نکالا تمھارے باپ کو جنت سے فقط پس بکمال شفقت جناب ایزدی

نے بحال امت محمدیہ کے ہے ایسے ارشادات قرآنی بیدار فرمایا اور بہوس رہنما

نہایت آمیز شفقت خیرسے پر کلام ہے تاہم ہر آدمی بباعث نادانی کے نافرمانی رحمانی

باغوای شیطانی خوار و ذلیل ہوکے برباد ہوجاتا سزای دارین سر پر لیتا ہے

افسوس صد ہزار افسوس کہ جو کوئی بندہ نشناخت راہ راست چھوڑ کے بیراہ

سراب جستہ جہان دشت اق لوشتے ارتے بین چلا اور راہ راست بتانے والے

شفیق مہربان کے کہے پر عمل نکرے اور دن دوپہر اوندھا گرے اور سر توڑے بلکہ جان
وہاں کھووے اور ہر کس و ناکس مین ذلیل و خوار ہووے تو یہہ امر لا علاج ہے کہ اپنے
کئے کا کیا علاج ہے حسب ارشاد سعدی کہ ای نفس خود کردہ را چارہ چیست
مثلاً جنکی دادی کے پاس آبرو کے لحاظ سے حاکم شفیق رحیم کریم کسی شخص کو بصد
ذلت و خواری منہ کالا گدھے پر سوار سر پر جوتی پیزار ہزار پھٹکار شہر بدر کردے
اور اوسکی از حد عزت و خاطر داری کرنے اور بخوبی اوس مردود کی دشمنی اور
عداوت سے آگاہ فرما دے بلکہ از راہ کمال شفقت و بندہ نوازی اوس راندہ
درگاہ کی تابعداری سے بھی بخوبی منع فرما دے حسب کریمہ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ
الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ حتی کہ از راہ کمال تنبیہ تام بحکم فَمَنْ تَبِعَكَ
مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ شدت عذاب دوزخ اور از ہمبستری
شیطان سے خوب ڈراوے یعنی جو کوئی آدمی ای شیطان تیرے پیچھے
چلا مین بھرونگا دوزخ تم سب سے اکھٹے فقط تاہم نافرمان پروردگار
عصیان شعار بنی آدم نافہم ہر دم و قدم اوسی خبیث بے دم کی فرمانبرداری
مین چون سگ گزندہ شب و روز دوا دوش کرتے ہین اور ذرا دلمین
نہین شرماتے ہین بلکہ دیدہ و دانستہ رسوائی اور روسیاہی دارین

(٥٩)

حاصل کرتے ہیں پس اس بیماری کا علاج کاتچھہ علاج ہی نہیں کہ اس سے خواری

و ذلت اور کیا ہوگی کہ بطمع نفع دنیا فانی کے راحت عقبی باقی کی چھوڑی اور

انواع و اقسام کی خواری دارین سر پر لی حسب کریمہ سورہ نحل ذٰلِکَ بِاَنَّهُمُ

اسْتَحَبُّوا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا یعنی سبب ذلت و خواری اختیار کرنے کسان خوار و نافرمان

پروردگار مستحق انواع عذاب نار شرار کا یہی ہے کہ اونہوں نے عزیز اور

مقدم رکھا دنیا کی راحت کو آخرت کی راحت اور مسرت پر مگر ان کو عزت

و فرحت عقبی کی ہاتھہ سے گئی الا دنیا کی شہرت و مسرت تو ہاتھہ لگی حسب مثل

مشہور کے ع سفاہ رسوائی سے خوش شہرہ کے لالچ چون نگین ۂ منہہ ہوا

کالا ہے نام تو روشن ہوا ۂ درحقیقت بحکم کریمہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

تا آخر قدر و منزلت عنایت و شفقت آدم کی جیسی ہے نہ سمجھی اور نہ عظمت خداداد

حضرت آدم کی حسب کریمہ پارہ اول وَقُلْنَا یٰاٰدَمُ اسْکُنْ تا آخر کی پہچانی

یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ کہا ہم نے ای آدم بخوشی تمام تم اور تمھاری عورت

رہو جنت میں اور کھاؤ اوسمیں ہر قسم کی نعمت جہاں سے چاہو فقط جیسا کہ

مولانا بھی فرماتے ہیں ع آخر آدم زادۂ ای ناخلف ۂ چند پستی تو بنداری شرف ۂ

اسپ ہمت سوی اختر تاختی ۂ آدم مسجود را نشناختی ۂ ای نسل ہا و ستارے کا گھ

بالخود ازین پاره دوزی ننگ دارد ٭ ترک عیسی کرده خر پرورده ٭ لاجرم چون
خر بیرون پرده ٭ سالها خر بنده بودی بس بوده ٭ زانکه خربنده ز خر واپس بود
اس لطف پر طرہ اوسکا یہ ہے کہ جس آدمی نے باعث حماقت و نادانی باغوای
شیطانی دشمن جانی کے فرمانبرداری اور تابعداری رحمانی چھوڑ دی اور اونکو
تقسیم ذلت وخواری دارین سر پر لی روز قیامت کے اوس قسم بیدی دغا باز
مکار مردم آزار نے کیسے اوسکو ذلتین دین اور آنکھین دکھائین اور ہزار زبان
طعنہ کی ملامت و تفرین کین ٭ خریے دم یہ شیطان بس غضب ہے ٭
یہ کہانی کا اسکو خوب ڈھب ہے ٭ سبحان اللہ ذرا دیکھو تماشا انسان
نافرمان رحمان تابعدار شیطان علیہ اللعن کا کہ سبکی محبت اور رفاقت
مین اطاعت اور بندگی مالک حقیقی کی چھوڑی اور صدہا طور کی ذلت
وخواری دارین کی اختیار کی اوسنے روز قیامت کے کیسا ذلت
وخواری ورسوائی کا مزا چکھایا اور میدان حشر مین از حد شرمایا کہ جیتا
بدتر مرنے بل زندہ در گور ہونے سے کر دیا کہ بجز خون جگر کھانے اور
ذلیل ورسوا ہونیکے کچھ چارہ نتھا بل بحال حسرت اور صدہا ندامت
اور ذلت کے اس قسم کا مضمون زبان پر جاری تھا ٭ [illegible]

دشمن جان دلکو بھائی ؛ سزا اپنے کئے کی خوب پائی ؛ چنانچہ در تمام اہل حشر
از بس روسیاہی اور رسوائی تھی جیسا در پارہ ۱۳ السورہ ابراہیم ارشاد ہے
وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ تا آخر یعنی اور بولا شیطان جب فیصل ہو چکا
کام کہ اللہ تعالی نے تمکو دیا تھا سچا وعدہ اور میں نے وعدہ دیا پھر جھوٹ کیا
اور میرے تمپر کچھ حکومت نہ تھی مگر اتنا میں نے تمکو بلایا بہکایا پھر تمنے مان لیا
تو اب مجکو مت الزام دو بلکہ الزام دو آپکو اور اپنے کئے کو تمنے جیسا کیا ویسا
پایا پس اب نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچوں نہ تم میری فریاد کو پہنچو میں نہیں
قبول رکھتا جو تمنے مجکو شریک بنایا تھا یعنی مجھسے تمسے اب کچھ واسطہ نہیں ہے فقط
پس اس حماقت اور سخت ذلت و خواری رسوا تر زندہ درگور ہونے اور تیشہ بپائے
خود مارنے علاج اوسکا دوسرے سے جاننے سے اور کیا خواری رسوائی اور روسیاہی
ہوگی سچ فرمایا کسی سچے نے مصرع ما خود زدہ ایم تیشہ بپائے ؛ ای وای بمن ہزار صد
وای ؛ بلاشک جو کوئی ایسے مالک رازق خالق شفیق رحیم کریم کی تابعداری
چھوڑکر فرمانبرداری دشمن جانی ایمانی کی کریگا وہ ضرور ذلت و خواری سر لیگا
اور ہاتھ حسرت کے ملیگا حسب کریمہ پارہ پنجم وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ
دُونِ اللَّهِ تا آخر یعنی جو کوئی اللہ کو چھوڑکر شیطان کو رفیق پکڑیگا سو وہ ڈوبا برباد

کیا صریح نقصان میں فقط پس ای برادران دینی اور دوستان جانی اس
دشمن جانی ایمانی پہنانی سے ذرا خبردار اور ہوشیار رہو کہ جناب باری
بحال شفقت و عنایت بواسطہ امت محمدیہ ہونے کے تمکو ایسے ارشاد شفقت
بنیاد سے اوس فریبی دغاباز مکار کے فریب سے بچاتا ہے جیسا کہ بیچ
سورہ فاطر ۲۲ پارہ ارشاد ہے اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ یعنی بیشک
شیطان تمہارا جانی اور ایمانی دشمن ہے خبردار کر دیا گویا خواب غفلت
سے جگا دیا اور عالم مدہوشی سے ہوشیار کر دیا کہ مبادا روز قیامت اوس
دشمن سراپا عداوت کی رفاقت میں صدہا قسم کی ذلت اوٹھاؤ اور
ہاتھ افسوس کے ملو اور پھر بجز حسرت کے کچھ پھل نپاؤ بل امت محمدیہ
ناکردہ گناہ جسکو کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ فرمایا دھبا لگاؤ اور دیگر محمدیان باایمان کو
ناحق میدان حشر میں شرماؤ کہ اس سے بڑہ چڑہ کے اور کونسی ذلت
اور خواری ہوگی پس ہاں اگر اپنی رسوائی کا کچھ خیال نہیں ہے تو کیا
بدنامی امت محمدیہ کا بھی ذرا دھیان نہیں مصرعہ گیرم کہ غمت نیست غم
ما ہم نیست ۔ اور ذلت عذاب نار اور انواع قسم کی مار دھاڑ جو کچھ ہو گی
وہ لطف دوسرا علاوہ اس روسیاہی بالا کے ہے کہ دوزخ غضبناک

ہین الا کہ گنہگار ان بیباکون کے منہ پھیلاے بیٹھی ہے اور گرامان ناپاکون کا واسطے
عذاب بیباکون کے انتظار اور سیری سے انکار کر رہی ہے حسب ارشاد کریمہ
تبارک الذی۔ وہی تفور تکاد تمیز من الغیظ اور کریمہ سورہ ق یوم نقول
لجہنم تا آخر یعنی اسقدر دوزخ غصہ مین بھری ہے کیا عجب ہے کہ ابھی
پھٹ پڑے اور جسدن کہ تمین جسم دوزخ کو کہ بھر گئی تو بدکارون سے
وہ کہے ابھی بخوبی سیری نہین ہوئی کچھ اور بھی فقط پھر باوصف ایسے
وعید شدید آیات قرآن مجید کے حال ہم غافلان سراپا طغیان و
عصیان کا موافق مضمون ایسے دو شعر کے ہے (۶۶۴)
عصیان ز زمانہ وام بردہ دوشش ؛ میکرد دو من بجواب خرگوش ؛
کردم گنہ و شدم گنہگار ؛ میدانم و میکنم دگربار ؛
اور بیشتر اکثر سبب عصیان شعاری اور گنہگاری اور دوری اور نیک
کاری جو باعث صدہا خواری اور زاری ہونے کا ہے بے نماز ہونا اور
بھوکون کا نہ کھلانا اور صحبت بد ناہنجار مین بیٹھنا ہوتا ہے جیسا سورہ
مدثر ۲۹ پارہ مین ارشاد ہے ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین
ولم نک نطعم المسکین وکنا نخوض مع الخائضین یعنی جنتی دوزخ جانیوالون سے

پوچھینگے کو نسی غفلت اور معصیت لائی تمکو دوزخ مین کیا قہر پروردگار
اور سختی عذاب نا پرستار سے خبردار نہ تھے جو اس بلا قہر خدا مین گرفتار ہوئے
جب وہ آفت زدہ بانواع مصیبت و عذاب مبتلا بصد آہ حسرت افزا
بہزار خرابی و واویلا فریاد کرکے کہینگے کہ ہای نہ تھے ہم نماز فرض ادا کرنیوالے
اور نہ تھے ہم محتاج کھلانیوالے اور تھے ہم بدصحبت بیٹھنے والے اور
جھگڑالو نکے ہم پیالہ اور ہم نوالہ چنانچہ جناب مولانا بھی حسب الحکم وہی خرابی
بدصحبت کے بیان فرماتے ہین ؎ زاحمقان بگریز چون عیسی گریخت ۞
صحبت احمق بسی خونہا کہ ریخت ۞ ماربد تنہا فقط برجان زند ۞ یار بد
برجان و بر ایمان زند ۞ ماربد جانے ستاند از سلیم ۞ یار بد آرد سوے
نار جحیم ۞ ہرکہ با نا اہستان ہمسنگ شد ۞ درکمی افتاد و عقلش دنگ شد ۞
بر سر اغیار چون شمشیر باش ۞ ہین مکن روباہ بازی شیر باش ۞ تازغیرت
از تو یاران نگسلند ۞ زان کہ آن خاران عدو آن گلند ۞ آتش اندر
زن بگرگان چون سپند ۞ زانکہ آن گرگان عدو یوسف اند ۞ مگر بڑی خرابی
تو یہہ ہے کہ حسب آیہ پارہ ۲۳ سورہ زمر فَوَیْلٌ لِّلْقَاسِیَۃِ قُلُوْبُہُم دل پر
ایسی سختی آئی اور سیاہی گناہ چمین چھا گئی کہ بات خوشامد اور صحبت بد

دلکو بہاتی اور حکایت نیک کار اور ہدایت اور نصیحت ہوتی اتّقا تقوی شعار نیک

کردار سے ازبس نفرت جی مین ہاتی سب ارمیہ ۸ پارہ وَلٰكِنْ لَا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ

یعنی ولیکن تمکو نصیحت اور خیرخواہی نصیحت کرنیوالونکی ہرگز خوش نہین آتی

حالانکہ اہل خوشامد اور ارباب صحبت بدبروز قیامت دشمن ہوجاینگے اور

پاک طینت خداترس ہی کام آوینگے حسب کریمہ ۲۵ پارہ اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ

بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ یعنی روز قیامت کے جتنے دوست ظاہری ولباسی

وہم پیالہ وہم نوالہ ہوکے خوشامد درآمد سے اپنا کام نکالتے تھے کبھی عرش تک

چڑھاتے تھے کبھی زمین پر جھکاتے صحبت گرم کرتے باتین مسرت خیز

لذت انگیز سناتے تھے شب وروز غفلت وگنہگاری مین بسر کراتے تھے

اور کبھی مثال میان مٹھو کچھ سکھاتے پڑھاتے مفت عمر عزیز ضایع کراتے

راہ حق سے بہکاتے ہین باہم دشمن ہوجائنگے حالانکہ وہ بڑے مفسد مکار

جھگڑالو ہین حسب ارشاد پارہ دوم وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ کہ خوشامد

کرے دنیا کی باتین بناوے تمکو خوش کرے رغبت دلاوے اور جھوٹی

صدہا قسمین خدا کی کھاوے حالانکہ وہ بڑا جھگڑالو مکار ہے پس یہی سب

دوستان لباسی لقمہ چرب کھانیوالے جھوٹی باتین بنانیوالے ایکدوسرے

دشمن ہو جاینگے نرہان خدا سے ڈرنیوالے بات حق تلخ نا شیرین انکو سنانیوالے
جنت کی رغبت دلانیوالے عذاب دوزخ سے ڈرانیوالے طمع نفسانی سے
اور خواہش دنیا سے دور اور خوشامد سے نفور اور بمحبت خدا چور سراپا اوصاف جمیل دانش و
شعور دوست ہو جاینگے اور ہر قسم کی سفارش کرینگے ؎ شنیدم کہ در روز
امید و بیم ❊ بدان را بہ نیکان ببخشد کریم ❊ اسیواسطے مولانا نے بھی صحبت
نیک کار خوش گفتار نیکو کردار فرمانبردار پروردگار کے رغبت دلائی ہے ابیات
روبجو یار خداے را تو زود ❊ چون چنین کردی خدا یار تو بود ❊ ٦٧
ہمنشینی اہل معنی باش تا ❊ ہم عطا یابی و ہم باشی فتا ❊ ہمنشینی مقبلان
چون کیمیاست ❊ چون نظر شان کیمیای خود کجاست ❊ سوی این مرغابیان
رو روز چند ❊ تا ترا در آب حیوانی کشند ❊ سایہ شاہان طلب ہر دم شتاب ❊
تا شوی زان سایہ بہتر ز آفتاب ❊ بندہ یکمرد روشن دل شوی ❊ بہ کہ بر فرق
سر شاہان روی ❊ تا توانی زاولیا رو متاب ❊ جہد کن واللہ اعلم بالصواب
در بدر میگرد میرو کو بکو ❊ جستجو کن جستجو کن جستجو ❊ اندرین رہ می تراش و
میخراش ۔ تا دم آخر دمی آخر بود ❊ کہ عنایت با تو صاحب
سر بود ❊ اور نیز صحبت بدکار دل آزار غدار نابکار بیہودہ گفتار

بطوفان عصیان گرفتار نافرمان پروردگار سے نفرت کراتے ہین ف
یعنی جیسا زہر کہنہ قاتل اور پراثر ہے کہ کھاتے ہی تمام کرتا ہے ایسے ہی
صحبت بد اور محبت بے دین خوش گفتار سرمایہ ایمانی کو جلد برباد کرتی ہے
پس جیسا کہ زہر قاتل سے بچتے بھاگتے ہو اسیطور صحبت بدکار بے دین شیرین
گفتار سے دور رہو اور بھاگتے رہو ۔ ۵ دوستی جاہل شیرین سخن ؛
کم نقصان است چون ستم کہن ؛ ہمان ما در چشم روشن گویدت ؛
جز غم و حسرت ازان نافزویدت ؛ جاہل ار با تو نماید ہمدلی ؛ عاقبت
زحمت زند از جاہلی ؛ گرگ گربا تو نماید روبہی ؛ ہین مکن باور کہ نا ید زو
بہی ؛ ای فغان از یار ناجنس اے فغان ؛ ہم نشین نیک جوئید
ای مہان ؛ ز احمقان بگریز چون عیسی گریخت ؛ صحبت احمق بسے
خونہا کہ ریخت ؛ صحبت بد ناخن پر زہر دان ؛ میخراشد در تعمق
زہر جان ؛ نیز سچا قول درستی اعتقاد دلی کا گواہ ہوتا ہے ۔ جیسے
فعل بے ریا صداقت قول کی کرتا ہے مثلاً ایک شخص کو بدل رغبت
اسلام سے ہے مگر جبتک اقرار زبانی اوسکے اعتقاد دلی کی سچی گواہی
نہ دیگا اور فعل بے ریا اوسکے قول کی تصدیق نکریگا ہرگز مسلمان ایمان

نہوگا کہ بغیر اعتقاد دلی کے کافر بھی کلمہ پڑھتے ہین مگر مسلمان نہین ہو جاتے
اسی طور بعد ثبوت اعتماد کلی اوپر اعتقاد دلی باقرار زبانی کے سے جبتک
اوس سے بخلوص نیت موافق اقرار زبانی کے افعال کردنی حسب حکم قرانی
وارشاد رسول ربانی کے صادر ہوکے سچی پکی گواہی نہ دینگے ہرگز پورا پکا مسلمان
باایمان نہوگا پس درحقیقت اگر گواہ سچے ہین تو بلاشک نزد حاکم عادل عدا
سچا ہے ورنہ جھوٹا ہے گو اور ونکے روبرو بظاہر گواہ سچے معلوم ہوتے
ہین جیسے جھوٹے گواہ بطلب وطمع و دنیا سبکے آگے سچے بنتے ہین اور پھر وقت
تحقیقات کامل نزد حاکم عادل کے جھوٹے ہوکے ذلیل وخوار ہوتے مدعا تباہ
کرتے ہین ایسے ہی نمازی ریاکار مکار واسطے حصول نفع دنیا ناپائدار کے
لوگونکے روبرو بڑے نمازی متقی پرہیزگار بنتے ہین اور روز حشر آگے حاکم
حقیقی عدالت آرا کے روسیاہی اور رسوائی دارین حاصلکرتے ہین مثلا
ایک شخص نے کلمہ پڑھا اور جملہ احکام اسلام زبانی بھی قبول کئے مگر جبتک
نماز روزہ وغیرہ فرائض بعد جواز قسم گواہ اعتقاد دل اور عقیدہ کامل کے
بین صدق دل اور خالص نیت سے ادا نکرے گا ہرگز کامل الایمان
ودیندار نہوگا خلاصہ یہہ ہے کہ جملہ احکامات ایمانی اور ارشادات قرانی

کو بخلوص دل محبت منزل بجا لانا بعینہ اپنے اسلام و ایمان کی سچی پکی گواہی
دیتا ہے یعنی برای صداقت ہر مدعا کے دو سچے پکے گواہ درکار ہوتے ہین لہذا
در شرع شریف برای صداقت حصول دولت ایمانی اور تصدیق قلبی کی بھی
دو گواہ یعنی اقرار زبانی اور بجا آوری احکام شرعی مقرر ہوئے جیسا کہ کلام مولانا بھی
اس مدعا کا گواہ ہے **نظم** این نماز و روزہ و حج و زکات ؛ ہم گواہی داد نست
از اعتقاد ؛ آن گواہی چیست اظہار نہان ؛ خواہ قول و خواہ فعل و
غیر آن ؛ فعل و قول آمد گواہان ضمیر ؛ زین دو ہر باطن تو استدلال گیر ؛
اور نیز نکرنا اون کامونکا اور فعلونکا جیسے کرنے کا شرع مین بکمال تاکید حکم ہے
قول کو جھٹلاتا ہے اور اعتقاد دلی کو باطل کرتا ہے جیسے کلمہ گو کا اعتقاد دل
کلمہ پڑھنا اور مسلمان ایماندار کہانا اور نماز روزہ وغیرہ فرائض جواز قسم
شرائط و فرائض اسلام مین اور اوسکے بجا لانیکی بکمال تاکید در احکام قرآنی اور
احادیث رسول ربانی مین ہے اونکو ادا نکرنا اوسکے کلمہ پڑھنے کو جھٹلاویگا
چنانچہ بکریمہ سورہ صف یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون مین
ارشاد ہے یعنی اے ایمان والون کیون کہتے ہو وہ بات جو نہین کرتے ہو
اللہ تعالی بہت بیزار ہوتا ہے اونسے جو اپنے کہے کے موافق عمل نہین کرتے

یعنی ایماندار ہی کا ہر دم دم بھرتے ہین اور ایماندار یکے کام نہین کرتے تو درحقیقت
یہہ گروہ از قسم مکار بدکردار سخت مواخذہ دار خدا ہے عیاذاً باللہ اسواسطے
کہ قول کا اعتماد اوسوقت ہوگا کہ اوسکے موافق فعل بکمال اعتقاد دلی اور
خلوص کامل کے ظہور مین آویگا بیت قدم باید اندر شریعت نہ دم
کہ اصلے ندارد دمے بیقدم چنانچہ کلام اللہ مین ثواب اور جنت دینیکا
وعدہ نرے اعتقاد دلی اور اقرار زبانی پر اکتفا نفرماکے ساتھہ اِنَّ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا کے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بھی فرمایا ہے یعنی جو لوگ ایمان لائے اور
کام کئے بھلے اونکے واسطے جنت ہے پس حکم دخول جنت کا نرے ایمان
لانے بطور اعتقاد دلی اور اقرار زبانی پر نہین ہے بلکہ بھلے کام بے ریا کرنیپر
مقرر اور منحصر ہے حتی کہ جو کوئی مسلمان ایک نماز بلا عذر شرعی کے ترک کریگا موافق
ارشاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا کے نزد امام حنبل رح کے
کافر ہوجاویگا اور نزد امام شافعی رح کے واجب القتل ہے اور نزد امام ابو حنیفہ رح
کے جو احتیاط زیادہ مرام مین کرتے ہین اگر ایسا شخص سچی پکی توبہ نکرے گا قید
رہیگا پس جب ترک ہونے ایک نماز سے خوف خارج ہوجانیکا دائرہ اسلام سے
ہے تو جو تارک نماز ہین یا کبھی کبھی گنندہ وار پڑھتے ہین تو اونکے کامل الایمان

(۸۱)

۴ رفتن بندہ پے خواجہ گواست ۔ آن بکن کہ ہست مختار نبی
کہ منم بندہ و این عبے لا ماست ۔ وان بکن کہ کرد مجنون صبی

ہونے مین کیا کلام ہے استغفر اللہ مقام سخت عبرت ہے فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی

الْاَبْصَار چنانچہ اہل تحقیق روایت کرتے ہین کہ صحابہ کرام کسی چیز کے چھوڑنیوالیکو

کافر نجانتے تھے مگر ہان تارک نماز کو چنانچہ اسیواسطے اہتمام تام کلام اللہ اور

حدیث رسول اللہ مین اور دیگر فرائض سے زیادہ آیا ہے حتی کہ قبر مین اول بازپرس

نماز سے ہوگی پھر اور احکام سے **بیت** روز محشر کہ جانگداز بود * اولین

پرسش نماز بود * جیسا کہ بکریمہ سورہ مدثر پارہ ۲۹ اَلَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ تا آخر یہی

اسپر گواہ ہے کہ پہلا سبب دوزخ مین جانیکا نماز ہے لہذا پہلے بازپرس نماز سے

ہوگی یعنی دوزخ جانیوالون سے کہا کہ کونسی چیز تمکو لائی دوزخمین کہا کہ نماز نہ ادا کرتے (۷۲)

تھے ہم لہذا دوزخی ہوئے معاذ اللہ منہا بچاوے اللہ تعالی خرابی بے نماز

ہونیسے ہر مسلمانکو آمین اور نیز جبتک نمازی سے بیحیائی اور جملہ برائی فریب دغا

حسد بغض کینہ وغیرہ نچھوٹینگے یعنی سب برائی ببرکت نماز کے کالعدم نہو جاینگے

ہرگز لطف و ثواب نماز کا حاصل نہوگا اسواسطے کہ نماز بے ریا خالصًا لوجہ اللہ

بچاتی ہے نمازیکو بیحیائی اور جملہ برائی سے جیسے کہ بکریمہ شروع ۲۱ پارہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ تا آخر اس مدعا پر گواہ ہے یعنی ای محمد

بحال مستعدی اور شوق دلی ادا کرو نماز کو کہ بلاشک نماز منع کرتی ہے منہ بولہ

عند اللہ بچاتی ہے نمازیکو جملہ بےحیائی اور تمام برائی سے پس گویا نماز تاب آفتاب ہے
کہ نور ادور کرتی ہے ظلمت گناہ اور تاریکی دلکو یا مثل آب ہے برائی مٹاتی ہے
نجاست بےحیائی اور گندگی تمام برائی حسد بغض کینہ وغیرہ صفات مذمومہ
مذکورہ بالا قلبی کی پس جیسے تاب آفتاب سے تاریکی ظاہری اور آب صاف
سے گندگی جسمانی دفع ہوجاتی ہے اسیطرح نماز مقبولہ مسطورہ در کریمہ بالا سے
جو مجموعہ ذکر اللہ ہے تاریکی جملہ برائی دلی اور سیاہی قلبی اور گندگی باطنی یعنی مانند
فریب و دغا و جھوٹ و ریا اور بدگوئی زبانی اور بدکاری جسمانی قطعاً دور
ہوجاتی ہے حسب الارشاد جناب مولانا **قطعہ** ذکر حق پاکست چون پاکی رسید
رخت بر بندد بیرون آید پلید ٭ چون درآید نام پاک اندر دہان ٭ نی پلیدی
ماند و نے آن دہان ٭ مگر ہان اگر کبھی بادل سے آفتاب چھپ جاے یا اتفاقاً
آب صافی دھبا نجاست کا کسی چیز پر رہجاے تو یہہ بات اور ہے کہ اس سے
نہ کچھ نقصان تاب آفتاب مین آتا ہے اور نہ کچھ صفائی و پاکی آب مین خلل اور
فتور پڑتا ہے یعنی مثلاً نمازی متقی پرہیزگار خداترس سے جو بعالم بشریت
اتفاقاً گناہ صادر ہوجاتا ہے اور وہ بحال گریہ وزاری و اشکباری چون بارش یا
سچی پکی توبہ کرتا ہے اور حسب الارشاد سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم

مانند فریب و دغا و جھوٹ و ریا اور بدگوئی زبانی اور بدکاری جسمانی ۱۲

(۷۳)

التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ کی گرد و غبار گناہ سے پاک و صاف ہو جاتا ہے تو کسی طرح کا اوسکے تقوی طہارت مین ہرگز نقصان نہین آتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ پاکی اندرونی کا بھی گندگی نجاست حسد بغض کینہ فریب دغا وغیرہ برائی سے مثل پاکی بدن و پارچہ از نجاست بیرونی کے بدل خیال کرکے حاصل کرو جیسا کہ رونق و طہارت و زینت ظاہری و باطنی کا بکریہ پارہ آٹھوین بعد نصف کے حکم ہے یابنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد تا آخر یعنی اے اولاد آدم کے لے لو اپنی رونق اور زینت وقت ہر نماز کے پس طہارت ظاہری اور باطنی عین رونق اور زینت ظاہر و باطن کی ہے یعنی جیسے پاکی بدن اور کپڑے اور جگہہ کی شرط ادای نماز ظاہری ہے ویسے ہی پاکی باطنی قبولیت اور ادا ہے نماز مین نزدیک اہل باطن صاحب عرفان کامل الایمان بل خالق انس و جان کے شرط اور فرض وقت ہے پس جسطور سے جملہ شرایط اور ارکان ظاہری نماز کے بدل و جان بحیثیہ بجالاتے ہو اوسیطور شرایط اور ارکان باطنی بکمال کوشش و دل بدل و جان بجالاؤ یعنی کوئی چال و خیال و خطرہ بیجا ہرگز دلمین نہ لاؤ بلکہ اول جملہ خطرات فاسدہ اور خیالات باطلہ سے دلکو خوب پاک و صاف کرلو بعدہ بکمال ذوق دلی اور خلوص نیت سے لطف دلی اور حضور قلبی حاصل کرو

بیان رونق و زینت ظاہری و باطنی کہ بیچ پارہ آٹھوین بعد نصف کے حکم

(۶۴)

کہ نزدیک اہل عرفان کامل الایمان کے بغیر حضور قلبی کے ہرگز نماز کامل اور قابل قبول
حضد نہیں ہوتی ہے موافق ارشاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسا مولانا ارشاد
فرماتے ہیں **بیت** بشنو از اخبار آن صدر الصدور ٭ لا صلوٰۃ تمّ الا بالحضور ٭
یہاں سے کوئی تیز فہم کم شوق نماز کے یہہ خیال نہ فرماویں کہ جب قبولیت ادای نماز میں
حضور قلبی و صفائی باطنی پر موقوف و منحصر ہے اور یہہ امر اکثر تو ہر کس و ناکس کو نصیب
بھی نہیں ہوتا مگر ہاں صاحب نصیب پاک باطن کو البتہ حاصل و نصیب ہوتا ہوگا
تو پھر نماز پڑھنی اور ناحق انواع قسم کے تردد اور تکلیف گوارا کرنیسے کیا فائدہ کہ جب
قابل قبول خداوند کریم نہوئی تو ادا کرنا ایسی نماز کا قسم ریاکاری اور مکاری سے ہے
معاذ اللہ منہا بلکہ ادای ایسی نماز سے خوف انواع قسم عذاب کا ہے ثواب بالای
طاق رہا ناحق عذاب گلے پڑا نیکی برباد گنہ لازم۔ گویا عذاب میں بے نماز اور ایسی نماز والے
برابر ہیں بلکہ عذاب میں ایسی نماز والے بے نمازیوں سے زیادہ ہیں اسواسطے کہ بے نماز خوف
خدا سے ڈرتے ہیں کہ ترک نماز سے بڑی سزا روز جزا ہوگی اور ایسی نماز والے نڈر ہوکر بر وقت
امیدوار ثواب کے رہتے ہیں حالانکہ درحقیقت یہہ نماز ادا ہی نہیں ہوئی ثواب کا کیا
ذکر ہے فقط پس ایسے خیال سراسر وبال کا آبلہ تو نکر دمکے دلمیں زہر پھیلاتے اور
ہرگز ایسے دام مدام گرفتاری فریب ہی میں نہ پھنساتے کہ ایسے خیالات فاسد

اور توہمات فاسدہ صرف از قسم خطرات شیطانی اور محض وساوس نفسانی سے ہین
معاذ اللہ منہا کہ ترک کرنا ایک نماز کا بغیر عذر شرعی کے باعث کفر اور انواع قسم کی
خرابی کا ہے جیسا کہ بالا مذکور ہے تو تارک نماز پنجگانہ ہونا تمام حشر کا عذاب
اپنے سر پر لینا ظاہر ہے پس لازم بل فرض وقت یہ ہے کہ بغیر خطرات اور مفسدات
درونی کے ہمیشہ نماز پنجگانہ حتی المقدور بجماعت ادا کرین اور بغیر عذر شرعی کے
ہرگز ایک نماز بھی ترک نکرین کہ کسی حال مین ترک نماز جائز نہین پس جب تارک جماعت پر
نہایت مرتبہ کی وعید شدید ہے تو تارک نماز کا کیا ٹھکانا اور نشان ہے بچاوے
(۷۶) اللہ تعالی اس بلا ایمان ربا سے ہر کلمہ گو کو آمین حتی کہ پانی اگر غسل و وضو کو نہ ملے
تو تیمم سے نماز پڑھے اور جو اکثر اعضاء وضو کے زخمی ہون یا پانی سے از حد تکلیف ہو
یا زیادتی عارضہ یا عارض ہونا کسی عارضہ کا گمان غالب ہو یا پانی قیمت مناسب
و مقرری سے بگرانی ملے تو ایسے حالون مین تیمم سے ادای نماز کا حکم ہے
یہانتک کہ اگر کپڑا بقدر ستر عورت نہو تو ننگا نماز بیٹھکے ادا کرے اور ہرگز ترک نکرے
کہ بحالت بغیر حضور قلبی اور ہجوم خطرات دلی کے بھی شرعاً نماز جائز ہے گو مقبول
ہونا بغیر حضور قلبی اور خلوص باطنی کے متصور نہین ہے جیسا کہ بالا مسطور ہو چکا ہے
کہ ادا ہونا اور ہے اور مقبول ہونا اور ہے مگر ہان خداوند کریم بفضل عمیم بغیر حضور

دلی سکے بھی قبول فرماوے تو یہہ بات اور ہے مثلا ہانڈی گوشت کی جملہ مصالح
لوازم پخت سے درست ہے مگر ان صرف نمک نہیں ہے لہذا نہایت بدمزہ اور نہایت
ناگوار ہے پس از روی عقل اور تمیز اوسکو نمک ڈالکر بلطف تمام کھانا بہتر ہے
یا باعث بے نمکی اور بدمزگی سکے جو نزد اپنے نمک سے ہے تو پھینک دینا اوس ہانڈی کا
اور ناحق اپنا نقصان کرنا اور عقلمندوں میں انگشت نما اور بے عقل ہونا افضل ہے
پس اسطور سے نماز بغیر حصول حضور قلبی اور پاک باطنی کو باداے احکام الہی اور
ارشادات رسالت پناہی سکے جو صفائی دلی اور حضور قلبی میں مر کلام اللہ اور حدیث
رسول اللہ بکثرت موجود ہے قابل قبول خداوند کریم کرنا بہتر یا فرض وقت
یا ترک کرنا نماز کا اور انواع قسم کا عذاب نار چکھنا اور اقسام طور کے قہر خدائی
میں مبتلا ہونا بہتر ہے معاذ اللہ منہا حالانکہ ایک نماز بلا عذر شرعی سے دائرہ اسلام
سے باہر ہوجانا بخوبی ثابت ہوچکا ہے عیاذا باللہ پس از صحبت بد دوری اور
بتلاوت کلام ہدیٰ مشغولی و بحدیث رسول خدا الکمال مرغوبی و بکلمات اہل اللہ
بجان مطلوبی و صحبت اور خدمت اولیا اللہ حاضری باعتقاد دلی بوجہ کلی
بلا شبہہ باعث حصول دولت و نعمت حضور قلبی اور صفائی دلی کا ہے جسکا
جی چاہے یہہ سعادت دارین حاصل کرے کہ بلا شک تاثیر ہے الکثیر صحبت

(۷۷)

اہل اللہ چون گل گلاب ہے یا مشکناب باآب وتاب آفتاب ہے کہ صحبت
کو بھی عطربار اور نہایت خوشبودار بلطہور و نور انواع اسرار الہی سے سراپا انوار
اور درشک ... وفا گنجینہ بے کینہ کو چون آفتاب چمکا دیتی ہے حسب ارشاد
جناب مولانا **ابیات** تا رخندان باغ را خندان کند ٭ صحبت مرد انت
از مردان کند ٭ گر انار سیخسری خندان بخز ٭ تا دہد خندان تو دانہ او خبر ٭
گر تو سنگ خارہ و مرمر شوی ٭ چون بصاحبدل رسی گوہر شوی ٭ مہر پاکان
درمیان جان نشان ٭ دل مدہ الا بمہر مہوشان ٭ سنگ شر چگونہ شد در دیدگان ٭
گشت بینائی شد آنجا دیدبان ٭ موم و ہیزم چون فدای نار شد ٭ ذات
ظلمانی او انوار شد ٭ چون تعلق یافت نان با بو البشر ٭ نان مردہ زندہ
و باخبر ٭ صحبت صالح ترا صالح کند ٭ صحبت طالح ترا طالح کند ٭ کز جوار
طالبان طالب شوی ٭ وز ظلال غالبان غالب شوی ٭ الا تاثیر صحبت
اہل اللہ مین حاضری بکمال ارادت قلبی و بجا آوری جملہ مراتب آداب ظاہری
و باطنی بحضور قلبی نیز شرط ہے جیسا کہ بالا مرقوم ہے کہ بغیر اسکے نری حاضری اور
صحبت ہرگز مفید نہیں دیکھو خار بھی ہمصحبت و ہمبستر گل ہے مگر اپنی ہستادگی
اور خودستائی سے ہمیشہ از بس مخیل باد گل ہے پس جسکو اعتقاد بد کامل ہے

[illegible]

[illegible]

اور ہر دم خدمتگذاری مین جان باذل ہے وہ اونکی صحبت مین مثل گل شگفتہ

دل بامستی وشورش ول ہے مانند بلبل ہزار جوش و خروش از نشہ مدہوشی

خود فراموشی یا وز عشق گل بیتاب مانند بلبل و در پیچ وتاب ہمچو سنبل ہے

ع ہر کہ با ایشان نشیند یکدمے ﴿ روز محشر او نجب دارد غمے ﴿ منزل او بہ

زبان اولیاست ﴿ دردل شان روز و شب یاد خداست ﴿ طالبان در راہ

حق خون خوردہ اند ﴿ بندگی وجان نثاری کردہ اند ﴿ لاجرم در بندگی

سلطان شدہ اند ﴿ سعی خلق جہان ایشان بردہ ﴿ ہمنشینی یک نفس با اولیا ﴿

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا ﴿ مگر پہچان کامل کی یہی ہے جو مشہور ہے کہ اون کے (۷۹)

فیضان صحبت مین ہر دم یاد خدا تازہ دم رہے اور ہر قدم شوق و ذوق محبت الٰہی

مین قدم بڑھے اور ہر قسم کیفیت باطنی کا دل مین گل کھلے اور حرص و خواہش و غیرہ

خرابی دلی ولسے دور ہو جاوے اور فریب و کینہ بھی رفتہ رفتہ کم بلکہ کم

ہو جاوے اور ہرگز بنا نشان نرہے اور بالکل پریشانی دلی جاتی رہے اور ہمہ تن جمعیت

قلبی دردل جاکرے مگر یہہ بات چند روز کی صحبت مین حاصل نہوگی عرصہ دراز

درکار ہے کہ یہہ نعمت از قسم عنایت پروردگار ہے ع بسی سال باید کہ گردد عزیز

خلاصہ یہہ ہے کہ جسکے فیضان صحبت اور کلام کی برکت سے خدا یاد آوے اور

حسب بیان اہل عرفان

دنیا کی الفت کم ہو جاوے اور رشد و شدہ دلمین لطف باطنی جا کرے اور پھر
ذکر اور فکر نام خدا سے ترقی ذوق ایمانی ہونے لگے تو یہہ کلام وپیغام گویا پیغام
غیبی اور الہام لاریبی ہے درحقیقت جو کلام رغبت نام خدا دلاوے اور محبت
دنیا سے نفرت کراوے وہ بلاشبہہ پیغام خدا ہے کہ جسطرف سے کوئی بلاتا ہے
اوسیطرف دیکھتا ہے فی الواقع نشان کامل الایمان صاحب عرفان کا یہی ہے
کہ اونکے کلام گرم سے سرد مہری دنیا دور ہو جاوے اور لذت نام خدا کان
و زبان و جان مین بخوبی آجاوے اور وہ اہل اللہ ہرگز حیلہ و حوالہ سے دنیا طالب
نکرے بلکہ باوقات خاص خود محبت خدا مدہوش و بیاد مولی چون دریا در جوش ہے
چنانچہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ؎ کار پاکان روشنی دلبری است ؛
کار دونان حیلہ و بیشرمی است ؛ از حدیث شیخ جمعیت رسد ؛ تفرقہ آرد
دل اہل حسد ؛ ہر ندائے کہ ترا بالا کشید ؛ آن ندا میدان کہ از بالا رسید ؛
ورنہ بہت بزرگ صورت گرگ سیرت ہین کہ طمع دنیا سے خودخوار ہوتے ہین
اہل اور امیرونکو اپنے چرب نوالہ کی خاطر برباد کرتے ہین چنانچہ کبھی کچھ اشارہ
کرتے ہین اور کبھی کچھ شوشہ چھوڑتے ہین جسطرف امیر کی رغبت پاتے ہین
ویسی ہی بات کہتے ہین جستی کہ بدریافت حال کمال اعتقاد جانب بزرگان

امیران بے نماز بفسق و فجور گرفتار کہدیتے ہین کہ فلان بزرگ کی فاتحہ دینا نچھوٹے کو نماز روزہ چھوٹے مضائقہ نہین اور کبھی کچھ کہدیتے ہین کہ فلان درگاہ کی چادر چڑھانا ترک نہو اور نماز روزہ ہو چاہے نہو چندان حرج نہین پس وہ ایسے تارک صلوۃ ناواقف از لذت عبادت اور حسنات ناسمجھ از سفید و سیاہ غافل از حکم قہر خدا پھر گرد نماز کے نہین پھٹکے اور اوس بزرگ صورت گرگ سیرت کا ہمیشہ منہہ بھرتے رہتے ہین کہ مصرع دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ کیونکہ بے نماز ہمیشہ حیلہ ترک نماز کا ڈھونڈتے ہین معاذ اللہ منہا درحقیقت باعث ایسی گمراہی اور روسیاہی کا ہمبستری ابلیس پر تلبیس سے ہے کہ جسکے سبب سے از حد برائی قلب مین آگئی اور سیاہی دلمین چھا گئی جیسا کہ مولانا فرماتے ہین

شعر تا تو تاریک دل و جان تیرہ ❊ دان کہ با دیو لعین ہمشیرہ ❊ پس چاہیے برائی حسد بغض کینہ وغیرہ سے سینہ کو پاک صاف رکھین اور دل مردہ مثل آئینہ زنگ خوردہ کو بخوبی جلا دین کہ بحالت ظلمت و کدورت دل کے ہرگز صورت انوار الہی کی پیدا و ہویدا نہوگی جیسا کہ آئینہ زنگ خوردہ مکدر شدہ مین صورت نظر آنیکی صورت ہرگز متصور نہین ہوتی حسب ارشاد جناب مولانا شعر

آئینہ جانت چرا غماز نیست ❊ زانکہ زنگار از رخش ممتاز نیست ❊ آئینہ دل

چون کني صافي وپاک ❊ نقشها بيني برون از آب وخاک ❊ زانکه چون آئينه گردد چون

سازي نقاب ❊ زر و بيني جمله نور آفتاب ❊ ليک کن آن شيشه کبود و زرد را

تا به بيني مرد او گرد را ❊ هر کسي زاندازه روشندلي ❊ غيب را بيند بقدر صيقلي

صيقلے کن يک دو روزه سينه را ❊ دفتر خود ساز اين آئينه را ❊ گر تن خاکي

غليظ و تيره است ❊ صيقلي کن زانکه صيقل گيره است ❊ خانۀ دل که ماند

بے ضيا ❊ از شعاع آفتاب کبريا ❊ تنگ و تاريک است چون جان جهود ❊

بينوا از ذوق سلطان ودود ❊ کو بهست از چنين دل مر ترا ❊ آخر از کوري

دل خود بپرا ❊ صاحب دل جو اگر بيجان نئي ❊ جنس دل شو گر تو خود سلطان

نئي ❊ اي دل از کين و کراهت پاک شو ❊ وانگهان الحمد خوان چالاک شو ❊

حمد گفتے کو نشان حامدون ❊ نے برون هست اثري نے درون ❊

دل تو اين آلوده را پنداشتي ❊ لاجرم دل ز اهل دل برداشتي ❊ نور نور چشم

خود نور دل است ❊ نور چشم از نور دلها حاصل است ❊ باز نور نور دل نور

خدا است ❊ لنور النور حق تزيين بود ❊ معني نور علي نور اين بود ❊ پس حقيقت

نماز مقبول هونيکي علامت يهي سب امور مذکوره بالا هين زيرا که بغير حصول جمعيت

بصد ذوق و شوق هوش افزا اور بجهت ره نما و صد هزاران خروش چون دريا

درجوشش کے خلاصی از معاصی اور رفع حرص ۂ ہوا اور جملہ برائی دلی جو باعث
سیاہی دل کی ہے دشوار ہے جیسا کہ ارشاد ہے ؎ ہر کرا جامہ ز عشقی عشق
چاک شد ۂ او ز حرص و عیب کلی پاک شد ؛ ہوشیاری آفتاب
و حرص یخ ؛ ہوشیاری آب و این عالم و یخ ؛ پس ہر صاحب کو فرض
ہے کہ بہزار کوشش دل اور صدہا کاوش جان صفا منزل کے پئے جمعیت حاصل
کریں کہ بلاشک نماز مقبول بہت درجہ بلند کر دیتی ہے جیسا کہ نماز کو ستون
دین اور معراج المومنین فرمایا ہے اور نیز بچنا برائی اور بیحیائی سے نمازی کا
باہر نماز سے مراد ہے یعنی نمازیکو پرہیزگاری اور دوری محرمات شرعی سے میسر
ہو جاتی ہے اور اوسکے دامان دل و جان کو گندگی اور پراگندگی اندرونی
سے بھی ہر دم بچاتی اور پاک رکھتی ہے جیسا کہ نماز ظاہری لباس اور جسم
نمازیکو گندگی ظاہری سے ہر وقت پاک صاف رکھتی ہے اور بچنا نمازیکا برائی اور
بیحیائی سے حالت نماز میں مراد نہیں ہے کہ مشغولی ہر کار خیر کی بھی سبب
برائی اور بیحیائی بل بعضی بھلائی سے بھی بچاتی ہے برائی کا کیا ذکر ہے
مثلاً نماز پڑھنے والیکو کسی قرآن مجید غلط پڑھنے والے یا مسئلہ غلط
کہنے والے کو بتانا درست نہیں ہے حالانکہ بتانا دونوں امر کا ضروری ہے

کہ اگر باہر نماز کے ہو اور نہ بتاسکے تو بلاشک گنہگار ہوگا مگر جو نماز مین بھی آیۃ غلط اور
مسئلہ غلط نہ بتاسکا او گنہگار نہوا پس حاصل کریہ مذکورہ بالا کا یہہ ہے کہ تاثیر
نماز مقبول کی یہہ ہے کہ نمازیکو سب برائی سے باز رکھتی ہے اور بیحیائی وغیرہ سے
بچاتی ہے پس بیحیائی اور جملہ برائی قتل و دغابازی اور سود و شراب خواری
وغیرہ گنہگاری فسق و فجور نمازی سے نچھوٹے تو اوسکی نماز نزد اللہ کیونکر
قابل قبول خدا ہوگی نمازیکو عذاب گور و حشر سے نجات دیگی اور داخل بہشت
کریگی معاذ اللہ منہا ہان اگر بمقتضای بشریت نمازی سے اتفاقاً کوئی گناہ
صادر ہوجاوے اور وہ پھر نادم ہوکے سچے دلسے پکی توبہ و استغفار کرے تو البتہ
سب گناہ سے پاک ہوجاویگا کہ یہہ اور بات ہے کہ اس سے کوئی نمازی
خالی نہین ہے چنانچہ ایک شخص نے ایک بابرکت کی خدمت مین عرض کی
کیا حضرت نماز مین بہت خطرات آتے ہین اور لطف نماز کھوتے ہین اور بہت
ستاتے ہین فرمایا کہ خطرات کا کام دلمین آنا اور ذکر اللہ کا کام اونکو مٹانا
ہے جبتک وہ آتے رہین تم مٹاتے رہو آخر مٹاتے مٹاتے سب مٹ جاوینگے
اور پھر برکت نام خدا اور تلاوت کلام اللہ راہ دلمین نپاوینگے **ف**
یعنی نماز جاروب غبار و برائی دل ہے پس جہان کوڑا ہوگا وہان

ضرورت جاروب کشی کی زیادہ ہوگی اور جہان جاروب کش بخوبی ساتھہ
ہوشیاری اور دل بیدار کے جھاڑو دیگا البتہ وہ مکان کماینبغی صفائی پایگا

بیت زنگ دل از صیقل لا پاک کن :: سینہ با تیغ محبت چاک کن ::

جیسا کہ بالا کریمہ شروع ۲۱ پارہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی تا آخر ارشاد ہے پس جب
نماز بحالت غفلت دل بہ تعلقات دنیا مردار گرفتار کے مثل بیگار ادا کی تو وہ نماز
کب قابل قبول خدا ہوئی جیسے از غلبہ نیند آنکھہ بند دست کشادہ
جاروب کش سے صفائی مکان دشوار ہے کہ جھاڑتا کہین ہے اور کوڑا کہین جب
اور نیز ارشاد ہے **بیت** گفت پیغمبر کہ تسبیح از ریا :: ہمچو سبزہ گولخن دان ای کیا ::
یعنی بحالت غفلت وریا ذکر اللہ چون درخت گل بر گندگی
بے محل کے کچھہ کارآمد نہین بل بے محل رکھنے ایسے درخت لطیف و افضل سے
حاکم بہت ناراض ہو کے سزا دیگا کہ اس جای خراب مین قدر آب و تاب گلاب
کیون خراب کی کہ نہ زیب دستار ہوسکتا ہے اور نہ راحت دیدار پہونچا سکتا ہے
کہ درخت گلاب تو بجای صاف و عمدہ و سیراب مین ہوتا ہے اور بجای کوڑہ
و گندہ و خراب مین نہین ہوتا اسیواسطے نمازی ریاکار فریبی مکار کو مستحق
عذاب نار فرمایا کہ ہمارے نام و کلام پاک کو وہان لگندگی جھوٹ گندہ اور

دل پراگندہ آلودہ گندگی اور بہ نجاست نمایش اور پراگندگی ناپاک سے لیکر کیون
بےوقت رکیا الغرض ہوکے توبہ کو ذریعہ گنہگاری اور بدکاری کا گردان کے جو
جی چاہے سو کرے کہ جب چاہینگے توبہ کر لینگے ابھی لطف زندگی اوڑاوین
ناحق کیون مصیبت اوٹھاوین اور آپ کو بندگی مین مٹاوین **بیت**
ناصحا توبہ کی جلدی کیا ہے ٭ یہہ بھی کر لینگے جو فرصت ہوگی ٭
پس اس قسم کی توبہ گویا مانند چولی غسل کے ٹھیری معاذ اللہ منہا ایسی توبہ سے
توبہ کرے بلکہ حقیقی توبہ یہہ ہین کہ بعد صدور گناہ کے بکمال ندامت ایسا خوف
دل مین سما جاوے کہ قطعاً نفرت گناہ سے آجاوے اور ازحد لذت و رغبت (۹۶)
عبادت خدا دل مین بسجاوے حتی کہ کمتر درجہ یہہ ہے کہ وقت توبہ ہرگز کچھہ خیال
گناہ کا دل مین نہو اور نہ کچھہ ظاہر مین سامان گناہ موجود ہوا اور جو ہو فوراً دور
ہو پس ایسی حالت مین ناگاہ اگر گناہ صادر ہوجائیگا اور توبہ کریگا تو اگلے
گناہ ہونے سے پاک ہوجائیگا ہان اس گناہ بے توبہ کا البتہ مواخذہ رہیگا
اور جو مثلاً ایکروز مین بعالم بشری اغوای شیطانی سے بہت گناہ صادر
ہوئے اور ہربار اس شخص نے بامداد الٰہی سچی پکی توبہ کی مگر دشمن قوی ابلیس
نے مدنی نے ہربار توڑوادی بل اوس مسموم سگنے دلپر گناہ کے ہجوم سے

دھوم مچاوے حتی کہ آخر وہ گھبرا کر بخشش الہی سے نومید ہونے لگا تو بھی وہ
کریم بکرم عمیم اوسکو بخشیگا جیسا کہ ۲۴ پارہ سورہ زمر مین بکمال شفقت و
بندہ نوازی ارشاد ہے قل یا عبادی الذین اسرفوا تا آخر یعنی ای محمد
میرے بندونکو جو باغوای شیطانی اور وساوس نفسانی گنہگاری مین حد سے
گذر گئے اور توبہ کرتے کرتے نادم ہوتے ہوتے بار خجالت اوٹھاتے اوٹھاتے
دست درازی ابلیس پر تلبیس سے عاجز ہوکے میری بخشش سے ناامید ہونے
لگے پس تم میری طرف سے بخوبی اونکی تشفی اور دلجمعی کردو اور کہدو کہ ہرگز رحمت
الہی رحیم سے نومید مت ہو کہ بیشک وہ سب گناہ بخشتا ہے اور درحقیقت
ایسی بخشش عظیم اوسی رؤف رحیم مہربان قدیم بخشنے والے رحیم وکریم کو زیبا ہے
چنانچہ جناب مولانا بھی گویا خلاصہ اس آیۂ کریمہ کا فرماتے ہین ای بیت

چون عنایات بود با ما قسیم ؛ کے بود بیمے ازان دزد لئیم
گر ہزاران دام باشد ہر قدم ؛ چون تو با مائی نباشد ہیچ غم
ای عظیم از ما گناہان عظیم ؛ تو توانی عفو کردن ای کریم
ای کہ در اطباق قدرت منتہی ؛ منتہی ما در کمی و گمرہی
ای کریمی کہ کرم ہای جہان ؛ محو گردد پیش ایثار نہان

بحر کو آبے بہر جو میدہد ؛ ہر خسے را بر سر و رو میدہد ؛
کم نخواہد گشت دریا زین کرم ؛ از کرم دریا نگردد بیش و کم ؛

مگر یہہ نہین کہ ایک گناہ گذشتہ سے عین حالت دوسرے گناہ مین توبہ کرے مثلاً شراب خواری روزانہ تو ارسے بحالت شراب خواری بروز پیکے توبہ کرتا ہے اور شراب بھی پی رہا ہے کہ ایسی بری توبہ سے توبہ ہی بھلی ہے حسب ارشاد جناب مولانا بیت ای تو از حالے گذشتہ توبہ جو کے کنی توبہ ازین توبہ بگو ؛ چنانچہ بکریمہ سورہ نساء ۴ پارہ ولیست التوبۃ للذین یعملون السیئات تا اخیر مین ارشاد ہے یعنی نہین ہے وہ توبہ قابل قبول خدا جو زبان سے توبہ کرین اور گناہ کرنا نچھوڑین یعنی بغیر ترک گناہ کے توبہ زبانی توبہ کچھہ مفید نہین اور جو وقت توبہ اصلا قصد و خیال گناہ نتھا بلکہ جملہ اسباب گناہ تہ و بالا کر دیا اور صحبت بد کو چھوڑ دیا پھر اگر بعالم بشری ناگاہ گناہ صادر ہوگیا اور یہہ شخص فوراً نادم ہوکے زندہ درگور ہوگیا اور بحال گریہ وزاری ہزاران جان وزبان توبہ کرنے لگا تو یہہ بات اور ہے کہ ایسی حالت مین بخشش کی امید قوی ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نادم ہونا گناہ سے گویا مثل توبہ کے گناہ سے پاک ہوتا ہے
اور نیز روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بعد گناہ صادر ہونیکے نادم
بدل ہوتا ہے اور از حد گریہ وزاری کرتا ہے اور آگے خداوند کریم سے
گڑگڑاتا ہے تو اوسکے گناہ خداوند کریم قبل توبہ زبانی کے معاف
کر دیتا ہے طریقہ محمدیہ اور نیز جیسا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے کہ زبان سے توبہ کرنا اور جی مین نادم ہونا اور گناہ ترک کرنا
گویا خدا سے ہنسی دل لگی کرنا ہے کہ یہہ پہلے سرے کی ذلت وخواری ہے
معاذ اللہ منہا طریقہ محمدیہ در حقیقت حال ہمارا ایسا ہی ہے چنانچہ کسی شگفتہ
دل نے اسمضمون شستہ کو رشتہ نظم مین خوب سفتہ کیا ہے بیت
سبحہ در کف توبہ بر لب دل پر از شوق گناہ ؛ معصیت را خندہ می آید
بر استغفار ما ؛ اور بے گناہ معصوم تو سوای انبیا علیہم السلام اور
فرشتونکے نزد اہل سنت وجماعت کے اور کوئی فرقہ نہین ہے
مگر ہان گروہ والا شکوہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کا قسم محفوظین سے
ہے نہ معصومین سے یعنی مانند انبیا علیہم السلام وملائکہ کے معصوم

جیسا کہ جناب مولانا جامی قدس سرہ نے بیت
ای خاک حسنہ کردان گریبان اوست ؛ وی پایان
دل کردان بدبان اوست ؛

٨٩

نہین ہے جو صدور گناہ اونسے متصور اور ممکن نہو اور مثل دیگر خلائق کے
مصدر گناہ ہین کہ ہر وقت اونسے گناہ صادر ہوتا ہو معاذ اللہ منہا
بلکہ اونسے گناہ ہونا بہت کم کالعدم تھا ہان اگر بعالم بشریت ناگاہ اتفاقا
صادر ہوجاتا تو وہ پاک طینت نیک سیرت مروج احکام شریعت غرا
اور رونق افزای ملت بیضا فورا تائب ہوکے معاف و مغفور ہوجاتے
پس اللہ تعالی اپنے فضل و کرم و بطفیل نبی اکرم کے ہمے نماز کوتاہ اندیش کو
دست درازی ابلیس فسادکیش سے نجات دیکے ذوق و شوق نماز اور ذوق خدا
او لطف تمام حمد اکا مرحمت فرمائے آمین اور اہل نماز عبادت صاحب یا
نماکو ذائقہ لطف نماز چکھا کے حیائی اور حیلہ بازی سے بچائے ثم آمین کہ ان
دونون فرقون غریق دریای معصیت و حریق آتش ناہمی و نفسانیت اہل
اسلام کو تمام خاندان دین و اسلام برباد و ویران تمام ہے مصرع
بدنام کنندہ نکونامی چند چنداکہ بعض حضرات افراط و تفریط
پیشہ فساد اندیش ... اور خود آرائی سے ایک آفت ناگہانی
اور طوفان نیابانی برپا کرکے تمام جہان مین آگ لگا دی اور قیامت برپا کردی
گویا فتنہ خفتہ کو بیدار اور ... بیدار کیا اور ... کیا ان اللہ لا یحب

والفساد وان ربک اعلم بالمفسدین یعني اللہ فساد اور مفسد کو دوست نہین رکھتا

اور خدا خوب جانتا ہے مفسدون کو پس از بدي شر حاسد بہزار جان پرہیز

بل تا باشواري گریز و آب ایمان برخاک مذلت مریز چنانچہ بکریمہ و من شر حاسد اذا حسد

مین ارشاد ہے یعنی پناہ مانگو شر حاسد سے جب وہ حسد کرنے لگے کہ بلا شک

وقت شورش حسد کے حاسد آپ سے گذر جاتا ہے بل دین و دنیا کا غم نہین رکھتا

جو کچھ کر گذرے وہ تعجب نہین ہے لہذا خداوند کریم نے بکرم عمیم وسکی شر سے

پناہ مانگنے کا حکم فرمایا کہ مبادا امت محمدیہ اس آفت ارض وسما مین مبتلا

ہو کے تہ و بالا ہو جاوے یا یہہ بلا قہر خدا اوسکے لاحق حال نہو جاوے بیت

حرص و خواہش مرا نادان کند ٭ عقل را بے نور و سرگردان کند ٭

اور بلا شک ہم سب ہي اسلام صورت شطی شریعت ریاکار دل مردار سراپا آزار

سے سب خاص و عام دہوکا کہاتے ہین اور برباد ہو جاتے ہین کہ کسي کے

کان مین کچھہ چپکے شوشہ چھوڑتے ہین اور سبکو کسي بدبات فتنہ و فساد پر

ابہارتے ہین اور رغبت دلاتے ہین فی الواقع جسقدر خراب طینت حیوان خصلت

شریعت صورت مکار ریاکار سے مخلوق الہي انواع و اقسام کي خرابي مین

گرفتار ہو کے برباد ہو گئي اور جاتي ہے اوسقدر پاک طینت بظاہر خلاف

(۹۱)

بعض احکام شریعت سے دہوکا کہا کے خوار نہین ہوتے کہ بظاہر اول تو بے شرع کا
کوئی اعتقاد بہی نہین کرتا جو دہوکا کہاوسے اور جو کوئی کرتا ہے تو اون کے
قول وفعل عمل نہین کرتا جیسے مشہور ہے کہ بے شرع کے قول وفعل کا کیا
اعتبار ہے اور جو ظاہر وباطن دونون خراب ہین سبحان اللہ اونکا کیا
کہنا ہے کہ وہ بالکل خوف خدا سے نڈر گویا شہر اسلام سے ہی بدر ہین اونسے
سبکو ڈرنا ہے حسب ارشاد سعدی علیہ الرحمۃ کے ع ازان کو نتر
سد ز داور بترس ف اور درحقیقت آراستگی صورت حسب الحکم شرعی بعینہ
دلیل اور گواہی پیراستگی باطن اور نور ایمان کی ہوتی ہے پس بغیر پاک
طینتی کے صرف صورت شرعی چون گواہی بلا موجودگی مدعا کے کیا کام
آسکتی ہے **ابیات** چند صورت آخر ای صورت پرست ٭ زانکہ معنی
ندید صورت پرست ٭ گر بصورت آدمی انسان بدی ٭ احمد وبوجہل
پس یکسان بدے ٭ بت پرستی چون بمانی در صور ٭ صورتش
بگذار و در معنی نگر ٭ سچ ہے کہ بلندی دروازہ اور رونق بیرونی
مکان بلند بالا کی بلاشبہہ وسعت وعمدگی اندرونی اوس مکان کی ہوتی
ہے درحقیقت بخوبی خوشنمائی اور صفائی اور انواع طور کی گلکاری اور

اور نقوش نگاری زرنگاری اور اقسام کی رنگ آمیزی اور سامان دل آویزی بیرونی بھی
اوسی مکان پر ہوتی ہے جو اندر صدہا طور کی خوبی اور آراستگی سے بکمال درجہ آراستہ و پیراستہ
ہوتا ہے کہ بود و باش و خور و نوش اور ہر قسم کا عیش و عشرت اور ہر طور کی راحت و مسرت
اندر مکان کے متصور ہے اور جو باہر نقش و نگار اور اندر خوار و زار بد بودار ہوگا تو کمال بے لطف ہوگا
اور ہرگز وہ مکان کار آمد نہوگا بلکہ سنگ جگر ہو کے باعث صدہا آزار کا ہوگا کہ نہ لایق اقامت
و راحت خود ہے اور نہ قابل مہمان نواز اور عبادت خدا ہے تو اوس مکان کی خرابی ہمیشہ
صاحب مکان کو خوار و زار رکھیگی بلکہ وقت مہمان نوازی مہمان عزیز صاحب تمیز کے باعث
سخت خجلت اور رسوائی کا ہوگا کہ اوسمین نہ راحت مکانی و لطف ایمانی ہے اور نہ مسرت ۱۳۹
جسمانی اور فرحت مہمان جانی ہے لہذا اس قسم کے مکان بھی بہت کم کالعدم
از قسم نادیدہ و ناشنیدہ ہوتے ہین اسیواسطے اگلے لوگ بظاہر پیراستہ [?] و در باطن خوار و خستہ
بہت کمیاب تھے بلکہ برخلاف اسکے بعضے اپنے چھپانیکو ظاہر خراب اور باطن
بکمال آب و تاب رکھتے تھے تاکہ کوئی اونکو اہل اللہ جانکر ہر وقت نہ ستائے اور آمد و
شد اور تیر برابت [?] کی درخواست اہل حاجت سے نجات ملجائے اور اوقات خاص یاد
خدا مین خلل نہ پڑے اور ہر جا بھلائی مین انگشت نما نکرین کہ اللہ والے آپکو
چھپاتے خوار و زار رکھتے تھے کہ اہل اللہ از قسم راز خدا ہین تاکہ سوای خدا کے

اور کوئی بجانے لہذا بجز خوشنودی و محبت خالق کے ہرگز محبت و شہرت خلایق کا
خیال نہین رکھتے تھے حسب ارشاد سعدی رحمۃ اللہ علیہ **قطعہ** ندارند چشم از خلایق
پسند ؛ کہ ایشان پسندیدۂ حق بس اند ؛ مردان خدا خدا نباشند ؛
لیکن ز خدا جدا نباشند ؛ چنانچہ اس فرقہ کو ملامتیہ بھی کہتے ہین اب اس وقت
قرب قیامت مین برخلاف اوسکے ظاہر خوب آراستہ اور باطن بہ از خرابی پیراستہ
دنیا طلبت خود مطلب حسد فریب مجسم صورت شرعیہ و پرہیزگاری ظاہری کو ذریعہ
حصول دنیا گردان کے ہر جا شہرت اپنی بندگی و دینداری کی کرتے کراتے خرابی
دارین سر پر لیتے مخلوق خدا کو فریب دیتے تباہ کرتے مصداق ارشاد سعدی رح
بیت برین ای فسر و مایہ دنیا مخر ؛ جو سے خر بانجیل عیسی مخر ؛
ہوتے ہین معاذ اللہ منہا اوسے دور اور صحبت سے نفور رہنا موجب نجات دارین کا
ہے حسب ارشاد مولانا **بیت** ای بسا ابلیس آدم روی ہست ؛ پس بہر دستے
نباید داد دست ؛ **مصرعہ** ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؛
پس در حقیقت شریعت محمدی تابعداری بل بہ از جان و دل و بجا آوری جملہ
احکام جناب باری بعالم صوری و معنوی یعنی آراستگی ظاہری و باطنی کا
نام ہے پس جو صاحب حسب الحکم شرعی بظاہر آراستہ اور باطن بہ از خرابی پیراستہ

(۹۴)

دام دغا گستردہ فتنہ و فساد برپا کردہ باہم نزاع انداختہ لقمہ نجاست سود و حرام
بحلق فرو بردہ شب و روز بمحرمات شرعي در ساختہ از حکم خدا گریختہ باحکام حرص
و ہوا دل آویختہ ذائقہ لطف نام خدا ناچشیدہ کلام خدا بگوش ہوش نارسیدہ کیفیت ایمانی
از دل و جان رسیدہ ہیں اونکا اپکو اہل شریعت و دیندار سمجھنا چون دعوی بے دلیل ایسا
خوار و ذلیل ہوتا ہے جیسا کہ باطن آراستہ و بظاہر بخلاف بعض احکام شرعي
پیراستہ کا اپکو متقی جاننا بس نارو ا و نازیبا ہے خوب کہا جسنے کہا بیت
بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند ؛ تو برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی ؛
المدد المدد و احسرتاہ بحال ہمسے غافلان دنیا طلب و راز اصل مطلب کہ دل از نجاست
فسق و فجور ہمسوار و جان از ظلمت گناہ چون شب دیجور یعنی دل جو مظہر نور او ر مسند
جلوہ ظہور انوار الہي کا ہے وہ انواع نجاست حسد و بغض و کینہ سے لبریز او ر ذکر نام
خدا اور لطف کلام مولی سے درگریز ہے حالانکہ منظر انوار و اسرار حق دل صفا منزل کی ہے
حسب ارشاد جناب مولانا **ابیات** منظر حق دل بود در دو سرا ؛ کہ نظر در شاہد آید شاہ را ؛ نے نظرگاہ شعاع آن آہنت ؛ پس نظرگاہ خدا دل نیست تن است ؛
حق ہمیگوید نظر ما در دلست ؛ نیست بر صورت کہ آن آب و گل است ؛ ما درون را
بنگریم و حال را ؛ نے برون را بنگریم و قال را ؛ او ر آراستگی ظاہري جو ہوا ہے

ظاہرداری اور تن پروری کے کچھہ کار آمد نہیں تمام عمر عزیز ہم کسان بے تمیز کی
اوسکی آراستگی اور پیراستگی مین گذری اور گذری جاتی ہے مقام کمال افسوس
کا ہے **ابیات** چیست بیگانہ تن خاکی تو ؛ کز برای اوست غمناکی تو ؛
سجدہ نتوان کرد بر آب حیات ؛ تا نیابی زین تن خاکی نجات ؛ بر گمان
بگذار این مردار را ؛ خوردہ شکل شیشہ پندار را ؛ یعنی یہہ خودستائی
اور تن پروری ظاہری چون غلاف مخملی تلوار نیام ہر وقت کام ہرگز کام
آنیکی نہیں بل ہیچو ملمع تا دوری از آتش یہہ آب و تاب ہے اسیطور و نقش
و آب و تاب حیات بے ثبات ہیچون حباب خیال و خواب محض آلایش تن و
زیبایش بدن ہے کہ بعد مرگ یہی باعث ہزاران خواری و صدہا ذلت و گرفتاری کے
کا ہوگا جناب باری روز قیامت پوچھیگا کہ نقد عمر و قوت اور مال و ثروت
اور علم و ذکاوت اور چشم و گوش سراپا ہوش کو کھو کے کیا لائے اسوقت
بیہوش ہوگا اور حواس تہ و بالا ہوجاوینگے جیسا احادیث صحیحہ مین وارد ہے
اور یہہ جناب مولانا فرماتے ہین **ابیات** حق ہمی گوید چہ آوردی مرا ؛
اندرین مہلت کہ من دادم ترا ؛ عمر خود را در چہ پایان بردہ ؛ قوت و قوت
در چہ فانی کردہ ؛ چشم و گوش و ہوش گوہر ہای عرش ؛ خرج کردی چہ خریدی تو

توزفرش ۔ لہذا ہر شخص کو لازم ہے کہ قبل از مرگ ساز و برگ کار آمد وقت مرگ
کو بخوبی درست کرلے کہ پھر بجز حسرت و خواری کے کچھ حاصل نہوگا پس حسب کریمہ
سورہ منافقون یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ تا آخر ہر شخص کو
واجب و لازم ہے کہ ساز و برگ آخرت کو قبل از مرگ طیار کرلے ورنہ پھر افسوس و
حسرت کریگا اور کوئی وارث اونکا بعد ایک کوڑی ندیگا حال زمانہ کا دیکھ کر خواجہ
سعدی رحمۃ اللہ علیہ بھی گویا ترجمہ اس کریمہ کا فرماتے ہیں **بیت** برگ عیشی بگور
خویش فرست ۔ کس نیارد ز پس تو پیش فرست ۔ اور نیز جناب مولانا
بھی مذمت تن اور خواری بدن کی فرماتے ہیں **ابیات** جان ہمچو درین تن
بخلاف ۔ ہست ہمچو تیغ چوبین در غلاف ۔ تا غلاف اندر بود با قیمت
است ۔ چون برون شد سوختن را آلت است ۔ تیغ چوبین را مبر در کارزار
بنگر اول تا نگردد کار زار ۔ تیغ در زرادخانہ اولیاست ۔ دیدن ایشان
شمارا کیمیاست ۔ پس جن لوگوں کو احکام کلام اللہ اور ارشاد رسول اللہ اور
صحبت اہل اللہ سے نفرت و گریز بلکہ کثرت گناہ او ظلمت معصیت سے جام دل
لبریز ہے اور خالص ذکر اللہ سے دوری اور پرہیز اور سوا ذکر اللہ کے اور وسنے ذکر
اونکے دل آویز ہیں معاذ اللہ منہا تو وہ لوگ گویا مصداق کریمہ سورہ زمر ہوکے

برباد ہوگئے دنیا و آخرت سے کھو گئے وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَحْدَہُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ
لَا یُؤْمِنُوْنَ تا آخر ترجمہ اور جب نام لیا جاوے خالص اللہ کا تو رک جائیں دل اونکے
جو یقین نہیں رکھتے آخرت کا اور جب نام لیا جاوے اور ذکر کیا جاوے سوای خدا کے
اور ونکا تو لگیں خوشیاں کرنے بغلیں بجانے فقط پس گویا درحقیقت ساتھ اس
صفت پراگندگی اور گندگی کے وہ دل ہی نہیں حسب ارشاد جناب مولانا کے

ابیات دل تو این آلودہ را پنداشتی ؛ لاجرم دل ز اہل دل برداشتی ؛
تو ہمی گوئی مرا دل نیز ہست ؛ دل فراز عرش باشد نے بہ پست ؛
نے دل اندر صد ہزاران خاص و عام ؛ در یکی باشد کدام است آن کدام ؛

چنانچہ آخر آیہ سورہ ق بھی اوسکی گواہی دیتی ہے لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ
اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَہُوَ شَہِیْدٌ یعنی بیشک قرآن شریف میں نصیحت و ہدایت ہے
اوس شخص کو جو دل رکھتا ہے اور حکم حاکم حقیقی کو بگوش ہوش سنتا ہے یعنی
حکم قرآنی کو خوب سنتا بدل مانتا عمل کرتا ہے ورنہ نصیب لطف ایمانی اور ہدایت
جانی کے انسان اور حیوان برابر ہے کہ ہر جاندار بھی دل رکھتا ہے حسب ارشاد جناب
مولانا **ابیات** گر بجسم مشت گل محرم بدی ؛ پس نبی آدم مکرم کے بدی ؛
غیر فہم و جان کہ در گاو و خر است ؛ آدمی را عقل و جان دیگر است ؛

مگر یہہ نعمت ہزارون خاص و عام مین ہر کسی کو حاصل نہین ہوتی ہے حسب ارشاد

جناب مولانا مرقومہ بالا **بیت** نے دل اندر صد ہزاران خاص و عام ٭ در یکی

باشد کہ ہست آن کدام ٭ اور فی الواقع حسب ارشاد کریمہ دل وہ ہے جو الفت دنیا سے

نفور او صحبت بد سے دور او محبت خدا مین چور اور نور ایمان سے معمور اور ہر زبان با لسنہ

ذکر اللہ جاری یا ور ہر دم آمد و شد دم از قسم نفس شماری ہے اور اس قسم کے مضامین

بدل کاری ور ہر دم زبان پر طاری اور ساری ہین **قطعہ** مرا از خود برآورد ست

و بیخویش ٭ چو بوی گل برون از سینہ ریش ٭ دلے دو ہیچو خون در گل نشستہ ٭

دلے چون خاطر بلبل شکستہ ٭ اور جو اتفاقا کسی اہل حال شریعت صورت

پاک سیرت سے کوئی امر حال قال مین خلاف شرع صادر ہو جاے تو او حضرات کی

فقیری ظاہر آراستہ او باطن بزر اخسلاقی پیراستہ حسب مرقومہ بالا کے اوسکو سند نہ پکڑین

اور مخالفت احکام شرع کو فقیری گمان نکرین کہ اسکو چر توحید کہتے ہین معاذ اللہ منہا

بیت قدم باید اندر طریقت نہ دم ٭ کہ اصلے ندارد دم بے قدم ٭ بلکہ

اونکو معذور رکھین اور اونکے حال سے درگذر کرین کہ احکام شرعی حالت ثبات

و قرار عقل مین جاری اور ساری ہوتے ہین جیسا کہ جناب مولانا سر حلقہ اہل

حال حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رح کے حال مین و قرار ملتے ہین ایسا

(۹۹)

چون پری غالب شود بر آدمی ٭ گم شود از مرد وصف مردمی ٭ از او رفته پری خود

او شده ٭ ترک بے الہام تازی گو شده ٭ چون پری را این دم و قانون بود ٭

کردگار آن پری خود چون بود ٭ پس خداوند پری و آدمی ٭ از پری کے باشدش

آخر کمی ٭ **ف** یعنی خلاصہ عقیدہ معتقد سراپا ادب کا یہہ ہے کہ جو بات سماع

کمال اہل حال کی اپنی سمجھہ مین نہ آوے تو اونپر اعتراض و بدگمانی نکرین بلکہ اپنی کم فہمی

گمان کرین کہ درحقیقت بہت باتین اور کیفیتین ایسی ہین کہ ہر اہل قال و حال کے خیال مین

نہین آتی ہین تو کیا وہ بے اصل ہوجاتی ہین مگر ہان یہہ دولت فروتنی اور نفس کشی بھی ہر

کس و ناکس کو حاصل نہین ہوتی جبتک کہ فیضان صحبت کاملان ایمان سے کچہہ حاصل نہین

ہوتا ہے خصوصًا بعض منسوب بعلم و فضل نا واقف از ذائقہ مذاق حالی و ایمانی تا بعد ار

خواہش نفسانی کہ یہہ خوشتین را اپنی خودی و قسمت ستمہا مین ہین چالاک و چست

حقیقت مین اپنی زار و سست بندا ہین مٹے جاتے ہین لہذا لطف باطنی اور

مذاق حالی کو مٹاتے جھٹلاتے ہین اور اسکو بیہودہ ان اور کامل ایمان جانتے ہین علم

تحقیق ایسے لوگونکے اہل حق کے ساتھ علم حجاب اکبر کہا ہے حسب ارشاد جناب مولانا

ابیات صد ہزاران فضل دارند از علوم ٭ جان خود را می ندانند این ظلوم

ای بسا عالم ز دانش بے نصیب ٭ حافظ علم است آنکس نے حبیب ٭

تو ہمہ دانی بجوز و لا یجوز ؛ خود نمیدانی کہ جوری یا عجوز ؛ قیمت ہر کالہ
میدانی کہ چیست ؛ قیمت خود را نمیدانی کہ چیست ؛ قیمت
خود ندانی احمقیست ؛ این روا و آن ناروا دانی تو لیک ؛ تو روا یا ناروائے
بین تو نیک ؛ جان جملہ علمہا اینست و این ؛ کہ بدانی من کیم
در یوم دین ؛ اور سب سے بڑھ چڑھ کر یہ بلا پر جفا چون عارضہ خارش
و وبا سراپا ایذا ہر مرد و عورت میں لاحق ہوگئی ہے کہ شب و روز ایک دوسرے کو
برے کام سکھلاتے بھلے بات چھوڑتے باہم فتنہ و فساد کی آگ اور ادھر کی بات ادھر
لگاتے اور کار خیر میں نہ خود دیتے ہیں نہ اور کو دینے دیتے ہیں بلکہ صدہا نفاق تفرقے
چھوڑتے باہم فتنہ و فساد برپا کرتے کراتے ہیں اور اسی طرح اور کہ ساتھ ایسے
کردار بد اطوار کے آپکو پرا مسلمان باایمان جانتے ہیں معاذ اللہ منہا کہ درحقیقت
یہ سب عادات بد اطوار منافق بدکردار مستحق عذاب نار کے ہیں کہ جنپر سخت مار دھاڑ
جوتی بیزار اور صدہا طور کی پھٹکار احکام پروردگار میں جابجا موجود ہے معاذ اللہ منہا
چنانچہ در پارہ دہم آخر سورہ توبہ اَلْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ تا آخر میں بھی جناب
باری نے کس طور سے خواری بصد بیزاری اس فرقہ خوار کی ارشاد فرمائی ہے
کہ بکمال خوف سے بدن کانپتا ہے اور دل تھراتا ہے دل جگر پانی سا بہا جاتا ہے

بیت سنو دیسے ذرا حکم قرآنی :: جگر چھیر کا پان ہوتا ہے پانی :: خداوند
کریم اس آفت و ذلت و خواری ناگہانی اور بلای ناگہانی سے ہر کلمہ گو کو بچاوے اور
روز حشر و نشر کے ہرگز نہ شرماوے بلکہ اپنی محبت کا مزہ چکھاوے اور گروہ منافقین بیشتر
شیاطین میں شمار نہ فرماوے آمین ثم آمین یعنی منافقین مرد و عورت سبکی ایک
چال ہے سکھاوین بات بری اور چھوڑاوین بات بھلی اور بند رکھیں اپنے مٹھے بھول گئے اللہ کو
سو وہ بھول گیا اونکو تحقیق منافق وہی ہین بیحکم وعدہ دیا اللہ نے منافق مرد
اور عورتوں اور منکروں کو دوزخ کی آگ کا کہ پڑے رہین اوسمین یہی بس ہے اونکو اور
اللہ نے اونکو پھٹکارا اور اونکو ہے عذاب برقرار فقط مقام حیرت عبرت اور خوف کا ہے (۱۰۳)
فاعتبروا یا اولی الابصار کہ اس قسم کے منافق بدکردار کس سزا و پھٹکار کے سزاوار
ہوئے اول اونکو خدا کا بھولنا دونوں جہان کی خواری اور روسیاہی دوسرے
عرش و فرش میں بدکار و فجار مشہور ہوئے تیسرے ہزار ذلت و خواری ہمراہ کافروں کے
دوزخ میں پڑے چوتھے لعنت پڑی پھٹکارے گئے پانچوین عذاب الہی میں گرفتار ہوئے
پس وای برحال حسد پیشہ فساد انداز پیشہ امت محمدیہ با شعور پر فتور از رحمت خدا دور اور محبت
دنیا مغرور و از نعمت جنت نفور کہ حسب کریمہ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ
کے شب و روز اس قسم کے کاموں میں مشغول کچھ خوف خدا سے کچھ لحاظ رسول گویا

بزمرہ مغفلان ناری شامل ہوگئے اور مستحق انواع عذاب و عقاب پروردگار کے ہوچکے
اور ہنوز برادہ بیدار ہوجاتے ہیں معاذاللہ منہا ہان اگر تابعداری جناب باری اور خیر خواہی
برادران دینی بدل کرتے اور باہم بھلائی کی رغبت دلاتے اور احکام قرآنی مثل ادای نماز
و زکاۃ وغیرہ سامان رونق ایمانی بجالاتے اور الفت و محبت دنیا میں نہ پھنس جاتے اور ظلمت
و تاریکی دلی میں نہ گم جاتے موافق ارشاد جناب مولانا رحمۃ اللہ علیہ **بیت** خلق را بسنگ
کہ چون ظلمانی اند ؛ در متاع فانی چون خانی اند ؛ تو بلاشک سب لذت و خوبی
دارین سے بہرہ حاصل کرتے اور جنتی ہو کے ہزاروں قسم کی عزت و راحت پاتے جیسا کہ نیز کریمہ
آیہ بالا میں ارشاد ہے اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ تا آخر یعنی ایمان والے مرد و عورت باہم
دوستی رکھتے رغبت دلاتے ہیں بھلائی کی اور نفرت کراتے ہیں برائی سے اور قائم رکھتے
ہیں نماز کو اور ادا کرتے ہیں زکوۃ اور تابعداری کرتے اللہ کی اور اوسکے رسول کی یہی
گروہ ہے قریب ہے کہ رحم کریگا اونپر اللہ اور اللہ زبردست حکمت والا ہے
وعدہ کیا ساتھ ایمانوالوں کے مرد اور عورتوں سے بہشت کا جنمیں بہتی ہیں نہریں ہاکرینگے اونمیں
ہمیشہ اور مکان ستھرے اور عمدہ رہنے کے باغوں میں اور رضامندی اللہ کی
بہی سب سے بڑہ چڑہ کر مراد ملنی ہیں باتی یہی ہے سلم کریمہ سورہ احزاب ۲۲ پارہ وَمَا كَانَ
لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ اَمْرًا تا آخر ہر مرد و عورت ایمانوالے کو واجب لازم ہے

کہ جملہ احکام قرآنی کو بدل ڈالیں اور اوپر چلیں اور ہرگز کسی حکم الٰہی کے خلاف نہ چلیں
بلکہ نماز روزہ حج زکوٰۃ ارکان اعظم ایمان واسلام سے جانکر کبھی نہ چھوڑیں کہ کفر واسلام
کسی کی پیشانی پر نہیں لکھا بلکہ نماز روزہ کرنیسے کفر واسلام میں فرق ظاہر ہوجاتا ہے
اور ترک کرنیسے فرق اسلام وکفر میں نہیں رہتا ہے جیسا کہ جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وصلہ درمیان کفر واسلام کے نماز ہے یعنی بغیر
عذر شرعی کے ایک نماز ترک ہونیسے اسلام کفر میں مل جاتا ہے معاذ اللہ منہا
پس گویا درحقیقت باعث مدہوشی اور خدا فراموشی اور شب وروز کثرت گناہ
بیہودگی اور ہر قدم بفسق وفجور ہم آغوشی و ہر قدم مشغولی دربازی ولہو سازی کے
گروہ گمراہ مخلوق الٰہی کا یہی ہے کہ بکمال غفلت ونادانی یل وگردانی از احکام
قرآنی اور بیدینی اور ہوسرانی اور مشغولی بامور شیطانی سے جانتے ہیں
کہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو واسطے کھانے پینے سونے کھیلنے کو دنیا کے پیدا کیا ہے کہ نہ ہمارا
کوئی پوچھنے والا ہے اور نکوئی حساب لینے والا جو چاہیں سو کریں اور ہر قسم کے
عیش اڑائیں گویا مثل شتر بے مہار او بیکار ہر دم آزاد کے ہیں جیسا کہ آیۃ آخر سورۃ
مومنون پارہ ۱۸ افحسبتم انما خلقناکم تا آخر اور نیز آیۃ سورۃ قیامہ ۲۹ پارہ
ایحسب الانسان ان یترک سدی تا آخر میں ارشاد ہے ترجمہ آیۃ اول

یعنی تم خیال رکھتے ہو کہ ہمنے تمکو بنایا کھیلنے کو اور تم ہمارے پاس پھر نہ آوگے ف

یعنی آدمی کی غفلت شعاری اور گنہگار ہیکے حسب الحکم جناب باری بظاہر گویا یہی

دو سبب معلوم ہوتے ہین کہ اول اپنی پیدایش واسطے کھیل کود کے جانتا ہے

اور روز قیامت خدا کے پاس جانا اور حساب و کتاب ہونا امر یقینی نہین جانتا ہے

ورنہ جو اسس او ڈر جاتے گناہ کرنا بھول جاتے دویم موافق ترجمہ کریمہ دو صم سورہ

قیامہ یعنی آدمی جو حضرت کو بھول گیا محبت دنیا پر بھول گیا جو چاہتا ہے

سو کرتا ہے شاید خیال کرتا ہے ہمیشہ جیتا رہیگا بے قید فقط اور فی الواقع پہچان اور نشان

آدمیت سے گذر جانے اور بخصلت حیوان درآنے ان بصورت انسان و بعادات

حیوان کا موافق آیات بالا کے یہی ہے کہ غلبہ عادات شیطانی اور زیادتی

معاملات نفسانی کا اوپر حالات انسانی کے یہانتک ہوجاے کہ دل و جان سے

یکقلم لطف و مزہ ایمانی اور کان سے قطعاً دہیان اور شنوائی حکم الہی اور قرانی

اور زبان سے اثر و نشان نام و کلام مالک حقیقی کا بالکل جاتا رہے بل الیٰ محو

و سہو ہوجاے کہ ہر دم و قدم شیطان علیہ اللعن کا دم بھرنے لگے حسب کریمہ

پس جب آدمیت سے گذر گئے اور حدود احکام قرانی[سلہ] ۲۸ پارہ سورہ مجادلہ مین گواہی

دیتا ہے استحوذ علیہم الشیطان فانسہم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطان الا ان

سلہ خدا سی نکل گئی تو بلا شک گروہ وہ بیس پر شیطان کا بنگئی بس خوب جانلو کہ ہشیار انیہ کالا یازی ہار اداریں مین ہی گروہ شیطانی ہی جیا کہ حکم قرانی

إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ چنانچہ بخوبی دیکھو کہ عبادت کا یہہ حال ہے
کہ اول تو کچھہ ذکر فکر ہی نہیں اور جو کچھہ کہیں کچھہ جیسا چاہیے تو دل تک پہنچے
زبان پر کچھہ ہے پس ایسی عبادت اور بندگی جو موجب گندگی اور پراگندگی دل ہے
کیا کارآمد ہے موافق ارشاد جناب مولانا **ابیات** برزبان تسبیح و در دل گاؤ خر
اینچنین تسبیح کے دارد اثر :: برزبان الحمد و اکراہ درون :: از زبان تلبیس
باشد یا فسون :: ای دل از کین و کراہت پاک دار :: وانگہان الحمد خوان چالاک
شو :: بلکہ دینداری اور حق پرستی پاک طینتی اور درست معاملگی کا نام ہے
تو اول صفائی دل از نجاست و گندگی حسد و بغض و کینہ وری درکار ہے (۱۰۶)
بعدہ رونق افزا ہونا نام پروردگار کا خود آشکار ہے اور معاملات کا وہ
حال ہے کہ سوای دغابازی اور فریبی و خلف وعدگی کے راست معاملگی
کچھہ سروکار ہی نہیں سچ تو یہہ ہے کہ سوای تسبیح برای نام کے بجز جھوٹ کے
کچھہ کام سچ سے نہیں حالانکہ بجز یہہ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ تا آخر
در پارہ نہم شروع سورہ انفال مین گویا مدار ایمانداری کا اوپر درست معاملگی
اور راستروی کے ٹھیرایا ہے یعنی ڈرو اللہ سے اور درست کرو معاملات باہم کو
اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اگر ہو تم ایمان والے پس

صاف معلوم ہوا کہ ایمانداری شرط باہم صلح اور درست معاملگی اور ہزار جان بجا آوری
حکم جناب باری اور اطاعت رسول کریم ہے پس جو حضرات شب و روز باہم فتنہ و
فساد برپا کرتے رہتے ہیں اور سوای بد معاملگی اور جھوٹ و دغابازی اور خلاف وعدگی
اور کوئی کام نہیں رکھتے تو وہ حسب الحکم بالا کے اسلام و ایمان سے ہاتھ دھو دیں
استغفر اللہ پاموافق آیۃ ۲۸ پارہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا فوراً بہ زاری گریہ
و زاری و صدہا اشکباری کے سچی پکی توبہ بجناب باری کریں تا حسب کریمہ اِنَّ اللّٰہَ
یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا کے البتہ جملہ گناہ سے پاک صاف ہو جاویں اور آفت
و عذاب قیامت سے نجات پاویں کہ اللہ بہت بڑا بخشنے والا مہربان ہے سبحان اللہ (۱۰۷)
سچی پکی ایماندار وہی ہیں جو معاملات باہمی کو پاک و صاف رکھتے ہیں اور بد معاملگی کا
نام بھول کر بھی زبان پر نہیں لاتے بلکہ ہر دم و ہر قدم خیر خواہی باہمی کرتے کراتے
فتنہ و فساد سے دور بھاگتے اور حکم قرآنی سے سخت کانپتے تھراتے پورا
تولتے ہیں جیسا کہ بکریمہ سورہ ہود و سورہ رحمن و سورہ ویل للمطففین الذین وغیرہ
ارشاد ہے یہ نہیں کہ باٹ لینے کے اور ہوں اور دینے کے اور ہوں جیسا کہ اس وقت
میں یہ بلا قہر خدا مردم آزار ہر کوچہ و بازار بلکہ اندر باہر گھر گھر پھیل رہی ہے
بچاوے اللہ تعالی ہر کلمہ گو کو اس طوفان برباد کن سامان اسلام و ایمان سے

آمین ہان ساتھہ اگاہی یا ہنسی کے زیادہ لینا اور تولنا کچھہ مضائقہ نہین بلکہ
خریدتے ترکاری وغیرہ مین ناحق ریزی جھگڑنے کا حکم ہے ہان اگر مثلاً
ایک شخص کچھہ ٹہراتا خریدتا ہے اور دوسرا اوسمین دخل دے یا قیمت بڑھا کر
اوس چیز کو لے تو البتہ یہہ امر ناجائز ہے چنانچہ یہانتک لکھا ہے کہ اگر وقت
نماز جاتا ہے اور پانی بیچنے والا ایسی ضرورت جانکر گران دیتا ہے تو اختیار ہے
کہ پانی بقدر وضو خریدے یا یہہ تیمم نماز ادا کرے گو بظاہر یہہ باتین چھوٹی ہین مگر
از راہ عذاب کثیر ہین حسب کریمہ پارہ ۳۰ وَمَن یَعمَل مِثقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَرَہٗ
اور طرفہ یہہ ہے کہ عوام کیا بلکہ خواص بھی معاملات اندر باہر سے غافل ہین
گویا اصلاً حکم قرآن عالیشان ۲۸ پارہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِینَ اٰمَنُوا قُوْۤا اَنفُسَکُم وَاَہلِیکُم
نَارًا تا آخر وغیرہ کریمہ اونکے کان وزبان ہی تک نہین پہونچا ورنہ ٹھیک سچ
بولتے پورا تولتے جھوٹ کے نزدیک نجاتے نہ کسیکو جانے دیتے درحقیقت نام کے
مسلمان صورت حیوان خصلت بنگئے ہین حسب ارشاد جناب مولانا **ابیات**
آنچہ مے بینی خلاف آدم اند ٭ نیستند آدم غلاف آدم اند ٭ گر بصورت
آدمی انسان بُدے ٭ احمد و بوجہل پس یکسان بدے ٭ بلاشک
ہمسے ہی خرابی عبادات اور تباہ معاملات ہوتے تو رونق دین و آئین

[illegible] ترجمہ جو شخص کرے گا ذرہ برابر برائی دیکھے گا اوسکو [illegible]

ترجمہ

اے ایمان والو بچاؤ اپنے تئین اور اپنے گھر والونکو عذاب نار دوزخ سے ۱۲

یہہ نہین کہ آپ تو نماز گزار رہین اور گھر والونکو ہرگز تاکید نماز نہین کرتے بس ایسی نیکی کا بھی عذاب گھر سے ہی نجات پاؤ گے ذریعہ گھر والونکی گرفتار عذاب ہوگے بس ہر شخص کو فرض ہی کہ گھر والونکو نماز سکھاوے اور سب احکام شرع تعلیم کرے تو شاید عذاب آخرت سے نجات پاوے [illegible]

جناب رحمۃ للعالمین کے از فرش تا عرش و از مشرق تا مغرب چون آفتاب عالمتاب

کیونکر باآب وتاب ہوتی **نظم** نام کے ہمسے جو ہوتے دیندار ؛ نام

حق ہرگز ہوتا آشکار ؛ دینداری کیا کسیکا نام ہے ؛ بلکہ ہمسے نام دین نام ہے

دینداری نام اسکا ہے سنو ؛ حکم حق سے ایکدم غافل نہو ؛ یاد حق مین

ہر گھڑی رکھے قدم ؛ جب تلک ہے زندگی اور دم مین دم ؛ بلا شک

حسب کریمہ سورہ نور ۱۸ پارہ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ تا آخر درحقیقت مرد مردانہ وہی ہی

جنکو سوداگری اور خریداری وغیرہ امور دنیاداری کے کسی حال مین یاد خدا او

ادای نماز و زکوۃ سے غافل اور باز نہین رکھتے درحقیقت یہی مطلب ہے دل بیار

دست بکار کا کہ طالب مولی ہر دم بیاد خدا تازہ دم رہتے ہین اور دست و پا سے

امور ضروری متعلقہ بھی انجام دیتے ہین بخوبی کوشش کرتے ہین دیکھو سبحان اللہ

اللہ والا یہہ گروہ والا شکوہ صحابہ کرام اور اہلبیت عظام اور اولیا باحترام

کا ہے کہ جنکی تعریف مین کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ جابجا ناطق ہے

اللہ اللہ صحابہ کرام نے کیا کیا جان و مال براہ خدا بحکم و محبت رسول خدا قربان کر کے

آفتاب عالمتاب احکام قرانی و ارشادات رسول ربانی سے از غرب تا شرق

روشن کردیا اور آوازہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا از فرش تا عرش

(۱۰۹)

پہونچا دیا جیسا اہل بیت عظام نے بکمال جان نثاری بحکم جناب باری بسبب آب
و تاب ایمانی و ثابت قدمی کے در معرکہ کربلا جہان مصیبت و بلا مین دین مردہ کو از سر نو
زندہ اور جلا دیا اور غازہ سرخروئی دارین سے چہرہ حال و مال کو رونق افزا کر دیا چنانچہ
جناب مخدومی حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا عمدہ رباعی جو دلربائی مین
خاصیت کہربائی رکھتی ہے فرمائی ہے **رباعی** شاہست حسین و بادشاہست

حسین ؛ دین ہست حسین و دین پناہست حسین ؛ سر داد و نداد دست
در دست یزید ؛ باللہ کہ بنای لا الہ ہست حسین ؛ علی ہذا القیاس
اسی طور تابعین و تبع تابعین و علماء دین و عرفای کاملین اپنے اپنے وقت
و فوق بخشش آئین و دین متین ہوتے آئے ہین چنانچہ مفصل حال ان سب
اہل کمال و دیندار کامل کا کتب دینیہ مین بجای خود موجود ہے اس مختصر مین
گنجائش نہین مگر ہان بطور قطرہ از دریا بکریمہ سورہ توبہ وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ تا آخر و بکریمہ سورہ مجادلہ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ تا آخر
و بکریمہ سورہ حدید يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ تا آخر و بارشاد جناب
مولانا سراج عرفا اکتفا مناسب ہے ترجمہ آیۃ اول یعنی جو لوگ قدیم ہین پہلے
وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو بعد اونکے آئے نیکی کے ساتھ اللہ ان سے

راضي اور وه الله سے راضي ترجمهٔ آیتہ دوئم یعنی اي محمد ہرگز نپاوگے تم کسیکو پورے
یکے ایمان والونسے کہ وہ محبت یا صحبت پکڑین اون لوگونکي جو مخالف ہوئے الله و رسول سے
اگرچہ یہہ لوگ بڑے اونکے باپ یا بیٹے یا بھائي یا کنبے والے ہون اسواسطے کہ ان کامل
الایمان کے دل صحبت مخالف خدا و رسول سے بس نفور او محبت خدا و رسول مین چور رہے
غور سے معمور ہو گئے او فیضان غیبي سے چون دریا اوبل گئے سو داخل کریگا الله باغون مین
جنکے نیچے نہرین بہستي ہین ہمیشہ رہین اونمین الله اونسے راضي اور وه الله سے راضي یہہ ہے
خالص گروه الله کا جان لو جو خالص گروه الله کا ہے وہي ہن بہشتي مراد دلي کو پایا ہے
(۱۱۱) ترجمہ کریمہ سوئم یعنی اي محمد جسدن دیکھے تو ایماندار مرد و عورتونکو دوڑتے چلے
ہي روشني اونکے آگے اور اونکے داہنے خوشخبري ہے تمکو آجکے دن باغ ہین جنکے نیچے
نہرین بہستي ہین سدا رہین اونمین یہي ہے بڑي مراد ملني اور جناب مولانا فرماتے ہین **ابیات**
راستحان در تابش انوار خدا ۞ بے ہم پیوستہ نے از ہم جدا ۞ طالبان در راه
حق خون خورده اند ۞ بندگي و جان نثاري کرده اند ۞ لاجرم در بندگي سلطان
شدند ۞ معني خلق جهان ایشان بدند ۞ هرکه با ایشان نشیند یکدمے ۞
روز محشر او کجا دارد غمے ۞ منزل او بر زبان اولیاست ۞ در دل شان
روز و شب یاد خداست ۞ پس اسوقت مین بعد غور بسیار او تلاش بے شمار

بل حسب بیان انقیا و ابرار تجربہ کار کے بظاہر باعث خرابی عبادات او بربادی معاملات اسلام کا یہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ اول تو خدا کا خالص ذکر کرنیوالے اور بکوشش ہوش سے والے بہت کمیاب از قسم بزرگان در گور اور بزرگی در کتاب ہیں بل ہر دو فریق سستی خود پرستی و حرص آوری و فریبدہی برای حصول مال و منال دنیوی چون سراب و نقش بر آب کے ہر دم بیتاب اور دل کباب ہیں بلاشک حرص و ہوا بندہ خدا کو برباد کرتے دنیا و اخرت سے کھو دیتی ہے سب ارشاد جناب مولانا

نظم حرص و شہوت مرد را احمق کند ؛ عقل را بے نور و بے رونق کند

این نمردانند و اینہا صورت اند ؛ کشتگان اند و مردہ شہوت اند ؛ وقت

خشم و وقت شہوت مرد کو ؛ طالب مردی دوانم کو بکو ؛ کو درین دو حال مردی

درجہان ؛ تا فدای او کنم امروز جان ؛ ترک خشم و شہوت و حرص آوری

ہست مردی و رگ پیغمبری ؛ ورنہ بحالت طہارت قلوب افسردہ از نجاست

صفات گندہ و پراگندہ آلودہ حسب مرقومہ بالا کے بحکم کریمہ ﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ و بکریمہ سورہ والذاریات ۲۷ پارہ ﴿وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ﴾

کے بلاشبہہ برکت تلاوت کلام خدا اور سنے ذکر اللہ کے جملہ خرابی ظاہری و باطنی سے نجات پاتے اور مستحق انواع قسم رحمت الہی کے ہوجاتے کہ بلاشک

(۱۱۴)

ذکر اللہ اور بندگی خدا الکم از پائی صاف نہین جو ناپاک او گندگی صفات گندہ
قلوب پراگندہ کو نہ مٹاوے اور نیز نسیم سحری سے کم اثر نہین جو غنچہ دل
افسردہ پژمردہ کو چون گل شگفتہ اور خوشبودار نکردے اور آئینہ زنگ خوردہ
جان اور دل مردہ عصیان قوامان کو نہ جلا وے کہ **ابیات**

ذکر حق پاکست چون پاکی رسید ٭ رخت بربندد برون آید پلید
چون درآید نام پاک اندر دہان ٭ نے پلیدی ماند و نے آن دہان

اور جو کہین کسی فرقہ کہین وہہین مین کچھ چرچہ ذکر اللہ بطور وعظ و نصیحت
مخلوق خدا ہے تو عجب طور کی خرابی برپا ہے یعنی ایک جہان کو آفت
سودخواری و بدکاری و فریبی و دغابازی و دروغگوئی اور حسد آوری
وغیرہ مین گرفتار ہے اور وعظ مسائل مختلف غیر ضروری کا ہوتا ہے کہ جسکے
کہنے سننے کی ہرگز ضرورت نہین بلکہ بعض ذکر سے بیدینی بڑہ گئی اور رونق
دین گھٹ گئی انواع و اقسام کی خرابی برپا ہو گئی جیسا کہ بخوبی سب پر ظاہر
ہے کہ آتش نفاق و خودپسندی و حسد و بغض و کینہ وری نے تمام جہان کو
جلا کے برباد کردیا بلکہ حسد و بغض و کینہ سے تمام عالم کا سینہ بھر دیا چنانچہ
خوانندہ ناخوانندہ مین عجیب غریب طور کے فتنہ و فساد برپا ہین کہ جنکا بطریق تحریر

والیتہ باہم دشنام دہی ہے اور کہین روبرو سخت گفتگو بے آبرو ریزی ہو رہی ہے

حیا ڈر باید اگر بحالت غضب و غصہ کی آنحضرت پر غالب ہوتی تو کونسی بات ہے جو کلام

باہم اور تقریر مناسب سے درست نہین ہو سکتی درشت کلامی کیا کام ہے چنانچہ جابجا

قرآن مجید مین نرم کلامی کا حکم ہے باہم کیا ساتھ کفار کے بھی سخت کلامی کا حکم

نہین ہے جیسا حضرت موسی علیہ السلام کو جب فرعون کی ہدایت کو بھیجا تو فرمایا

کہ ای موسی کہو اوسکو بات ملایم مبادا سخت کلامی سے برہم ہو جاسے چنانچہ ارشاد ہے

فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا پس اگر یہ حضرات حسب کریمہ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ کے تابعدار حرص و ہوا کے

نہو جاتے تو چون کسان بازاری ہرگز باہم خواری وزاری نفرماتے سچ ہے بیت

سے بدوستی از نفاق خیزد ٭ دولت ہمہ ز اتفاق خیزد ٭ افسوس

صد ہزار افسوس بحال برادران دینی کہ ناحق خلش افزای باموراسلامی

وایمانی کے ہوگئے گویا غافل از حکم قرآنی ہین جیسا کہ بکریمہ سورہ حجرات إِنَّمَا

الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ تا آخر مین ارشاد ہے یعنی ایمان والے باہم

بھائی ہین پس کرادو آپسمین فقط یا شاید بباعث گندگی اور تاریکی دلی کے اصلا دنیا

اور کان ہی نہین کئے ایسے احکام قرآنی پر سننے اور عمل کرنے کا کیا ذکر ہے سماعت

سے ہا دل ڈرتا جگر کانپتا ہے کہ مبادا کہین وعید شدید احکام قرآن مجید کے

مصداق ہوجائیں جیسا کہ ہر دو کریمہ سورہ محمد مین ارشاد ہے کریمہ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ
أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا یعنی کیا دھیان نہین کرتے قران مین یا اونکے دلو پر قفل
لگ رہے ہین اور کریمہ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ تا آخر یعنی وہ گروہ ہے
جسکے دلپر مہر کردی اللہ نے اور تابعدار ہوگیا اپنی خواہشو کا فقط سچ ہے اگر کان
دھیان سے حکم خدا سنتے یا اونکے دلو پر قفل نہ لگجاتے اور تابعدار حرص و ہوا کے
نہو جاتے تو دیدہ و دانستہ کیون خواری دارین مین گرفتار ہو جاتے حسب ارشاد
جناب مولانا بیت حرص و خواہش مر دانا را کند * عقل را بے نور
و سر گردان کند * سبحان اللہ درست ہے جب مریض کو پروای علاج
نہو اور حکیم کو مرض معلوم نہو تو مریض کی صحت پانیکی کیونکر امید قطع نہو کہ مرض
کچھ اور ہے اور علاج کچھ اور بھلا کہین درد سر کو صندل یا دور کر سکتا ہے
یا درد پا کو لیپ مفید ہو سکتا ہے اسیواسطے گویا ارشاد کریمہ ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ
بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ تا آخر جو خطاب جناب رسالت مآب کو ہے اور در حقیقت
ہدایت جملہ ہدایت نماؤ فرمائی ہے عالم دانا فہیم صاحب طبع سلیم اہل سوجھ
بوجھ درست فہم مصلحت اندیش نصیحت فرما ہدایت نما کو مثل حکیم حاذق صاحب
تجربہ ہونے پر گویا ہے یعنی ای محمد میرے بھولے بھٹکے بندونکو بکمال حکمت عملی

اور دلدہی اور شیرین کلامی سے میری راہ حق پر بلاوا اور بخوبی سمجھا کر سب برائی
چھوڑاو فقط بس بالشک عالم وانا مصلحت فہم ہدایت فرما کو اول وہ برائی
جسکے سبب سے صدہا برائیان پیدا ہوتی ہین بخوبی دریافت کرنا جون
حکیم حاذق مرض تشخیص کرتا ہے بعدہ بکمال نرم کلامی اور شیرین بیانی کے
سمجھا کر تدبیر او کھاڑنے جڑہ سب برائیون کی کرتا اور راہ حق پر لاتا ہے جیسے نسخہ
مناسب تجویز کرکے دوا شیرین اور خوشبودار دیکر فکر ازالہ سبب امراض کی کرتا ہے
کہ دل عاشق جیسے خوشبودار اور جگر فریفتہ شیرے سے مزہ دار ہے پس فی الواقع جیسا کہ
عارضہ زکام اُم الامراض زبان زد ہر خاص و عام ہے کہ اسکے عارض لاحق ہونے سے
چند عارضہ اور لاحق ہو جاتے ہین لہذا اوسکو ام الامراض کہتے ہین اور اوسکے
دفع ہونے سے تب عارضہ عارضی مثل سرخی چشم اور درد چشم اور خشکی زبان اور
بدمزگی دہان وغیرہ بھی ازخود دور ہو جاتی ہین اسیطور حب دنیا دلسے دور ہونے مین
جو سب اور سب برائی کی ہے جملہ امراض دلی مثل حسد بغض فریبدہی کینہ وری
وغیرہ برائی کہ یہہ سب بدبو نجاست محبت دنیا دردلسے پیدا ہوتی ہین کہ جسکی
گندگی نے دلکو گندہ اور پراگندہ کردیا فوراً ازخود دفع ہو جاتے ہین چنانچہ
بارمیہ سورہ فرقان ارایت من اتخذ الٰہہ ہواہ تا آخر خداوند کریم رحیم حکیم

[illegible] منہ

قدیم نے بنظر غایت شفقت و عنایت خود بدولت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے

ادمی کی ہدایت سے جو نشہ مستی خود پرستی مین مدہوش ہو کر بالکل مٹگیا اور آدمیت سے

گذر گیا اور بندہ حرص و ہوا کا ہو گیا بحال لطف باز رکھا کہ ایسی حالت شدت گمراہی و

نہایت ضلالت و خرابی کے گویا صریح علامت سخت بیماری مقدمہ ہلاکت ہے یعنی

باعث عدم حصول صحت ہدایت و علاج نصیحت و ہدایت کے ہے تو ہدایت و نصیحت کرنا

ناحق تکلیف اوٹھانا ہے پس یہہ امر بھی بعینہ تائید اوسکی کرتا ہے کہ جب مرض مریض بہیچ

درجہ ثالث دِق کے لاعلاج ہو گیا اور اچھے ہونیکی امید قطع ہو گئی تو حکیم حاذق صاحب

تجربہ کامل اوستاد اطباء کل اور دیگر اطباء کو بھی اوسکے علاج سے باز رکھتا ہے

کہ ناحق سبکی بدنامی اور سبکی ہو گی کہ اس مریض کی صحت کی امید نہی جیسا کہ جناب

مولانا گویا ترجمہ اس کریمہ کا فرمانے مین **بیت** با چنین نگار کوتہ کن سخن ؛ احمدا

لم یوبی بالکبر کہن ؛ اور نیز بجرمیہ سورہ فاطر ۲۲ پارہ وما انت بمسمع من فی القبور

مین ارشاد ہے یعنی ای محمد جسنے اپنی خواہش نفسانی اور ہوا پرستی مین آپکو مٹا دیا

اور جی کی چاہ کو اپنا معبود اور خدا ٹھیرایا بل ہر دم حکم ہوا مین اپکو مشغول ہوا اور ملی

پس جب وہ ہماری حکم اور خدائی سے باہر ہو گیا تو تمہاری ہدایت اور نصیحت کو

کب خیال مین لاویگا اسواسطے کہ جو ہمسے جدا جائیگا وہ تمہین سمجھینگا پس آپ

مجھ تمھاری نصیحت اور ہدایت ایسے شخص کو کارگر نہو گی جسکے دلپر سیاہی گناہ کی چھا گئی
اور آب و تاب روشنی ایمانی کی طلب اوسکے دلسے بالکل جاتی رہی بلکمال نفرت دولت
ایمانی اوسکے جی مین سما گئی گویا اوسکا دل مر گیا اور درصورت جسمانی مثل قبر مین دفن
پا گیا اب تم اوسکی ہدایت کے حال خیال سے درگذرو تا حق تکلیف ناگوار کو گوارا نکرو فقط
بلا شک جیسے قدر و منزلت جسم کی جان سے ہے ویسی ہی قدر و قیمت جان کی آب و تاب
ایمان اور انوار تجلیات خالق انس و جان سے ہے جیسا کہ ارشاد حضرت مولانا اس جا پر
شہادت خوان بل بعینہ ترجمہ کریمہ اون عالیشان کا ہے **ابیات** ہمچنان کے
قدر تن از جان بود * قدر جان از پرتو جانان بود * گر بودی جان زندہ بے
پرتو کنون ہو ہیچ گفتے کافران را میتون * جناب صاحب تفسیر فتح العزیز نے
بھی لکھا ہے کہ جہان بدی مثل بیلی کے رونق پا جاتی بل مثل سبزہ دلکو بھا جاتی
ہے حتی کہ جب کوئی وہان نیک بات کہے تو اوسکے خلاف کرین بلکہ ضد سے اور دونی
بدی عمل مین لاوین تو ایسی حالت بکمال شدت ضلالت مین ہدایت اور نصیحت
کرنا گویا گمراہی اور ضلالت زیادہ بڑھانا ہے پس یہہ حکم بھی عالم دانا ہدایت فرما کر
مثل حکیم حاذق ہونیکے فرماتا ہے اور حکم کریمہ سورہ ق فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ
يَّخَافُ وَعِيْدِ بھی اس امر کی تائید اور تاکید کرتا ہے یعنی جو مریض اچھا ہونیکا

توخواہ مخواہ خواہان علاج ہوکے طبیب کے گرد ہوکے اوسکے کہے پر چلیگا اور ہر گز بدپرہیزی
نکریگا تو بلاشک طبیب بحال توجہہ دلی اوسکا علاج کریگا غالبًا معالجہ طبیب ایسے
مریض کو مفید ہوگا چنانچہ اور بہت سے کلام خالق علام اس کلام کی تائید
کرتے ہین کہ سوجھہ بوجھہ درکار ہے جیساکہ سورہ قمر مین ارشاد ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ
فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ یعنی تحقیق آسان کیا ہمنے کلام اللہ کو واسطے سمجھنے اور نصیحت پکڑنے کے پس
کوئی ہے سمجھنے والا اور نصیحت لینے والا درحقیقت سمجھہ درست باعث انواع خوبی
اور خیر کثیر کا ہے اور ناسمجھی موجب انواع خرابی دینی اور دنیوی کا ہے جیساکہ
کریمہ سورہ بقر ۳ پارہ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا مین ارشاد ہے یعنی
جسکو سمجھہ درست ملی اوسکو بہت خوبی ملی خلاصہ یہہ ہے کہ جسقدر خرابی معاملات
دینی اور عبادات ایمانی مین برپا ہوئی اور ہوتی ہے قصور معاف حسب ارشاد
اہل تحقیق صاحب تجربہ تلاش فرمائے احوال ہر صاحب حال وقال کے یا تو
بباعث کوتہ اندیشی یا نافہمی یا دنیا طلبی یا خودنمائی حضرات واعظ ہدایت
فرمائی ذات سے ہوتی ہے کہ ضرورت کسی مسائل کی ہے اور بیان کسی مسائل کا
فرماتے ہین اور طمع دنیا ویکو بھی زیادہ عمل مین لاتے ہین بالکل توجہی اور بے پروائی
اور کج ادائی اور بغور نہ سننے اور نہ سمجھنے احکام الہی دیگر مخلوقات بندہ حرص و ہوا کے

سبب سے ظہور مین اتی ہین یعنی نہ کہنے والے بخلوص و اتباع حکم خدا کرتے ہین

اور نہ سننے والے بشوق دل بگوش ہوش سنتے ہین جیسا کہ بالا کلام خدا

بھی اس دعا پر گواہی دیچکا ہے پس اللہ تعالی ان صاحبونکو ایسی بلا خرابی سے بچاوے

بچاوے اور دیگر مخلوق الہی کو اونکی گشتی و دنیا طلبی مین نہ ڈبا دے بلکہ توجہ

دلی احکام الہی بطور للہی کہنے کی ہدایت فرما کو ہدایت فرماوے اور سننے والونکو

بگوش ہوش سننے اور عملکر نیکی توفیق زیادہ عطا فرماوے اور حق او رباطل جانے کی تمیز

تمیز عنایت کرے امین ثم آمین سبحان اللہ صل علی افضل التحیۃ والثنا

اسیوجہ سے گویا جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم رسول ربانی حکیم روحانی منقبو

ربانی کریم رحیم موصوف بکریمہ حریص علیکم بالمؤمنین رؤف الرحیم نے واسطے

دور ہونے جملہ امراض دلی اور دفع فرمانے نجاست قلبی بحکم محکم یوم لا ینفع مال

ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم کے کیا خوب یہہ نسخہ قوت بخش ارکان روحانی

رونق دہ سامان لوازم ایمانی زینت افزای کیفیت باطنی زنگ زدای آئینہ

جانی قاطع اصول خطرات نفسانی قامع بنیاد فریب وساوس شیطانی موافق

مصداق کریمہ فیہ شفاء للناس حکم قرانی کے حب الدنیا راس کل خطیئۃ

وترک الدنیا راس کل عبادۃ کا تجویز فرما کر کس لطف سے گرفتاران امراض لا علاج

(۱۲۰)

ولی تن پرور کا کہ مبادا مصداق کریمہ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ کے ہو جائیں عمدہ
علاج فرمایا گویا مردہ لان زندہ تن کو جلایا بلکہ ہمہ تن محو شدہ در آرایش
بدن اور زیبایش تن کو صدمات دروفی اور آفات ایمانی سے بچایا اور آئینہ
قلوب خراب خستہ زنگ زدہ نے از سر نو جلایا یایعنی محبت دنیا کی ساری برائیونکی
جعر اور سر ہے جیساکہ ترک حب دنیا تمام عبادات کا سر ہے بلاشبہہ سچے نبی
کا ارشاد سچا ہے کہ جبتک نجاست حب دنیا جی سے نجائیگی ہرگز بدبو گندگی
حسد بغض کینہ وغیرہ کی سینہ سے نجائیگی اور رونق انوار الہی کی بواسطہ
عبادات اور خیرات اور امر نیک کرنے اور سننے سے جی مین نہ آئیگی گو بظاہر (۱۳۱)
از حد عبادات اور خیرات مبرات کرین اور تمام عمر وعظ و نصیحت سننے
مین گزارین اور تقوی طہارت کا دم بھرین خوب کہا جسنے کہا رباعی

حب دنیا جسکے دلپر سرد ہے ؛ راہ مولی مین وہی تو مرد ہے ؛
جسم اوس انسان کا غم سے پاک ہے ؛ جسکا دل راہ خدا مین خاک ہے ؛

یعنی محبت مال در دل بلاشک وبال ونکال دنیا و آخرت ہے جیساکہ جناب
مولانا بھی فرماتے ہین بیت آب در کشتی ہلاک کشتی است ؛ آب
اندر زیر کشتی پشتی است ؛ یعنی آب یعنی در کشتی موجب بربادی کشتی اور

خرابی سامان کشتی ہے اور زیادتی آب زیر کشتی باعث تیز روی کشتی ہے
پس دل مومن مثل اور مال حلال مانند آب زیر کشتی ہے پس اثر محبت مال کا دین
بلاشک باعث بربادی دل اور سامان دل ہے نہ صرف کثرت مال حلال جب اوسکی
محبت دل میں ہو موجب وبال ہے بلکہ زیادتی اوسکی موجب نجات از وبال و نکال
دنیا و آخرت اور باعث صدہا راحت و فرحت دارین کا ہے حسب کریمہ
سورہ بقر ۳ پارہ مثل الذین ینفقون اموالہم تا آخر یعنی جو کوئی مال حلال اپنے
بہ نیت خالص راہ خدا میں ایک چیز دیگا اوسکے بدلے سات سو بلکہ بیحد و بیشمار
پائیگا چنانچہ جناب مولانا گویا ترجمہ حدیث شریف کا فرماتے ہیں بیت (۱۳۲)
مال را کز بہر دین باشی حمول ؛ نعم مال صالح خواندش رسول
گوشت بر اسب صالح اور برتن کو بھی خراب کر دیتا ہے جیسا کہ برتن بودار
میں ہر چیز خوشبودار بھی بودار ہو جاتی ہے لہذا اول برتن کو بخوبی قلعی دار
اور پاک صاف کرتے ہیں بعدہ اوسمیں عمدہ چیز پکانے اور رکھنے اور کھلانے
کا قصد کرتے ہیں اسیواسطے اللہ والے اول برائی دل مثل حسد بغض وغیرہ
چھوڑاتے ہیں بعدہ نام خدا لینے کا طریقہ تعلیم کرکے کراتے ہیں پس درحقیقت
نماز پنجگانہ بخلوص دل ادا کرنا گویا پانچوقت برتن دل کو بخوبی صاف کرنا ہے

(۱۲۴۳)

تاکہ نور ایمانی وسمین بخوبی رونق افروز رہے اور لذات باطنی کا ذائقہ بخشے یا جاروب
غبار ذنوب روب سے کہ بغیر صفائی کے نہ مکان قابل نشست و برخاست و مہمان
نوازی کے ہوتا ہے اور نہ دوکان لائق اسباب رکھنے اور رونق دینے سامان کے
ہوتی ہے جیساکہ کریمہ سورہ آل عمران ۴ پارہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب و
والحکمۃ تا آخر مین ارشاد ہے یعنی رسول پاک کرتا ہے اونکو گناہ سے اور صاف
کرتا ہے اونکے دلونکو برائی کی گندگی سے اور سکھاتا ہے اونکو کتاب اور حکمت فقط پس
درحقیقت غلبہ حرص و ہوا کا آدمی کو باولا بناکے سب معاملات ایمانی اور عبادات
بدنی کو برباد کردیتا ہے جیساکہ کلام الہی مین جابجا ارشاد ہے اور کلام جناب
مولانا نیز اس مدعا پر گواہ ہے **ابیات** باد در مردم ہوا و آرزوست

چون ہوا بگذاشتی پیغام ہوست ؛ از ہوا ہا کے رہی بے جام ہو ؛
ای ز ہو قانع شدہ با نام ہو ؛ تا ہوا تازہ ست ایمان تازہ نیست
کاین ہوا جز قفل آن دروازہ نیست ؛ تازہ کن ایمان نہ از گفت زبان ؛
ای ہوا را تازہ کردہ در نہان ؛ چنانچہ ہزارون نماز گزار دل آزار بدکردار

صدہا طور کی گنہ کاری مثل سود خواری بدکرداری مردم آزاری اور حسد آوری
اور چوری و دغابازی اور شراب خواری وغیرہ برائیون مین گرفتار ہین

پس درحقیقت سبب اوسکا یہی ہے کہ اونکے جی سے اب تک لذت کی حسد و بغض وغیرہ
ہوس برائی اور خواہش نفسانی وغیرہ برائی نہین نکلی اور آب و تاب ایمانی و
بندگی کی دلمین ہرگز نہین آئی گو مسلمان نمازی کہانے لگے ابھی تک اونکے
دلمین لذت لطف ایمانی اور کیفیت حکم قرانی کی ہوا بھی نہین لگی مومنین ایماندار
ہونے کا کیا ذکر ہے جیسا بکریمہ سورہ حجرات ۲۶ پارہ قَالَتِ الْاَعْرَابُ
اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوا تا آخر مین فرق ایمان و اسلام مین بخوبی فرمایا ہے اور
نیز بکریمہ سورہ توبہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ تا آخر اول از حد شفقت
فرمائی نبی کریم امت محبوبہ پر بخوبی جتائی بعدہ امت کو اس رغبت
تابعداری بجناب حبیب رحیم کے دلائی درحقیقت یہہ بھی کیا خوب اہل ہدایت
کو طرز ہدایت و رہنمائی کی ہدایت فرمائی کہ بلا شک جبتک اول اعتقاد کامل
بدل بجد مت نصیحت فرمانے کہنا ہیچ نقش دل نہو گا ہرگز ہدایت و نصیحت اوسکی
کارآمد و مفید نہوگی چنانچہ اللہ صاحب نے تمام کلام مجید مین اول
کلمات شفقت آمیز محبت خیز ایما نوازے فرما کر بخوبی اپنی شفقت جتائی
اور کما حقہ اونکے دلونمین اپنی عظمت اور محبت بٹھائی بعدہ بھلائی کرنیکی
رغبت دلائی اور برائی سے نفرت کرائی اور بلکہ بکریمہ سورہ آل عمران ۴ پارہ

وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ تا آخر مین انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور بکریمہ سورہ

طہ ۱۶ پارہ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا تا آخر مین حضرت موسی اور حضرت ہارون علیہما

السلام کو نرم دلی اور شیرین کلامی اور دلدہی کا حکم فرمایا چنانچہ جبیبکہ بکمال شفقت

فرمائی اور عرق ریزی انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بکریمہ سورہ یوسف

۱۳ پارہ وَمَا اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ وغیرہ برای حق نمائی اور ایمان آوری

بحق امت مرحومہ کے ظہور مین آئی کسی نبی نے اسقدر محنت اور شقت واسطے ہدایت

اپنی امت کے نہین اوٹھائی چنانچہ تھوڑی مدت مین از مشرق تا مغرب روشن

ہوجانا تمام جہان کا آفتاب عالمتاب ہدایت رسالت مآب سے بخوبی اسپر عادل

گواہ ہے مگر ہان جنکے مقدر مین ہدایت نتھی تو انبیا علیہم السلام کی نصیحت بھی

اور ہدایت کچھہ کارگر نہوئی ہیہ اور بات ہے کہ حسب کریمہ سورہ قصص ۲۰ پارہ

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ تا آخر نجات دینا اور جنتی کرنا کارنبی نہین ہے

بلکہ راہ حق بتانا اور نیک و بد پر بخوبی آگاہ کرنا اور جنت کی رغبت دلانا اور عذاب

دوزخ سے ڈرانا البتہ کام انبیا علیہم السلام ہے اور نجات دینا اور جنتی کرنا

کام خالق انام ہے ورنہ انبیا علیہم السلام سے کون بڑہ چڑہ کے ہدایت اور

نصیحت فرماتا تھا پھر راہ حق بتانے اور جنتی نہونے کا کیا سبب تھا پس گویا

ف جیسا عرق ریزی اور جانفشانی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارہی ایمان آوری مخلوق جناب باری کے ازحد گذری اور جیسا عالی حوصلہ آپکی بابت ایمان لانی مخلوق تو جناب باری نے از راہ کمال شفقت و عنایت اسپر بحال خاتم نبوت انحضرت کے ارشاد فرمایا کہ ای رسول اپنی جان ازحد جانباری نکرو اور اسقدر شفقت نداو بشمار کہ ان کی ہدایت کے مقدر مین ایمان نہین ہی فقط

۱۲۵

منہ

عبد الحق عفی عنہ

درحقیقت حسب کریمہ سورہ لقمان کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَیْهِ وَقْرًا کے
منافقین اور بددین نے کلام وپیام خدا کو سنا ہی نہین عمل کرنیکا
کیا ذکر ہے یعنی کان دھیان سے احکام الہی سنا ہی نہین گویا وسکے دونو
کان بہرے ہین فقط جیسا کہ تخم عمدہ زمین خراب مین ہرگز نہین جمتا
پھلدار ہونیکا کیا ذکر ہے **بیت** زمین شور سنبل بر نیارد ؛ درو تخم
عمل ضایع مگردان ؛ تو یہ نقصان نہین ہے نقصان تخم نیک کا ہے
اسواسطے کہ **بیت** زابنیا ناصح تر و خوش لہجہ تر ؛ کہ گرفت
دم شان بحجر ؛ خصوصًا از تاج الانبیا برگزیدہ ارض وسما بدر الدجی ١٢٦
شمس الضحی نور الہدی فائز معراج فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جنکی شیرین کلامی اور خوش بیانی کا شہرہ از مشرق
تا مغرب واز فرش تا عرش شہرہ افزا ہوگیا بل تاب آفتاب عالمتاب
ہدایت جناب رسالتماب سے تمام عرشی و فرشی مین روشنی پھیل گئی اور
ظلمت کفر و ضلالت کی بالکل مٹ گئی مگر تاہم کفار بداطوار اور منافق مستحق نار
نے ننگ و عار سے عذاب نار کو گوارا کیا اور ہرگز اسلام وایمان قبول نکیا
یعنی جو حسب نوشتہ ازلی شقی جبلی ہے اوسکو ہدایت اور نصیحت انبیا علیہم السلام

بھی غیر موثر ہے جیسا بالا مرقوم ہے گویا زنجیر جہالت وخود رایی کی اون کے
سر کشی مین بھر گیی اور طوق ضلالت وگمراہی کا اونکے گلے خود پرستی مین پڑگیا
اور دنیا و آخرت سے اونکو کھو دیا اور کشتی ساز وسامان ایمانی کو طوفان
خودستائی مین ڈوبا دیا حسب ارشاد جناب مولانا **ابیات** کرچہ
تا بحوش را صدمن حدید ؛ ای بسا بستہ بہ بند ناپدید ؛ بند آہن را
توان کردن جدا ؛ بند غیبی را نداند کس دوا ؛ ای عجب
این بند پنہان گران ؛ عاجز از تکسیر او آہنگران ؛ گو نظہور
معجزات باہرات باآب وتاب سے پتھر موم ہوگئے اور بخوبی کلام وپیام
کرنے لگے **بیت** سنگ بر احمد سلامی میکند ؛ کوہ یحیی را پیامی میکند ؛
مگر وہ بدبخت سنگدل ہرگز نرم دل نہوئے موافق ارشاد جناب مولانا **بیت**
زانکہ سنگ وکوہ در کار آمدند ؛ می نشد بدبخت را بکشادہ بند ؛
مگر ہان حضرات نصیحت فرما کو بھی پر ضرور ہے کہ اول خود بھی حسب کریمہ
سورہ طہ ۱۶ پارہ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا تا آخر عامل
حسنات اور تارک سیات بخوبی ہوکے استحقاق حق نمائی اور ہدایت
فرمائی کا اپنے اندر پیدا کرین بعدہ بندگان خدا کو کما ینبغی راہ

۱۲۷

حق تعالی نے کا قصد فرمایئن یعنی ای رسول حکم کرو اپنے گھر والونکو نماز کا اور تو بھی
اوسپر خوب قائم اور دائم رہو فقط کہ در حقیقت او سوقت ہدایت کرنا زیبا
اور لطف تامل باعث انواع نفع خلق اللہ اور تاثیر تام کا ہے ورنہ چندان مفید
نہین ہان اگر صاحب مادہ کو جو ہر ایک کے کلام سے فائدہ ہوتا ہے یہ اور بات
ہے چنانچہ حسب کریمہ بالا جناب مولانا بھی ہدایت فرماکو ہدایت فرماتے ہین
بیت آسمان شو ابر شو باران ببار ؛؛ ناودان بارش کند نابد بکار ؛؛
یعنی جبتک جان وزبان نجاست جھوٹ و دغا فریب سے کسب سے
پاک نہوگی کار آمد نہوگا بیان اور ہدایت کرنا اوسکا کوئی زیادہ کو اور نصیحت
فرماتا ہو کہ پرنالہ جو بہت زور سے چلتا ہے کون اوسکے تلے آتا فائدہ لیتا ہے
اور بھی عتاب حکم کریمہ پارہ اول اَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ
سے نجات پاتا ہے یعنی بے عمل لوگ حکم کرتے ہین لوگونکو بھلائی کا اور بھولتے
ہین اپنی جانونکو **ف** یعنی جب گھر والونکی ہدایت مین پہلے خود بخوبی فرمانبرداری
حکم پروردگار کا ہونا ضروری ہے تو اور غیر کی ہدایت بغیر خود عامل کامل
بکار خیر ہونیکے کب روا اور زیبا اور راہ حق نما ہوسکتی ہے آور نیز بے غرضی
وراداے احکام الٰہی سب پر بخوبی ظاہر کرنا بعینہ حسب احکام قرآنی کے لوازم
١٣٨ ف

ہدایت ایمانی بجالانا ہے کہ بلاشک اہل غرض کے کلام وپیام پر ہرگز کوئی کان و دھیان

نہیں کرتا جیسے مثل مشہور ہے اَلْغَرَضُ جُنُوْنٌ وَصَاحِبُ الْغَرَضِ مَجْنُوْنٌ چنانچہ ارشاد

کریمہ سورہ ہود ۱۲ پارہ وَيَا قَوْمِ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وغیرہ نیز

چند جا تاکید اس امر کا حکم کرتا ہے یعنی اللہ صاحب نے انبیا علیہم السلام ہدایت

فرماے خوب کھول کر کہوا دیا کہ ای لوگو ہم راہ حق بتانے کی تمسے مزدوری نہیں مانگتے

کہ مزدوری دینے والا ہمکو اللہ کافی ہے تم بلا تردد حکم حق سنو اور اوسپر عمل کرو

اور فکر مزدوری میں حکم خدا سے غافل نہو تا کہ عذاب دوزخ سے نجات پاؤ اور جنت کی

(۱۲۹) لذت اوٹھاؤ چنانچہ اسی سبب سے علما سلف نے مزدوری امر الٰہی پر جائز نہین رکھی

مثل قرآن مجید تعلیم کرنے اور علم دین پڑہانے اور امامت نماز کرانے اور اذان دینے

وغیرہ بات نیک بتانے کی کہ باستدلال اس قسم کی آیات سے اونکے نزدیک

مزدوری لینا امور الٰہی مرقومہ بالا وغیرہ احکام الٰہی پر جائز نہین مگر ہان علما خلف نے

بطور حیلہ شرعی کے جائز رکھی ہے یعنی علم دین سکھانیوالا بہ نیت خالص کرلے کہ

مین للہ سکھاتا پڑھاتا ہون اور سیکھنے والا بہ نیت خالص کرلے کہ مین للہ اونکی

خدمت کرتا ہون اسواسطے کہ زمانہ سابق مین باعث زیادتی رونق اور

شوکت اسلام کے صدہا طور کی خدمت اور رعایت اہل علم وفضل اونکے بابت

بتانے والے کی ہوتی تھی تا زیدہ وہ بات باقی نہ رہی اور قصد دین اور ہیندا
اور امر نیک بتانیوالوں کی ہمت گئی بل بالکل جاتی رہی تو علما خلف نے ایجاد صورت
حیلہ شرعی کی نکال کی فرسیئے جواز مزدوری امور للّٰہی مرقومہ بالا کا دیا کہ مبادا
طریقہ ہدایت و نصیحت کا جہاں سے جاتا رہے اور دروازہ اس سے جاری کا
بند ہو جاوے کہ علما اور ہدایت نما کمال ضعف اسلام سے منتشر غیر باہر کے
از حد بینوا اور عاجز اور بہ ہیئت و با ہو گئے ہیں اس واسطے یہ صورت حیلہ شرعی کی
نکالی اور رونق و زینت لوازم و احکام اسلام کی بڑھائی رحم کرے اللہ تعالیٰ
انپر کہ تھے حق پرست اور رونق کن اسلام تھے سبحان اللہ کس لطف سے (۱۳۰)
صورت مدد معیشت اہل ہدایت کی جو باعث رونق و زینت اسلام و ایمان تھی
نکالی اور کس خوبی سے مخالفت حکم شرافی مذکورہ بالا سے جان بچائی گویا مضمون
اس مصرعہ کا ادا فرمایا مصرعہ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار بلاشک
مصداق ارشاد فیض بنیاد جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم عُلَمَاءُ اُمَّتِي
كَاَنْبِيَاءِ بَنِي اِسْرَائِيل کا یہی گروہ والا شکوہ ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میری امت کے علما ربانی ہدایت نمای ہیں مانند انبیاء بنی اسرائیل
کے ہو نگے خلاصہ یہ ہے کہ امر نیک سیکھنے والا تا مقدور خود خدمت گذاری امر

نیک بتانے والے کی بطور للہ کوتاہی نکرے کہ موجب اجر عظیم کا ہے اور
جناب واعظ صاحب امر نیک بتانیوالے بھی ہرگز چندان نفع دنیا کا دلمین
خیال نرکھین کہ بغیہ مٹھی گرم کرے اپنی زبان اور دوسریکے کان ذکر اللہ سے
گرم نکرین ہان جوکوئی ازخود خدمت کردے تو بلاتامل قبول کرین الا حصول
کمی بیشی مین ہرگز جھگڑا بل کلام نکرین کہ باہم مناقشہ مین ہرگز حیلہ شرعی
یعنی جائز ہونا مزدوری نیک کام کا ہرگز باقی نرہیگا پس حضرات واعظ کو
چاہئے کہ ہمراہ کلمات ہدایت کے اپنی دعوت کو فرض بجا لانے کو بغیر حصول
منفعت دنیا و بلا رو رعایت حاکم و اغنیا کے صاف صاف حکم خدا
بکمال خوش بیانی اور شیرین کلامی سے ادا کرین اور درشت کلامی او سخت
گوئی کو صاف گوئی اور دینداری تصور نفرما کے احکام قرآنی جو نرم کلامی
ہدایت فرما پر ناطق ہین اون آیات ایمانی دیدہ و شنیدہ کو نادیدہ و ناشنیدہ
کرکے باہم مسلمانوں مین درستی برہمی نہ ڈالین جیساکہ در ۱۵ پارہ تردیج
بکریمہ قُلْ لِعِبَادِي يَقُولُونَ تا آخر نیز ارشاد ہے یعنی اے محمد کہدو میرے
بندہ تابعدار و سنیے کہ وقت کلام باہم کے کلام ملایم و خوشگوار کا بابت
خیال رکھین مبادا اجلدی یا غصہ مین سخت و درشت بات زبان سے

نکل جاوے شیطان دشمن ایمانی اور جانی ہر وقت اسی تاک مین ہے کہ کوئی بات کسی
کی زبان سے سخت نکل جاوے تو باہم فساد کرانے کا خوب موقع ہاتھ آجاوے کہ وقت
فساد باہم یہہ کوئی نہین سنتا ہے کیسی ہی نصیحت اور بھلائی کی بات کہو اور تسلیم از
اور نیز مسائل غیر ضروری بلکہ مختلف فیہ کے بیان سے بھی جلسہ وعظ مین احتراز
کلی لازم جانین کہ مجلس وعظ دعوت عام اور ہدایت تام ہر خاص و عام ہے
اوسمین مسائل متفق علیہ کا بیان مناسب ہے نہ مسائل مختلف فیہ غیر ضروریہ کا
بیان کرنا بلکہ اس قسم کا حرف زبان پر لانا ہرگز مصلحت نہین کہ اسطور کے
بیان سے صدہا قسم کی خرابی برپا ہو جاتی ہے جیسا کہ اختلال احوال اہل خلب (۱۴۲)
و جدال ارباب جہل و قتال اسوقت کو کہا ہی اس مدعا پر گواہی ہے اور نیز اسقدر
دنیا طلبی اور خود غرضی کو کام نفرمائین کہ جہان دعوت اور نذرانہ ہو وہان
تشریف لیجاوین اور جہان نہو وہان قدم رنجہ نفرمائین کہ اسحالت مین خوف
عذاب و عتاب کا ہے نہ امید ثواب حسب حکم کریمہ سورہ بقر اول پارہ
وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا تا آخر یعنی اور نہ لو میری آیات پر مول
تھوڑا یعنی مال دنیا ناپایدار کہ مقابلہ عقبے کے بہت کم اور ذلیل و خوار
ہے بس بیچنا اور عمدہ چیز کے بدلے مین چیز قلیل اور ذلیل لینا کام بے تمیز

اور ذلیل کا ہے نہ اہل دانش اور عقیل کا مگر ہان جو شخص از خود بکمال محبت و عاجزی
کچھہ پیش کرے یا بطور سنت کے دعوت یا نذرانہ کرے تو اختیار فرمانا کچھہ مضائقہ
نہیں کہ از قسم لا ردّ و لا کدّ ہے یعنی اپنی طرف سے چندان تلاش و اصرار نہیں اور
جو از خود آجاوے تو انحراف و انکار نہیں بلکہ ادای سنت ہے حتی کہ بلا عذر
شرعی کے ایسی دعوت رد کرنا روا نہیں ہے مگر در حقیقت وای بر حال ان لوگون کہ جسن
مزدوری کا خدا ذمہ دار ہوچکا ہے پھر وہ بعوض ذکر اللہ اور ہدایت کار نیک کی جا
سائل ذلیل و خوار کے طالب درہم و دینار دنیا مردار ہر آدمی سے ہوسکے کمی بیشی
مین جھگڑین اور باہم مناقشہ کرین اور ذکر اللہ کو مثل مولی ترکاری کے سمجھین اور
سب کی نظر مین خوار و ذلیل ہون تو اس خواری دارین سے اور کیا خواری زیادہ
ہوگی فی الواقع تارک مزدوری پروردگار اور طالب درہم و دینار دنیا مردار نے
ذائقہ محبت خدا اور لطف عنایت مولی کا ہرگز نہ پایا نہ چکھا ورنہ ایسی بڑی دولت
پایندہ اور نعمت زیبندہ کو چھوڑ کر ہرگز خواستگار درہم و دینار دنیا خوار زار کے
نہوتے حسب ارشاد جناب مولانا **ابیات** ہر کہ از دیدار برخوردار شد ٭
این جہان در پیش او مردار شد ٭ چون ازان اقبال شیرین شد دہان ٭ سرد شد
بر آدمی ملک جہان ٭ مال دنیا دام مرغان ضعیف ٭ ملک عقبی دام مرغان شریف

ف

یا سائل جو کہ لذت عشقی و محبت حق کی چاٹ نہیں لگی اور وقت تک محبت نہ پائی ... اہل معرفت سے حاصل ہوتی ہے ۱۲

(۱۴۳)

تا بدانی ہر کرا ایزدان بخواند ٭ از ہمہ کار جہان بیکار ماند ٭ ہر کرا باشد ز یزدان

کار و بار ٭ یافت کار آنجا و بیرون شد زکار ٭ سوی دریا عزم کن بن آب گیر ٭

بحر جو و ترک این آب گیر ٭ پس از خرابی این دار تا پایدار تا پائی داری کر

و تاب و توان آری از عند آراز دل آزار پرہیز و بجانب رحمت و محبت الہی

دل آویز بہر حال اہل حال و قال کو ہدایت و نصیحت افعال نیک اور اقوال درست

مناسب وقت اور حال کے ہر وقت پر ضرور ہے گو طالب حق اور عامل نیک بات

کم بل کالعدم ہین الا آخر ذکر خیر کسیوقت کسی طالب خدا کے دل پر اثر کرکے

مانند تیر جگر کے پار نکلجائیگا اور لذت دنیا مردار اوسکے جی سے نکالکر ذائقہ نعمت (۱۴۴)

عقبے کا چکھائیگا چنانچہ بجرمیہ سورہ والذاریات ۲۷ پارہ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى

تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ مین ارشاد ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے یعنی

ای محمد ہمارے بندونکو ہماری یاد دلاتے عذاب دوزخ سے ڈراتے جنت کی خوشخبری

سناتے رہو کہ بے شک نصیحت نیک بات کی نفع دیگی ایمانوالونکو فقط اور جو کوئی

بیدین رخنہ اندازی کرے یا چھیڑ چھاڑ کار خیر دینی مین کرے تو بارشاد کریمہ پارہ

نہم آخر سورہ اعراف خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ

یعنی عادت کر معاف کرنے کی اور حکم کر کار خیر کا اور مونہہ پھیر لے جاہلون

(۱۳۵)

تا سمجھے سے فقط ہرگز کسی خوار زار کے قول و فعل پر خیال نکریں بل درگزریں اور دفع

دہی امور دینی سے باز نرہیں بھلا کہیں کتے بھونکنے سے مسافر سڑک چھوڑ دیتے ہیں

یا آب صافی کوڑے پیسے رکنے دیکھا ہے حسب ارشاد جناب مولانا **ابیات**

آن خداوندان که ره طی کرده اند ؛ گوش با بانگ سگان کی کرده اند

خس خسانه میرود بر روی آب ؛ آب صافی میرود بی اضطراب

کار خود کی مگذارد هر کسی ؛ آب نگذارد صفا بهر خسی

گر دو صد ابله ترا منکر شوند ؛ تلخ کی گردی چو هستی کان قند

پیر و پیغمبران شوره سپر ؛ طعنهٔ خلقان همی بادی شمر

خدمتی میکن برای کردگار ؛ با قبول و رد خلقانت چه کار

اور نیز طالب نیک بات کو بھی فرض وقت ہے کہ بلغیر خیال چال

ڈھال اور حال و قال ہدایت فرما کے جو بات اچھی سچی پکی سنے فورا

بکمال اعتقاد دلی دامن جان میں گرہ باندھے ہان بحالت شک در نیک و بد اوس

نیک بات کے اگر بطریق امتحان دریافت دیگر علما و اتقیا اہل ایقان کامل

الایمان سے بھی اوس بات کو کھرا کریں تو بہتر ہے مگر ہرگز نصیحت فرمانے کے

چال و چلن طریقہ پر بدگمانی کر کے کلام نیک کو ترک نکرے **مصرعہ**

متاع نیک ہر دکان کہ باشد :: یعنی خریدار کو اچھا سوداگر کا ہے
سوداگر او اوسکے حال بلن سے کیا سروکار ہے کہ مطلب سودے سے ہے نہ سوداگر
سے چنانچہ ارشاد سعدی علیہ الرحمۃ بھی اس مدعا پر گواہ ہے ۔ **بیت**

باطلست انچہ مدعی گوید :: خفتہ را خفتہ کے کند بیدار :: مرد باید کہ گیرد اندر
گوش :: ور نوشت است پند بر دیوار :: بیشک طالب نیک کار
نقش دیوار بل ہر خوار زار سے بھی نصیحت اور فائدہ لیتے ہیں اور اطاعت و اتباع
ہیں اور بد اطوار غیر خواستگار ذکر پروردگار کے جلسہ وعظ و نصیحت نیک کار
میں بھی بالمثل اور بیکا مثل دیوار افتادہ پڑے رہتے خوار زار رہتے ہیں اور ہرگز
کان وہ بیان نیک بات پر نہیں کرتے ہیں بلکہ درحقیقت گرفتار گناہ دوسرے کو اگر گناہ
سے باز رکھتا ہے تو پرلے سرے کی خیر خواہی ایمانی اوسکے حق میں کرتا ہے جیسا کہ
آپ ڈوبتا دوسرے کو ڈوبنے سے بچاتا ہے یعنی اپنی بیان اور اوسکی جان
بچاتا ہے درحقیقت خیر خواہی جانی بجالاتا ہے چنانچہ اکثر اوقات باعث
عدم حصول راہ حق اور نہ ملنے مردمان حقانی اور حصول دولت ایمانی بل
موجب صدہا خطرات نفسانی اور اغوای شیطانی کا بدگمانی اور ہجوم
خطرات نفسانی بھی ہوتا ہے کہ آپکو اچھا اور دوسرونکو برا جانتا ہے

(۳۶) ... مدظلہ العالی

اسواسطے اونکے قول وفعل پرعمل نہین کرتا ليس في الواقع سب سے
بڑہ چڑہ کے مانع راہ حق داني کا ہے اسواسطے کہ سب سے بڑہ کے بھلائي
اور مقدمہ نجات پانیکا یہہ ہے کہ آپکو سب سے بُرا اور سب کو آپ سے بھلا جانے
جیسا سعدي علیہ الرحمۃ ازراہ خیرخواہي برادران دیني اپنے مرشد کا
ارشاد ہدایتانقل فرماتے ہین **قطعہ** مرا پیر داناي مرشد شہاب ؛
دو اندرز فرمود بر روي آب ؛ یکي آنکہ بر خویش خودبین مباش ؛
دوم آنکہ بر غیر بدبین مباش ؛ بلاشک خودبیني مانع راہ خدابیني
ہے اور مقدمہ جملہ مقدمات آفات خدادانی اور صدمات ایماني سے
بڑہ چڑہ کے ہے معاذ اللہ منہا بچاي اللہ تعالی اس بلا سے ہر کلمہ گو کو اسیواسطے
بزرگون نے فرمایا ہے **بیت** خود را بشکن کہ بت شکستن اینست ؛
بگذر ز خودي ز قید رستن اینست ؛ چنانچہ جناب مولانا بھي ارشاد فرماتے
ہین **ابیات** صورت خود را شکستي سوختي ؛ صورت کل را شکست
آموختي ؛ بعد ازین ہر صورتے را بشکني ؛ ہمچو حیدر باب خیبر
برکني ؛ ز ترک غیر حسنش چہرہ بنمود ؛ صدای بت شکستن نام او بود
درحقیقت سبب عیب جوئي غیر کا چشم پوشي از عیب خود ہے حسب اشارہ

(۱۴۷)

جناب مولانا **بیت** غافل اند این قوم از خود بیخبر ؛ لاجرم گویند
عیب ہمدگر ؛ اب آگے چند فوائد مختلف مرام نافع ہر خاص و عام حسب
دلخواہش و اہتمام ارباب کرام ارقام ہوتے ہیں کہ قابل دید اہل دید بل از قسم نادیدہ و ناشنیدہ
ہیں گو فقیر کو موافق مضمون ان دو بیت کے ہرگز خیال ایسے قیل و قال کا
نہ تھا کہ **بیت** من قصہ سکندر و دارا نخواندہ ام ؛ از من بجز حکایت
مہر و وفا مپرس ؛ اسواسطے کہ **بیت** ناوک یار مہر او بسر دیدہ اند
عشق او در جان ما کاریدہ اند ؛

تمہید تقریر دلپذیر بشیر و نذیر حسب الحکم خبیر و (۱۳۸)
قدیر مقبول خالق مفید خلایق ؛

چونکہ در ہیولا خرابی انتہا بمقتضای عالم البشری ہوای و بای ایمان ربانی فرط
تقریط برادران ناچشیدہ والقہ مذاق جانی و نارسیدہ بلطف قرآنی
سے از حد خرابی و پریشانی برپا ہو گئی لہذا بمقتضای خیر خواہی اسلام و اسلامیان
بمشورہ و اتفاق علماء نامی گرامی شہرہ آفاق دور از آفت حسد و نفاق یہ نسخہ
نادر قوت بخش ارکان ایمان تحریر کیا شافی مطلق بطفیل رسول برحق ہر طالب

سلامتی دولت ایمانی کو اس مصیبت ناگہانی اور آفت ایمانی سے بچاوے اور رعایت

کلی عطا فرماوے آمین یارب العالمین **تقریر دلپذیر بشیر و نذیر**

بظاہر ممتنع الوجود اور محال ہونے مین شریک الباری اور مثل رسول عربی

دونون برابر ہین گو درحقیقت ممتنع اور محال ہونے شریک الباری اور مثل رسول جناب

باری مین بڑا فرق ہے کہ شریک الباری ممتنع اور محال بالذات ہے اور مثل

نبی کریم ممتنع اور محال بالغیر ہے چنانچہ فرق مابین محال بالذات اور محال بالغیر کے

صاحب فہم سلیم طبع مستقیم پر بخوبی روشن ہے اگرچہ باعتبار نہ پائے جانے

وجود خارجی دائمی کے شریک الباری اور مثل رسول عربی بلا فرق دونو برابر معلوم (۱۳۹)

ہوتے ہین چنانچہ بعض حضرات کم علم کج فہم بلکہ بعضے اہل علم صاحب فہم نے

اس مقام مزلت الاقدام سے مغالطہ کھایا ہے اسواسطے کہ معدوم الوجود دائمی ہونے

مین شریک الباری اور شریک رسول عربی یکسان ہین حتی کہ کسی صاحب نے بباعث

ممتنع الوجود ہونے شریک رسول عربی مانند شریک الباری کے دونو کو یکسان

صفات مین بھی جانکر رسول اللہ کو بھی غیب دانی وغیرہ صفات و خواص رحمانی مین

ہمثل خدا ٹھیرایا ہے معاذ اللہ منہا اور یہ خیال نفرمایا کہ مانند ذات بیچون وچگون اوس

تعالی وتقدس کے صفات اوسکے بھی بے مانند ہین ہے چنانچہ درکتب عقاید بجائے

جو مرقوم ہے کہ لَا عَینہٗ وَلَا غَیرہٗ یعنی صفات الٰہی نہ عین ذات الٰہی ہیں اور نہ غیر
ذات الٰہی ہیں یعنی علیحدگی صفات جناب باری کی ذات سے قطعاً محال
اور غیر متصور ہے پس مخلوقات کو صفات خاصہ خالق میں کیونکر شرکت متصور
ہو سکتی ہے کہ باہم ذات اور صفات مخلوقات میں مغایرت کلی اور جدائی کسی وقت
میں ضروریات سے ہے کہ ذات کو مرتبہ تقدم ذاتی کا ہے اور صفات کو مرتبہ
تاخر ذاتی کا ہے بخلاف صفات خالق کے کہ ہمچو ذات بے مثل و بے مانند اور اسکے
بے مثل اور بے مانند ہیں اور کسی صاحب نے باعث عدم احتمال مثلیت اور
نہ پائے جانے وجود مثل حبیب کریم بخیال لازم آنے عجز و نقصان قدرت قادر (۱۴۰)
مطلق خدای برحق میں محض خام خیالی کو کام فرما کر مثل رسول کریم کے
اور دیگر رسول بالفعل موجود ہونا تجویز فرمایا اور یہ لحاظ نہ کیا کہ مانع وجود مثل
نبی کریم کا حکم محکم آیۃ کریمہ وَخَاتَمَ النَّبِیِّینَ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی
وغیرہ نصوص قرآنی ہیں یا کوئی اور امر ہے پس حسب حکم محکم قادر مطلق
مانع وجود مثل رسول برحق ہے تو معاذ اللہ منہا ممتنع الوجود ہونے مثل
اور مانند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیونکر نقصان عجز نسبت قدرت
قادر مطلق میں متصور ہو سکتا ہے کہ قدرت شے دیگر ہے اور خلق و پیدا کرنا

شے دیگر ہے — چنانچہ اکثر آدمی کسی کام کرنے پر قادر ہوتا ہے اور بپاس ایفاء وعدہ سابق کے
اوس کام کو نہین کرتا ہے تو ہرگز گمان اس امر کا نہین ہوتا کہ یہہ شخص اس امر پر قادر نہین ہے
چہ جائیکہ جناب باری کہ سچا کرنیوالا تمام صادق الوعد کا ہے اور خلاف وعدہ پر نہایت
درجہ وعید شدید فرماتا ہے پس اگر برخلاف وعدہ اپنے کے کرے تو کیونکر گمان نقصان کا
اوسکی قدرت قادرہ مین ہوسکتا ہے مثلاً زید نے قصد دہلی کا کیا بکر نے کہا مین بھی آتا ہون
بغیر میرے نجانا زید نے کہا اچھا اتفاقاً بکر کو عرصہ زیادہ ہوگیا اب زید حیران ہے کہ بپاس
وعدہ نہین جاتا گو صدہا طور کے رنج ونقصان گوارا کرتا ہے پس اس مقام پر کوئی گمان
نہین کرسکتا اور نہ کہہ سکتا ہے کہ زید روانگی دہلی سے عاجز ہے پس نہ پیدا کرنے مثل رسول کریم
(۱۴۱) بپاس وعدہ خاتم النبیین وغیرہ نصوص قرآنی کے عجز قدرت قادر مطلق خدای حق مین
کیونکر متصور ہوسکتا ہے کیا اوسکا وعدہ بندہ سے بھی کمتر ہے معاذ اللہ منہا حالانکہ
خود ارشاد فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ پس عدم احتمال وجود مثل رسول کے
نہ ہرگز شرکت رسول اللہ کی خواص الہی مین لازم آتی ہے اور نہ کسیطرح کا نقصان قدرت
قادرہ قادر مطلق مین عاید ہوتا ہے عیاذاً باللہ دونو فریق نے از حد دہوکہ کھایا ہے
یا ناحق افراط وتفریط وخودنمائی کو کار فرما کے جملہ عوام بلکہ بعض خواص کو خرابی دینی مین
ڈال رکھا ہے فقط نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا گویا نہین جاتا

کہ جناب مولانا فرمودہ **بیت** جس خوانش مردانا دان کند ٭ عقل را بے قوت و
سرگردان کند ٭ حاصل کلام یہ ہے کہ جو لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو
بباعث کمال اعتقاد دلی اور نہایت درجہ گرمجوشی محبت و ارادت قلبی از قسم بلہوسی اور
خام خیالی کے بخیال کمال زیادتی عظمت و شان و شوکت اوس صاحب رسالت ختم نبوت
کے صفات خاصہ الٰہی مثل غیب دانی و رزق رسانی وغیرہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کو بھی شریک جانتے ہیں یہ عقیدہ عین کفر ہے عیاذا باللہ اور جو لوگ کہ ہمیشہ نابود ہونے
اور معدوم رہنے مثل اور مانند جناب رسالت مآب بے مثل اور بے مانند کے از راہ بدعقیدگی
اور نافہمی کے بخیال لاتم لسنے عجز و قدرت خدای برحق قادر مطلق کے مثل اور مانند رسول (۱۳۲)
رحیم جملہ صفات کاملہ اونکے ہیں اور دیگر رسول ہونا ثابت کرتے ہیں یہ محض کفر و ضلال
و زوال ایمان ہے سبحانہ اللہ تعالیٰ آمنّا بما آمن یا سے ہر کلمہ گو کو آمین سبحان اللہ جناب مولانا
جامی رحمۃ اللہ علیہ جامع علوم ظاہری باطنی نے کیا خوب جامع کلام واقع اوہام سے بحر عمیق زورق
غریق گرداب نافہمی کو ایک ہی مصرعہ نعتیہ معقول سے مادیا اور بنیاد عقیدہ حقہ کاملہ کو
بخوبی تمام قایم کردیا کہ **مصرعہ** بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ٭ یعنی مدار ایمان و
اسلام کا اسپر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا سے کم اور تمام مخلوقات سے زیادہ جانے چنانچہ
تاج المفسرین والمحدثین صاحب تفسیر فتح العزیز نے درسورہ والضحیٰ بمقام اوصاف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

تمام ان ابیات کو کمال لطف سے بیان کیا ہے گویا مضمون ختامت نبوت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو مثل نگینہ جڑ دیا ہے اور آب و تاب عالمتاب رسالت مآب کو تمام عربی و فرنگی
مثل آفتاب نصف النہار کے روشن کر دیا چنانچہ اول اوصاف با اوصاف آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم میں مفصل رقوم ہو چکا ہے فقط **فائدہ** حیف صد حیف کہ بسیارے
از طبقات کم علم دور از انصاف و عقل حتی کہ بعضے حضرات خوش فہم منسوب بعلم
و فضل بھی در فہم مطلب آیہ سورہ کہف ۱۶ پارہ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ میں بمقتضای عالم بشری یا از راہ غلطی یا خود اپنی بطوفان نافہمی غوطہ
کھایا ہے کہ طبع آزمائی کو کام فرمایا کے کہتے ہیں کہ در حقیقت آدمیت و کیفیت بشریت
اور انسانیت میں ہم سب برابر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خیر البشر برابر ہیں معاذ اللہ منہا
کہ اس قسم کے کلمات کفار بد اطوار بھی بے شمار قران مجید میں در پارہ ۱۸ سورہ مومنون
مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وغیرہ موجود ہیں اور سوای اسکے بھلا کہیں
بشر با بشر ساتھ خیر البشر بے شر کے صورتا اور تحریرا و تلفظا بھی یکسان اور برابر ہو سکتا ہے
معنا اور حقیقتا اور کیفیتا کا کیا ذکر ہے کجا ذرہ کجا آفتاب کجا القطرہ کجا کران بحر
چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛ **بیت** خیالات نادان خلوت نشین ؛ بہم میکند
عاقبت کفر و دین ؛ **بیت** صفا ہست در آب و آئینہ نیز ؛ ولیکن صفا از بیابد تمیز

(۱۴۳)

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

یعنی بظاہر تو صورت صفائی مین صفائی پانی اور صفائی آئینہ برابر ہے مگر ہان
حقیقت صفائی اور ہے اور صفائی آئینہ اور ہے چنانچہ پھول ہوتے ہین گل گلاب
باآب و تاب اور نیز دیگر پھول باتاب برابر ہین مگر ہان گل گلاب کچھ اور ہے جیسے شرمندہ
کن تاب آفتاب جناب رسالت مآب ہین اور دیگر انبیا علی نبینا علیہم السلام باتاب کچھ
اور ہین گو نبی اور رسول ہونے مین سب انبیا علیہم السلام برابر ہین جیسا کہ یہ سورہ توبہ و
فتح وصف هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ تا آخر معہ دیگر آیات بینات سے
اس عالیجاہ کے کمال آب و تاب بکماحقہ گواہ ہے ترجمہ یعنی وہی اللہ ہے بڑی عظمت اور شان
والا جسنے بھیجا اپنے رسول کو واسطے ہدایت مخلوق کے دین حق دیکے تاکہ وہ رسول (۱۴۴)
اوپر کردے اس دین حق کو غالب کو اور سب دینوں سے اور واسطے ثبوت اس عالی حقیقت
کے اسیکی گواہی کافی اور وافی ہے گو تھوڑے پرانا ئین منکر فقط اگرچہ از قسم جھجھک تا
موٹی نہ بڑی بات ہے مگر ہان از غیب عطا شدہ کو بسینہ قلمبند کرنا بہ ضرور ہے غالباً صاحب
فہم حق پسند بدل پسند فرمائین اور نیز خود پسند از نجاست بدگمانی و نافہمی پاک
ہو جاوین یعنی إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ از قسم جنس ہے جیسے حیوان اور يُوحَىٰ إِلَيَّ
فصل ہے جیسے ناطق پس جیسے افضل ہونا ذات وصفات مین نوع انسان کا
نوع حیوان سے جو از راہ جنس جملہ حیوانات ذلیل و خوار مثل بیل وغیرہ کو شامل ہے

سب پر بخوبی روشن ہے جیسا جناب مولانا فرماتے ہین **بیت** غیر فہم و جان کہ در گاو خر ہست ؛ آدمی را عقل و جان دیگر ہست ؛ ایسا ہی بلکہ زائد اس سے افضلیت اور مقبولیت جناب خاتم رسالت بلکہ ہر صاحب کرامت اور ولایت جو کمتر از ذرہ اوس آفتاب رسالت مآب کے ہین ہر ی نوع انسان سے از عرش تا فرش سب پر بخوبی ظاہر اور باہر ہے تو آنحضرت معدن نبوت کے عالی درجہ اور بلند مرتبہ ہونیکا کیا ذکر ہے کہ وہ سرور عالم فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیا علیہم السلام سے بھی افضل و اشرف بنی نوع انسان ہین نیز افضل ہین چنانچہ مولانا بھی فرماتے ہین **بیت**

باز غیر عقل و جان آدمی ؛ ہست جانی در نبی و در ولی ؛

پس اسی صورت مین فضیلت اور مقبولیت اکمل اوس جان جہان داروی ایمان رتبہ اعلی فائز مدارج فکان قاب قوسین او ادنی فخر انبیا علیہ افضل التحیۃ والثنا کہ مطلق نوع انسان و بشر سے جو گویا از قسم جنس ہے کرورون درجہ بلکہ بعید و بے عد مرتبہ ہر کس و ناکس پر روشن تر از آفتاب روشن ہے مگر ہان اگر کوئی تاریک دل گم کردہ منزل اوس افضل رسل برگزیدہ جز و کل محبوب خدای عزوجل کا عالی رتبہ نہ سمجھے اور تاب دید اوس آب و تاب آفتاب عالمتاب کی نہ لاسکے تو یہہ اور بات اور ہے کہ ہرگز اس سے اونکی عظمت اور افضلیت مین معاذ اللہ سرمو کچھہ نقصان نہین آتا **بیت** گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمہ آفتاب را

ف کہ جتنا کہ اہل ایمان بھی ہر کس و ناکس ... تو آنحضرت ... افضل ہوئے تمام انبیا علیہم السلام سے بھی ... جیسا جناب مولانا فرماتے ہین **بیت** ... ۱۲

چہ گناہ است ؛ اور بلاشک سنگدلی اور سیاہ قلبی بہ خواز از فرا فیتہ محبت دنیا مردا لی
مانع دیدار تاب دار رسول مختار مقبول پروردگار ہے **بیت** سست بینا ئیکہ شب
جولان کنند ؛ کی طواف مشعل ایمان کنند ؛ درحقیقت جبکہ اصل دید باعث
نقصان اور فتور درحقیقت دید کے لایق دیدار انوار پروردگار کے نہو تو وہ بلاشک
وشبہہ معذور اور مجبور بلاقصور ہے جیسے چمگادڑ کہ روشنی افتاب سے اوسکی انکھہ ہی نہیں
کھل سکتی ہے دیکھنے روشنی کا کیا ذکر ہے اسیواسطے اللہ والے جو دولت آفتاب انوار جناب
رسول مختار سے بے نصیب اور محروم ہیں اونکو بھی برا نہیں سمجھتے بلکہ اونکے حال پر اختلال پر کمال ملال اور
تاسف فرماتے ہیں کہ یہہ لوگ بڑی نعمت سے محروم ہیں قابل رحم ہیں اور خود ظاہر ہے کہ بیمار گرفتار ۱۴۶
عارضہ بخار کو لذت مٹھائی اور لطف ترشی سے کیا سروکار ہے جیسے گندہ دماغ کو سیر باغ
اور چشم حسد سے رسیدہ کو روشنی چراغ حسد گونہ ناگوار ہے اور درحقیقت مشابہت افضلیت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ انسان کے صرف صورت افضلیت رسول الثقلین
جہان پر انسان میں ہے نہ حقیقت افضلیت میں رتبہ کجا حقیقت و اصل افضلیت
رسول مقبول ہر دو جہان پر انسان کجا افضلیت انسان بر حیوان کہ فرق زمین تا
آسمان کا ہے **مصرعہ** چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛ جیسا مولانا فرماتے
ہیں **نظم** گر بدیدے حس حیوان شاہ را ؛ پس بدیدے گاو و خر اللہ را ؛ نیز فہم و

باز غیر عقل ∴ آدمی را عقل وجان دیگر است ∴ وفهم وجان که در گاو خر است
وجان آدمی ∴ هست جان در ولی و در نبی ∴ گر بصورت آدمی انسان بدے
احمد و بوجہل پس یکسان بدے ∴ آن یکی شیر که آدم میخورد ∴ وان یکی شیر که آدم میخورد
ناکسان را دیدهٔ بینا نبود ∴ نیک و بد در دیدشان یکسان نمود ∴ همسری با انبیا
برداشتند ∴ اولیا را همچو خود پنداشتند ∴ گفت اینک ما بشر ایشان بشر ∴
ما و ایشان بستهٔ خوابیم و خور ∴ این ندانستند ایشان از عمی ∴ هست فرق
درمیان بے منتہی ∴ این خورد گردد پلیدی زو جدا ∴ وان خورد گردد همه
نور خدا ∴ این خورد زاید همه بخل و حسد ∴ وان خورد زاید همه عشق احد ∴ ۱۴۷
اور جو کہ دین محمدی بعد دین عیسوی کے ظاہر ہوا اور بعضے عیسائی بمقتضای عالم بشری
یا بواسطہ وساوس شیطانی یا خطرات نفسانی یا نافہمی از حکم ربانی کی
حضرت عیسی کو حسب کریمہ آخر پارہ ۶ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ
ابْنُ مَرْيَمَ وایضا کریمہ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ونیز کریمہ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ
انْتَهُوا خَيْرًا لَكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ ۵ خدا اور بعضی خدا کا
بیٹا کہتے تھے اور بعضی تین خدا کہتے تھے ایک خدا حقیقی کو اور ایک حضرت عیسی
علیہ السلام کو اور ایک روح القدس کو اس واسطے خدا نے برحق نے سب کے کلمات

اور کفر کو رد کر کے فرما دیا کہ معبود برحق وہی اکیلا خدا ہے پاک ہے اولاد سے اور
دو تین ہونے اپنے مثل سے تمہارے تئین یہی بہتر ہے کہ ہرگز تین خدا اور عیسی کو بیٹا خدا کا
نکہو کیونکہ یہہ کفر صریح اور شرک قطعی ہے معاذ اللہ منہا بلکہ حضرت عیسی بندہ اور رسول خدا
کے ہین لہذا خداوند کریم حکیم و رحیم نے ازراہ کمال عنایت و غایت شفقت بحال امت
محمدیہ کہ مبادا اون بدعقیدہ کے کفر اور شرک کی ہوا بس انہین بھی آجاسے اور یہہ بجا
بدگمانی ارسکے دلمین ایسی سما جاسے کہ پھر نکلنا اوسکا دشوار ہو جاسے تو آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو ارشاد کیا کہ ای محمد کہدو اپنی امت سے کہ تجکو ہرگز خالق اور خدا سمجھا نہو
بلکہ مخلوق و بندہ خدا ہون مثل اپنے سمجھو خبردار ہرگز تجکو خدا اتسو یکرو بلکہ کبھی ۱۴۸
یہہ کلمہ زبانپہ نلانا کہ یہہ شرک قوی ہے اور شرک سے خدا بہت بیزار ہے کہ مستحق انواع
عذاب نار ہے فقط اسیواسطے کہا ہے مصرعہ نہ بخشیگا خدا مشرک کو مطلق
جیسا کہ یہہ سورہ نسا پارہ ۵ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک
لمن یشاء ترجمہ یعنی اللہ تعالی ہرگز نہ بخشیگا شرک کرنیوالیکو اور سوا اوسکے اور کیسا ہی
گنہگار ہو اوسکو بخشیگا فقط ارشاد ہے ہان بیشک ہمارا مالک خالق مطلق وہی ایک
خدای برحق ہے کوئی اوسکا شریک نہین اور سوا اوسکے اور کسیکی بندگی و پرستش وا نہین
چنانچہ اسی قسم کی ہدایت ازبکو سمجھے نبی آخر الزمان اور خاتم الانبیا بنایا اور بکرمہ سورہ

۱۰

(۱۴۹)

۱۱

والنجم وغیرہ فاوحی الی عبدہ ما اوحی تا آخر انواع اور اقسام کی رحمت و
عنایت اور وحی مجھ پر نازل فرما کر سب اہل شرف سے زیادہ مشرف و ممتاز فرمایا
لہذا جملہ انسان کامل الایمان بلکہ سب انبیا علیہم السلام اور تمام ملائکہ مقربین سے بھی
بدرجہا اعلی و اشرف و افضل ہوں اگرچہ صرف مشارکت صورت جسمی اور تحریر
اسمی کے شراکت ساتھہ ہر آدمی کے بھی رکھتا ہوں نہ بعنوان حقیقت انسانی و کیفیت
روحانی کے جیسا بالا مذکور ہے ف۱ اور جناب باری نے بلفظ قل آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اسواسطے تنبیہ فرمایا اور خود گمراہونکو گمراہی سے باز رکھا کہ جو کوئی ازراہ
کمال اعتقاد دلی یا خوشامد ظاہر کے کسیکی نہایت درجہ تعظیم کرتا اور غایت مرتبہ کے
الفاظ تکریم کہتا ہے تو اوسکی غرض اصلی کمال خوشنودی اور رضامندی شخص
ممدوح کی ہوتی ہے مگر جب وہ ازراہ ناخوشی منع کر دیتا ہے کہ خبردار ہرگز ایسے کلمات
و تعریفات ہمیں نہ کہنا ورنہ ہم بہت ناخوش ہونگے بلکہ سزا دینگے تو یہ شخص بلا زعم
یا معتقد عزیز ہو یا قریب دوست ہو یا خیرخواہ ہرگز اوس قسم کے الفاظ بھولکر بھی
زبان پر نہیں لاتا اور جو سوای ممدوح کے کوئی اور منع کرتا ہے تو ہرگز باز نہیں آتا
اس خیال سے کہ اگر ممدوح ایسی تعریف و تعظیم سے ناخوش ہوتے تو خود منع
کر دیتے ف۱۱ بلا شک بحث و کلام امور ناجائز شریعت غرا میں کرنا باعث انواع

فائدہ [illegible]

خدا کی واسطے بہت بیجا ہے کہ بحث و کلام کرنا ذات و صفات خالق کائنات اور
آنحضرت اشرف موجودات اور مشاجرات باہم صحابہ بابرکات اور مسائل جبر و اختیارات
وغیرہ امورات غیر ضروری شرعی میں کہ جسمیں شارع نے بحث و کلام کرنا اور دلائل
عقلی کے دخل دینے کو قطعاً منع فرمایا ہے سراسر موجب ضلال و زوال ایمان و
اسلام کا ہے چنانچہ بہت گروہ علما و حکما سابقین کی کشتی نافہمی اور عقل آرائی
کی اس گرداب میں ایسی ڈوبی کہ پھر تیہ و نشان نہ لگا کہ کہاں گئی کہاں گئی
بیت درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار • کہ پیدا نشد تختہ بر کنار • جیسا کہ
سرآمد علما و فضلا سرخیل اتقیا و صلحا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ العزیز نے بھی (۱۵۰)
اس قسم کے کلمات سے منع فرمایا ہے القصہ دیکھو کہ بحث در ذات و صفات جناب
سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات میں بدولت کج فہمی کسان نافہم اور خیالات توہمی
حضرات ہوا پرستان خود آرا کے شدہ شدہ کہاں سے کہاں تک نوبت پہونچی کہ کسی کو وہ
کو مثل و مانند اوسکے بے مثل و بے مانند ختم الانبیاء علیہ افضل التحیۃ والثنا کے جملہ
صفات کاملہ میں ثابت اور موجود ہونیکا اقرار بجال اصرار و اعلان اور شہرت
دہی کی کرنا زیادہ تر فرائض پنجگانہ سے بھی فرض وقت ہو گیا حالانکہ خدا نے
اوس سایۂ خدا اپنا نور و ضیا کا سایہ بھی نہ رکھا کہ مبادا کوئی گرفتار وہم و خیال

دور از حقیقت حال اوس محبوب ذوالجلال کے مثل اور مانند ہونیکا کہین وہم وخیال
کرے اور ناحق اس بلا مین مبتلا ہو جاوے اور سرمایہ زندگی و بندگی کو برباد کرجاوے
پس اور دوسرے نبی مانند اور مثل اوس بےنظیر بےمثل کے موجود ہونیکا کیا ذکر ہے خوش گفت
ہر کہ گفت **نظم** یہہ تھی مرضی جو اوسکے سایہ نتھا ۔ کہ رنگ دوئی وان سمایا نتھا ۔
عجب کیا جو اوس گل کے سایہ نہو ۔ کہ تھا وہ گل قدرت حق کی بو ۔

واظلما یہہ بلا قہر خدا ان حضرات تابعداران ہولکے کیونکر دست بدامان جان ہو گئی
اور یہہ نجاست بدعقیدگی خواری دارین کی کیسی لنکے دل و جان مین سماگئی کہ گویا سیاہ
وسفید کی تمیز قطعاً جاتی رہی مقام کمال افسوس کا ہے کہ جو کوئی کسیکا اوستاد
یا پیر صاحب ارشاد ہوتا ہے تو اوسکے اعتقاد کامل مین ور تمام جہان ہرگز اوسکے
اوستاد اور پیر کی برابر نہین ہو سکتا گو اوس شہر مین درحقیقت ویسے بلکہ بہت
افضل اور بہتر اوس سے ہزارون ہوتے ہین اور درحقیقت بغیر ایسے اعتقاد کامل
کے شاگرد کو اوستاد اور مرید کو پیر سے ہرگز فائدہ متصور نہوگا مگر حیف و صد ہزار
حیف کہ جنپر یہہ حضرات ایمان لائے اور اونکی امت تابعدار ہونیسے اور سب
امت سے بہتر کہلائے جیسا ۴ پارہ مین ارشاد ہے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ
یعنی ای امت محمدیہ تم سب امت سے بہتر ہو اور نیز اوسکے بے مانند اور بے مثل ہونیکا

اللہ تعالی نے جا بجا قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے باوصف اظہار کمال اعتقاد او تبع
رسول ربانی اور نہایت دعوی اتباع سنت و شرع محبوب سبحانی کے کیون کر
ہوا پسند اوس بے مثل و بے مانند کے چند مثل و مانند ثابت کرتے شہرت دیتے
ہین تو اس سے زیادہ رسوائی و خواری اور کیا ہوگی ہان شاید ان حضرات تو ہم
بانواع نافہمی گرفتار کے کان و زبان سے سوای او آیات بینات کے جو صاف
صاف محال اتصاف باوصاف او رخاتمیت نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کا حسب ناطق ہین کریمہ خاتم النبیین بھی نہین گذری یا دیدہ و دانستہ
نادیدہ و ناشنیدہ ہوکے برباد گئے ورنہ یہ آفت و مصیبت نادیدنی و ناشنیدنی (۱۵۳)
مین مبتلا ہو کر سرمایہ زندگی و بندگی کو بکوی نادانی گم کرتے اور بار صدہا خواری
و ذلت دارین کا سر ارادت پر نہ لیتے سبحان اللہ تعالی ہر کلمہ گو کو بلا اپنی خواہش
نفس و ہوای ایمان بنا سے آمین اپنے طورسی فریق کو خاص خواص غیب دانی اور رزق
رسانی وغیرہ صفات رحمانی مین رسول ربانی کو بھی شامل کرنا واجب و لازم ہو گیا
نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا شاید ان حضرات نے بھی سوای
اور آیات بینات کے جو دال اوپر خاص تخصیص صفات غیب دانی اور رزق رسانی وغیرہ کے
ذات خداوندکریم پر ہین کریمہ پارہ ۷ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو تا آخر

وکریمہ سورہ اعراف ۹ پارہ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ اورکریمہ
سورہ نمل پارہ ۲۰ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ تا آخر کو بھی تلاوت نہیں کیا یا
ارشاد قرانی پر یقین کامل حاصل ہوا ہوتا تو یا اللہ ورنہ دیدہ و دانستہ ایسی ناہمی کو کام
نفرماتے اور ہرگز خواری و بدنامی کونین سر پر نلیتے چنانچہ جناب باری نے ازراہ کمال
بندہ نوازی اور نجات دہی آفات ارضی او سماوی سے برای دفع وساوس نفسانی اور
رفع خطرات شیطانی انسانی کے خود فرما دیا کہ سب کنجی علم غیب کی خدا کے پاس ہیں کہ سوا
خدا کے ہرگز کوئی علم غیب سے آگاہ نہیں فقط ترجمہ کریمہ اول حتی کہ رسول ربانی سے بھی
کہوا دیا کہ کہدو ای محمد خبردار مجکو غیب دان نجانو اور ہرگز خواص خداوندی میں ملا (۵۳)
نکرو اگر میں غیب دان ہوتا تو جملہ صدمات او آفات جسمانی سے بچا لیتا میں تو صرف ڈرانیوالا
شدت عذاب دوزخ اور خوشخبری سنانیوالا انواع قسم راحت جنت کا ہوں فقط
ترجمہ کریمہ دوسرا تو کہہ ای محمد نہیں ہے کوئی زمین و آسمان میں غیب جاننے والا سوائے
اللہ کے فقط ترجمہ کریمہ تیسرا بلاشک ہوا پرستی خدا پرستی کو چہڑاتی گمراہ کرتی ہے اور
چشم از حق بینی اور گوش از حق شنوی اور دل از حق فہمی بند کر دیتی ہے موافق
ارشاد کریمہ سورہ ص ۲۳ پارہ يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ تا آخر یعنی
ای داود ہمنے تمکو اپنا نائب کیا زمین میں پس حکم کرو آدمیوں میں ساتھ حق پرستی اور

انصاف کرے اور ہرگز ہواپرستی کے گرد نجاوے کہ ہواپرستی راہ حق سے باغی ہے گمراہ آدمی

سے نقطہ چنانچہ جناب مولانا بھی فرماتے ہیں **ابیات** گوش سر بربند از ہزل و دروغ

تا ببینی شہر جان را با فروغ ∴ پنبہ وسواس بیرون کن ز گوش ∴ تا ز گردون

آیدت در دل خروش ∴ چشم بند و گوش بند و لب ببند ∴ گر نہ بینی سر حق

بر من بخند ∴ پس جب خودی اور ہواپرستی کا انبیا علیہم السلام کے ساتھ جو اشرف

مخلوق اور معصوم و بے گناہ ہیں یہہ حال ہے کہ خداوند کریم اونکو تنبیہ تام فرماتا اور

ڈراتا ہے اور دیگر تمام مخلوق کا جگر پانی سا بہتا ہے تو پھر ہم ہواپرستوں کا بیان کیا چاہیے

کہ جنکی رات دن خود رائی اور انواع گمراہی میں گذرتی ہے سچ ہے کہ جس آندھی سے بڑے بڑے (۱۵۴)

درخت اوکھڑ جائیں بلکہ خود چیر جائیں اور بڑے بڑے پتھر مثل پتے درخت کے اوڑ جائیں

تو اور گھاس پھوس کسکی بچائی خود بہ جائیں جیسا مولانا فرماتے ہیں **ابیات**

باد در مردم ہوا و آرزوست ∴ چون ہوا بگذاشتی پیغام ہوست ∴ تا ہوا

تازہ است ایمان تازہ نیست ∴ کین ہوا جز قفل آن دروازہ نیست ∴ خلق

در زندان نشستہ از ہواست ∴ مرغ را پرہا ببستہ از ہواست ∴ چشم شحنہ

شعلہ نار از ہواست ∴ رفتہ از مستوران عار از ہواست ∴ ذرا اگر تحصیل

محصول کے ہوش میں ہوکر دیکھو کہ آخر خود بینی خدا نہ بینی اور ہواپرستی نے ہر دو گروہ

باشعور مسطور بالا اختلاف علماء جمہور گھسیاتہ و بالا کر زبیر و زبر کردیا اور تمام خاص و عام اہل
اسلام میں ورخود نمائی انگشت نما کردیا فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ پس ڈرو اور خوف پکڑو
ای صاحب دانش و بینش کے اس آفت خود پرستی سے اور مت گھمنڈ کرو اپنے علم و عبادت پر کہ
درحقیقت بے توفیق خدا از اعلم و عبادت اور عالم و عابد و زاہد ہونا راہ حق نما نہیں ہوتا ورنہ
ابلیس جو معلم الملکوت سے زیادہ کوئی راہ حق نہ پاتا اور مقبول جناب کبریا ہوتا کہ وہ از جملہ
عالم اور عابد و زاہد تھا حتی کہ اوستاد سب فرشتوں کا تھا دیکھو آخر خود بینی خدا نہ بینی نے
اوسکو کیسا کھویا کہ ہر گز و ناکس ہر دم اوس حشر بے دم سے پناہ مانگتا اعوذ پڑھتا ہے
یعنی جناب باری نے بلاحظہ سرکشی اور خودستائی اوس سرکش کی نافرمانی رجحانی کرکر
مقولہ کریمہ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ کہوا کر کیسا اوس
بے ادب مستحق غضب کو زیر و زبر کردیا اور طوق لعنت حکم کریمہ سورہ حجر و ص قَالَ
فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَى يَوْمِ الدِّينِ تا یوم قیامت
اوس گردنکش کی گردن میں ڈالکر بہزار ذلت و خواری پھٹکار دیا **بیت**

گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نکرنے سے ✽ اگر لاکھوں برس سجدہ میں سر مارا تو جھک مارا

یعنی شیطان جو اوستاد اور مصحبت فرشتوں کا تھا جب غرور اور خود پسندی اور خود بینی نے
اوسکو مدہوش کردیا تو پروردگار نے اوسکے غرور کو توڑکر بہزار ذلت و خواری پھٹکار دیا

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا قدرت خود بدولت کے حضرت آدم علیہ السلام
کمال عزت دیکر فرشتوں سے سجدہ کرایا مگر ابلیس نے ازراہ سرکشی خودپرستی سجدہ نکیا
تو جناب باری نے فرمایا کہ تونے عدول حکمی ہماری کیوں کی یا ازراہ غرور اور تکبر کیا تو
آدم سے افضل اور بہتر ہے کہا میں آدم سے بہتر ہوں کہ مجکو تونے آگ سے پیدا کیا اور
آدم کو مٹی سے اور آگ مٹی سے افضل ہے تو افضل کمتر کو کیونکر سجدہ کرے فقط سبحان اللہ
کیا خوب جسکا کھانا اوسکو غرانا پس شان عظمت ذوالجلال کی جلال میں آگئی
گویا ابلیس کی کمبختی تا روز قیامت آگئی پس جناب باری نے عتاب فرمایا کہ تو ہمارے بہشت
نکل کہ بباعث نافرمانی کے تو مردود ہوا اور پھٹکار اگیا قیامت کے دن تک فقط چنانچہ مولانا
بھی فرماتے ہیں **ابیات** علت ابلیس انا خیر بودہ است ٭ وین مرض در نفس ہر مخلوق
ہست ٭ علم چون بر دل زنی یاری بود ٭ علم چون بر تن زنی باری بود ٭ ای بسا
عالم ز دانش بے نصیب ٭ حافظ علم ست آنکس نے حبیب ٭ صد ہزاران فضل
دارد از علوم ٭ جان خود را می نداند این ظلوم ٭ درحقیقت غلبہ خواہش نفسانی
و بر حالت انسانی کے چندان مقام ہرد و تو تعجب کا نہیں ہے جیسا کہ جناب باری تعالیٰ قول
حضرت یوسف محبوب سبحانی کو تنبیہا اور ہدایتاً برای امت محمدیہ کے درسورہ یوسف
ارشاد فرماتا ہے وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ تا آخر یعنی اور میں نہیں پاک

کہتا اپنے جی کو کہ وہ سکھاتا ہے برائی مگر رحم کیا میرے رب نے بیشک میرا رب بخشنے والا
مہربان ہے فقط پس ہرگز نفس کے کہے پر چلنا روا نہیں جیسا مولانا بھی فرماتے ہیں

ابیات گر نماز و روزہ میفرمایدت ⁂ نفس مکار است مکری زایدت ⁂
مصحف و سالوس او باور مکن ⁂ خویشتن را ہمسر و ہمسر مکن ⁂ **بیت** شکستہ
سہل باشد نیک سہل ⁂ سہل و بدان نفس را جہل است و جہل ⁂ الغرض
خودی و ہوا پرستی کا نرالا رنگ ڈھنگ ہے کہ کہیں کچھ رنگ ہے اور کہیں کچھ
ڈھنگ ہے ہر کس و ناکس ابلیس ہمسنگ سے تنگ اور دنگ ہے پس **بیت**
دشمن راہ خدا را خوار دار ⁂ دزد را منبر منہ بر دار دار ⁂ اور تماشا دیکھو کہ خود رائی
اور سخن آرائی جہال مستحق وبال نے کہ جنکو سین اور شین میں بھی تمیز نہیں ہے
کہاں تک نوبت پہونچائی کہ صبح و شام ہر خاص و عام باعلان تمام کہتے پھرتے
ہیں کہ چاروں مذہب حقہ کہ اصل اونکی کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ سے
اور نیز اونمیں لاکھوں علماء کامل اور اولیای اکمل محدث و مفسر گذرے ہیں
باطل ہیں بلکہ بکمال بے ادبی چاروں اماموں کو جو مقتدای خلق اللہ ہیں اور آیۃ
من آیات اللہ ہیں یاد کرتے ہیں معاذ اللہ منہا سبحان اللہ سعدی اہل حق نے
خوب فرمایا **ابیات** زجاہل حذر کردن اولی بود ⁂ کزو ننگ دنیا و عقبی بود

بجاہل گر زیدہ پیوں تیر باش ؛ نیا میختہ چوں شکر شیر باش ؛ سر جاہلان بر سر دارہ ؛ کہ جاہل بخواری گرفتارہ ؛ اور جو کسی صاحب اہل علم نارسیدہ مرتبہ اجتہاد نے بمقتضای عالم البشری اسباب میں کچھہ گفتگو اور ہیچ آزمائی اور جو دنیائی کو اگر کام فرمایا ہے تو وہ بات کچھہ اور ہے کہ بے علم کو اونکے چال خیال پر چل کرنا بیجا ہے اور نیز اونکے جواب مناسب بھی اہل علم نے از قسم جواب ترکی بترکی دئے ہیں مگر ہان درحقیقت محقق اور محدث اور مفسر کامل بحبت خدا ایمان بادل تقوی شعار بکمال پرہیزگار صاحب اجتہاد کو البتہ یہہ رتبہ حاصل ہے کہ اگر خود کسی امام کی پیروی اور تقلید نکرے تو روا ہے مگر ہان عوام کو اس بات کی ہدایت اور تاکید کرنا ہرگز ہرگز روا نہیں کہ وہ بیشک راہ حق سے بہجائینگے اور صدہا خرابی میں پڑجائینگے حسب مضمون اس شعر کے **شعر** گرچہ المجذوب از حق آگہ است ؛ تابع المجذوب بیشک گمرہ است ؛ چنانچہ سر آمد محدثین و مفسرین شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز وغیرہ اہل خاندان کہ جن ذی شان عالیخاندان کی بدولت تمام ہندوستان دولت ونعمت حدیث و قرآن الاثنا سے مشرف اور دولتمند ہوا اونکو البتہ یہہ رتبہ حاصل تھا کہ اگر چاہتے تو بقوت علم قرآنی اور حدیث دانی اور صفائی باطنی کے پیروی کسی مذہب کی نکرتے

تو بجای خود روا تھا مگر تاہم اون سب مقتدایان زمان نے ہرگز نہ خود بےتقیدی
اختیار کی اور نہ کسی گروہ خاص و عام مین اسکی شہرت دی اور ہدایت کی پس
اگر وہ اہل حق بےتقیدی اور عدم پیروی مذاہب اربعہ کی حق جانتے تو ہرگز اوسکی
شہرت اور ہدایت مین کوتاہی نفرماتے اور گمراہی تمام مخلوق الہی کی کہ سارا جہان
مقلد مذاہب اربعہ کا ہے اصلا گوارا نکرتے جیسا کہ تمام ہندوستان بل عربستان
اونکے کامل الایمان اور فن حدیث و تفسیر نہایت ماہر ہونے پر اعتقاد کامل ہے
حالانکہ وہ سب خود حنفی مذہب تھے اور باوصف حنفی مذہب ہونیکے بحکم قدر جوہر جوہری
شناسد ہمیشہ انکی مداح و ثنا خوان ہر چہار امام و مذاہب اربعہ کے رہے خصوصاً
مذہب حنفی کے پس بلاشک یہہ چارون امام چہار اربعہ عناصر واسطے قوام وجود
اسلام کے کماحقہ ناصر اور رونق افزا ہوئے کہ لاکھون بل بےحد و شمار مسائل قرآنی
اور حدیث رسول ربانی باعانت عنایت ایزدی و توجہات محمدی بواسطے قوت
علمی اور تقویت کمال باطنی کے نکالکر ہزارون مسائل فقہ اور کتب فقہ بیان فرما کے
اور راہ حق طالبان حق کو دکھا گئے ورنہ قرآن مجید اور حدیث شریف سے راہ حق
پانا کار خواص کا بھی نتھا چہ جای عوام گرفتار اوہام مصداق کریمہ اُولٰئک
کالانعام کا چنانچہ تاج المفسرین و المحدثین شاہ صاحب ممدوح نے بہت

مقام پر وصف ائمہ اربعہ عالیمقام کا فرمایا ہے منجملہ انکے ایک یہہ ہے کہ در تفسیر عزیزی
بسورہ سبح اسم بعد کلمہ فصلی کے بکمال عمدگی کیا عمدہ نکتہ اجتہادی حضرت امام اعظم رح
سے نقل فرمایا ہے جسکا جی چاہے دیکھے کہ اس مختصر میں گنجایش ایسے مراتب کی تحریر کی
نہی چنانچہ لاکھوں مستفتو نپر روایات کتب فقہ سے لکھے جاتے ہیں اور کوئی آیت
وحدیث بغیر روایات فقہ کے مرقوم نہیں ہوتے شاید حضرات مدعی عدم تقلید نے
فتوی کا نام بھی دیکھا سنا نہیں پس علاوہ تقریرات علمی کے ای حضرات
خوش فہم ازراہ راست گذشتہ براہ بیراہی درساختہ ذرا درست فہمی اور حق
بینی کو کام فرما کے خودرائی کو بالای طاق رکھدو اور خوب غور کرو کہ جہان آنحضر
صلی اللہ علیہ وسلم موجد اسلام وایمان پیدا اور نبی ہوئے اور قرآن مجید سی
روشن کتاب شرمندہ کن تاب آفتاب آپ پر نازل ہوئی اور سارے جہان میں
وہانکی بدولت دولت علم قرآنی اور حدیث رسول ربانی پہونچی اور چشمہ اسلام
وایمان کا تمام عالم میں جاری اور ساری ہوا اہل سارے جہان کے علما و فضلا
اور اولیاء اللہ اور غوث اور قطب اور ابدال اور اوتاد ہر سال بزیارت بابرکت
وہانکے مشرف ہوتے چاروں مصلے موجودہ ائمہ اربعہ پر نماز ادا کرتے رہتے لیکن آجتک
کوئی ایسے صاحب علم علمای کاملین مفسرین ومحدثین ومحققین حرمین شریفین

عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] افضل [illegible] بخاری [illegible]

زاد ہا اللہ شرفا سے پیدا نہیں ہوئے جو خلاف حدیث رسول اللہ اور کتاب اللہ کی یعنی چاروں
مصلون ائمہ اربعہ کو قایم نہونے دیتے اور ان چاروں مذاہب حقہ کا بطلان کرتے اور
نہ دیگر علماء ہر ولایت کو اسقدر استعداد علمی اور پیروی دینی حاصل تھی جو اس باہین
کلام کرتے اور نام تقلید صفحہ جہان سے مٹاتے نعوذ باللہ من ہذا البلاء کہ یہہ سب خرابی اور
بربادی نافہمی اور خود رایی نے برپا کی ہے بچا دے اللہ تعالی اس آفت سے ہر کلمہ گو کو
آمین چنانچہ فقیر طلبہ وعظ قرآن مجید و حدیث شریف جناب مولانا و مخدومنا مقتدای
خاص و عام فخر خاندان کرام جناب حاجی محمد اسحق صاحب خاتم المحدثین کہ ہیچو
نگین بر خاتم رونق وہ جملہ علماء محدثین و مفسرین کاملین ہندوستان کے تھے (١٦١)
سالہا سال وہاں رہا چنانچہ ہر حال و قال جلسہ وعظ میں وقت بیان مسائل دینیہ کی کمال
تاکید پیروی مذاہب اربعہ خصوصاً مذہب حنفیہ کی فرماتے تھے اور بجز اہانت طریقہ
سنیہ تقلیدیہ یا عوام گرفتار اوہام کی کبھی کوئی حرف اونکی مبارک ارشاد نفرماتے اور کوئی
مسئلہ بجز سند کتب فقہ صرف حدیث شریف سے نقل و ارشاد نہ فرماتے چنانچہ ایکبار روبرو
فقیر کے در مدرسہ پورانے کسی نے ایک مسئلہ فقہ کا پوچھا جواب فرمایا جب وہ لکھنے لگا
تو فوراً کوٹھری کتب خانہ سے کتاب فقہ لا کے وہ مسئلہ نکالکر اوسکے آگے رکھدیا کہ اس سے
نقل کر لو فقط اس سے یہان بکمال احتیاط جناب ممدوح اور نہایت اعتماد علم فقہ پر بابرکت

سمجھتا اور سوچتا ہے پس چاہیے تامل تعجب ہے کہ مدعیین کامل او مفسرین اہل حدیث کے

سبب سے ہندوستان مین رونق علم قرآنی او حدیث دانی پہلے اوس تھا تو او پر علم فقہ کے

یہہ اعتقاد بدل ہے اور بہت عوام گرفتار او نام اہل خوانده برای شہرت و نام کا یہہ

حال ہے کہ ہر زمان اغوای ہوا پرستان اہانت مقتدایان زمان چون لقمہ لذیذ

در دہان ہے اور ہر وقت ترغیب بیقیدی او حقارت علم فقہ او فقہا کی زبان

گو سراسر دولت ایمان کا نقصان و زیان ہے پس مقام غور ہے کہ سبب یہی ہین

جو صاحب انکو پیرا محدث و محقق و متقی ہوئے اور شاگرد اوس خاندان عالی کے بنا

جاتے بحال تاکید عموما بیقیدی کو عوام الناس مین رواج اور رونق دیتے ہین

اور علم فقہ اور فقہا اور چارون امام صاحب اجتہاد کی صدہا برائی کو بیش

فرماتے ہین بل انواع قسم کے فتنہ و فساد آور شرانی امور دینی عوام الناس

مین ڈالتے ہین جیسی کہ جماعت ہر مسجد کی ٹوٹ گئی اور باہم انواع قسم کے

پھوٹ پڑ گئی اور جیسی تاکید شدید اہتمام و انتظام جماعت مین شرعا ہے

سبکو خوب معلوم ہے او سیر لطف یہہ ہے کہ ہزار اصرار اور بحال کر کچھ نسبی

شاگردی جناب ممدوح کا بھی روبرو ہر کس و ناکس کے پیش کرتے ہین در حقیقت

اس لباس مین مخلوق الہی کو زیر و زبر فرماتے ہین معاذ اللہ منہا مصرعہ

یہ ہین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؛ بحال خوف حکم حاکم برحق سے دل کا بل جگر

پانی سا بہا جاتا ہے کہ مبادا ایسے حضرات دور از راہ حق ناحق مصداق کریمہ سورہ روم

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ تا آخر و کریمہ ۸ پارہ سورہ انعام وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ

بِاَهْوَآئِهِمْ تا آخر نہو جائین اور سرمایہ زندگی و بندگی کہین برباد نکر جائین ترجمہ

کریمہ اول یعنی جنہون نے پھوٹ ڈالی دین مین اور ہوگئے اونمین بہت گروہ ہر فرقہ

جو مذہب اونکو پسند آیا اوسپر ریجھ رہا ہے فقط ترجمہ کریمہ دوم یعنی اے محمد

اور تحقیق بہت لوگ بہکاتے اور گمراہ کرتے ہین اپنے خیالون اور خواہشون کے موافق

بغیر دریافت حقیقت امر واقعی کے اور بلا شک تیرا رب وہی خوب جانتا ہے (۱۶۳)

حد سے گذرنیوالونکو فقط پس اب طالبان راہ حق ناواقف علم قرآنی اور حدیث

رسول ربانی کو واجب اور لازم ہے کہ ان حضرات بابرکات کی خدمت مین

عرض کرین کہ یا حضرت اس قسم کی حدیثین جو قطعا از طلقا عموما مانع تقلید

ہر چار امام کی ہین جب آپکے اوستادون ماہر اور کامل در فن حدیث کو نہ ملین

تو آپکو کہانسے ملین یا اصل مطلب اوسکا وہ متقی حق طلب مصداق کریمہ

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ عالم ربانی ماہر علم حدیث و قرآنی نہ سمجھے آپ

سمجھے یا دیدہ و دانستہ ان اہل حق نے حق نمائی سے چشم پوشی کی اور گمراہی

مخلوق الہی کو بدل قبول کرکے راہ حق نہ بتائی فقط عیاذا باللہ من ہذہ البلا

حالانکہ ہندوستان مین اصل و ایجاد ہدایت او طریقہ صحبت کا اوسی

خاندان عالیشان سے ہر جا چون روشنی آفتاب پھیل گیا پس بسبب اون برگزیدہ

درگاہ ذو الجلال کے باطل اور عاطل ہونا ان سب احتمالات باطلہ کا روشن تر از

روز روشن ہے فی الواقع بعد تلاش بسیار اور دیکھنے اقوال علما کبار و ابرار کے

باعث ایسی خرابی اور خود نمائی کا بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب پروردگار کو

بباعث نجاست قلبی اور زیادتی گندگی بدعقیدگی مخفی دلی کے کسی کے گندگی

باطنی اور رسوائی و پردہ دری منظور ہوتی ہے تو اوس کو تہ اندیش نا عاقبت (۱۷۴)

کیش کی زبان طعن بحق حق رسیدگان دراز کراتا ہے اور ہر خاص و عام مین

اوسکو انگشت نما فرماتا ہے حسب ارشاد جناب مولانا **بیت**

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ٭ میلش اندر طعنہ پاکان برد ٭

اسیطور جس صاف دل صفا منزل خدا آگاہ کی پردہ پوشی منظور ہوتی ہے

تو اوس سے برونکی برائی بھی نہین کراتا ہے بھلونکی برائیکا کیا ذکر ہے **بیت**

چون خدا خواہد کہ پوشد عیب کس ٭ کم زند در عیب معیوبان نفس ٭

فی الواقع سچے نبی کا ارشاد سچا ہے کہ آخر زمانہ مین ایک زمانہ ایسا ہوگا کہ پچھلے

بیگانہ عاقبت کہین اگلے لوگون عاقبت اندیش پر طعنہ زن اور بدظن ہون گے اور ناحق اپنی عاقبت اور عافیت خراب کرینگے فقط بلا شک جو کوئی بد دولت آفت بیدہ لیجیا خودبینی خدا بینی کے دولت حق بینی سے محروم رہا وہ گویا سرمایہ زندگی و بندگی کو تباہ کرچکا اور بار صد ہا ندامت وحسرت کا سر پر لیجا اور ہزارون خواری و ذلت و رسوائی کا مستحق ہوچکا **بیت** تہی آئی تا پر معانی شوی ؛ نگنجد اندر خدائی خودی پس جب عوام بل خواص کو موافق مسائل صاف صاف کتب فقہ کے جو کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ائمہ اربعہ رحمہم اللہ نے بامداد کیفیت باطنی اور بقوت ایمانی اور قوت علمی کے نکالکر ذریعہ ہدایت تمام مخلوق خدا کا ٹھیرایا ہے تاہم راہ راست پر چلنا اور عملکرنا دشوار ہوگیا ہے تو بحالت خودرائی اور دنیا طلبی وغیرہ صفات ذمیمہ دنیویہ کے جو چشم پوش راہ حق سے ہین چنانچہ اکثر حضرات مدعی بیقیدی بے بہرہ از دولت علمی و عملی زبر بابا مبتلا اس بلا مین ہین تو کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ سے مسائل خلاف احکام فقہ نکالکر او سپر عملکرنا اور مخلوق الٰہی کو او سپر چلانا غضب ہے لانا بلا تردد جاہ گمراہی مین گرنا گرانا ہے خوب کہا جسنے کہا **مصرعہ** او خویشتن گم است کرا رہبری کند ؛ سبحان اللہ چلو کہانیکو مونہہ چاہیے سچ فرمایا جناب مولانا صاحب نے **ابیات**

علت ابلیس انا خیر بدست ؛ وین مرض در نفس ہر مخلوق ہست

ف

علت بدتر ز پندار الکمال ؛ نیست اندر جان تو ای خر و رجال ؛ زان نمی پرد دلسوا لے

ف
یعنی کہ وہ تو خرابی ہر باد کی ادنی ہو خودرائی اور بیک پندار بہی زیادہ ہین سے گمراہی کے بدولت بلا تو ڈوبی اور دیوی سے محروم رہتا ہی اور رسوائی دارین کا سبب بنتا ہے ؛ ۱۲ منہ

(۱۶۵)

ذوالجلال ؎ کہ گمان ہی بری خود الکمال ؎ مقام کمال خوف کا ہے کہ نہایت
خوف سے بدن کانپتا ہے اور دل گھٹتا آتا اور جگر پانی ہوا جاتا ہے کہ مبادا ابرار ادائی ہی
کے بعد دولت خود بینی اور خدا نبینی اور خود پرستی و خود نمائی کے بمصداق کریمہ سورہ جاثیہ افرایت
من اتخذ الٰہہ ہواہ واضلہ اللہ علی علم وختم علی سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشٰوۃ
ہو جائیں اور انواع قسم کی خرابی میں پڑ جائیں کہ بلاشک ہوا پرستی اور خود نمائی حق الٰہی
بھلواتی اور تباہ کرتی ہے اور دولت ایمانی کو برباد کرتی ہے ترجمہ بھلا دیکھو تو اوس
شخص جسنے ٹھیرایا اپنا مالک اور خدا اسپنی ہی چاؤکو اور راہ سے کھویا اوسکو اللہ نے
جانتا بوجھتا اور مہر کر دی اوسکے کان پر اور دل پر اور ڈالا اوسکی آنکھ پر پردہ پھر کون راہ پر لاوے
اوسکو اللہ کے سوا سو کیا تم ان باتوں میں سوچ نہیں کرتے فقط حقیقت باعث کثرت گناہ
و عصیان تمہاری ہم گرفتار ان انواع ذلت و خواری کا ندری از خوف جناب باری
تابعداری خود رائی کی ہے ورنہ تلاوت کلام اللہ اور ارشاد رسول اللہ ہم ہوا پرستوں کے
کان و زبان سے مثل ہوا نکل جاتا اور تاریکی دل میں کم نہوتے وبال اولٹ پلٹ کر دیتا
اور دل و جانکو تڑپاتا اور راہ حق دکھاتا حسب آیۂ کریمہ سورہ زمر پارہ ۲۳ اللہ نزل
احسن الحدیث تا آخر و کریمہ سورہ حدید الم یان للذین آمنوا تا آخر کے
ترجمہ کریمہ اول اللہ نے اوتاری بہتر بات کتاب کی آپس میں ملتی دوہرائے ہوئے بال کھڑے

ہوتے ہین اوس سے کھال پر اون لوگونکے جو ڈرتے ہین اپنے رب سے پھر نرم ہوتے ہین اونکی
کھالین اور اونکے دل اللہ کی یاد پر یہی راہ دینا اللہ کا اسطرح راہ دیتا ہے جسکو چاہے فقط
ترجمہ آیۃ دوم کیا وقت نہین پہونچا ایمانوالونکو کہ ڈرجائین اور کانپ جائین دل اونکے
اللہ کی یاد سے فقط بلاشبہہ سبب ضلالت و گمراہی اور موجب غفلت و تباہی مخلوق الہی کا
یہی ہے کہ جو کوئی خوف خدا سے نڈر ہوکے یاد خدا اور تلاوت کلام اللہ سے در پردہ جی چھپاتا
اور جان بچاتا ہے آنکھہ چراتا ہے تو خداوند کریم بھی شان غضب و جلال کو کام فرماکر
اوسپر ایک شیطان مسلط کردیتا کہ وہ اوسکو راہ حق سے کھو دیتا ہے اور یہہ شخص جانتا ہے کہ
ہمین راہ حق پر ہون جیسا کہ یہہ سورہ زخرف ۵ ۲ پارہ مینکے ارشاد ہے ۔ وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ (۱۶۷)
الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ تا آخر یعنی جو آنکھہ چراوے دل چھپاوے رحمن کی یاد
سے ہم اوسپر تعین کرین ایک شیطان پھر وہ رہے اوسکا ساتھی اور وہ اونکو روکتے ہین راہ حق سے
اور یہہ سمجھتے ہین کہ ہم حق پر ہین فقط مقام سخت حیرت بلکمال غیرت و عبرت اور تہیشہ جانے
اور دریا ندامت غرق ہوجانیکا ہے کہ جناب باری کمال جوشش رحمت شان
غفاریکو کار فرماکر ہم گنہگارونکو توبہ اور مغفرت کی رغبت دلائے اور معصیت سے نفرت
کرائے اور غبار گناہ جو آسمان تک پہونچا ہے آب رحمت سے یکقلم مٹاتا اور انواع قسم کی عنایات
کی لذت چکھاتا چاہتا ہے ہم پھیپان دست و گریبان بہزار خواری حیران و پریشان سرگرم توبہ

تا گریں بلا بمانند خران گریزان از کسان آب و دانہ خوران اور وفور رحمت رحمان سے اُن

ہمین حسب ارشاد جناب مولانا صاحب **بیت** تو مرا چوپایان مثال مادیان ؛

تا گریزان از تو مانند خران ؏ درحقیقت عیب فقت نشان غفاری جناب باری پر اعتماد

کامل ورد دل حاصل نہیں ہوا ہے حسب کریمہ ۱۱ پارہ الم یعلموا ان اللہ ہو یقبل التوبۃ

الآیۃ یعنی کیا جان نہیں چکے کہ اللہ توبہ قبول کرنیوالا ہے اپنے بندہ کا بعد آرزو اشتیاق

ورنہ بکریمہ قدم از رحمت رحمان افتان وخیزان ہر جانب گریزان مانند خران

وحسرہ دم بطوفان لعنتان عصیان دست وگریبان نہوتے اور حسب کریمہ ۴ پارہ

وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضہا تا آخر سے قطعاً روگردانی (۱۶۶)

نکرتے ترجمہ یعنی دوڑو بخشش پر اپنے رب کے اور جنت جسکا پھیلاؤ ہے مانند آسمان

و زمین کے تیار ہوئی واسطے تابعداروں پرہیزگار کے چنانچہ کریمہ ۶ سپارہ

چھٹے اس مدعا کی بخوبی گواہی دیتی ہے افلا یتوبون الی اللہ ویستغفرونہ واللہ غفور رحیم

یعنی غفور رحیم باعث کمال شفقت تمام اور عنایت تام کے جو بواسطے رسول

کریم ہم گنہگاروں پر ہے فرماتا ہے کہ ای غفلت کردار بانواع خرابی امور دنیا

گرفتار دل معمور از نجاست محبت دنیا مردار مغفرت پروردگار کے خواستگار

عقل تمہاری کہاں گم گئی اور سمجھ تمہاری کہاں جاتی رہی جو سچی پکی توبہ خالص دل سے

روبرو اللہ کریم رحیم کے نہین کرے تاکہ وہ غفور قبول فرمائے اور سب گناہ بخشے
و بیحد و حساب انواع و اقسام کے انعام و اکرام عطا فرمائے کہ وہ بہت بڑا بخشنے والا
مہربان ہے فقط **ف** مبادا کسی کو یہ خطرہ شیطانی اور وسوسہ نفسانی
توبہ سے مانع ہو کہ وہ توبہ جو بعد اوسکے پھر گناہ صادر نہو ایسی خالص توبہ ہمکو کہان
نصیب ہے پھر توبہ کرنا کیا مفید ہے فقط اس مانع توبہ کو کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ
مین بہت جا دفع فرمایا ہے اور ارشاد ہے کہ بہرحال گناہگار و بدکردار ہر وقت
توبہ و استغفار بجناب پروردگار کرتا رہے اور ہر دم خوف خدا سے ڈرتا رہے اور
(۱۳۹) بہر قدم مغفرت کا امیدوار رہے کہ اوسکی شان غفاری اور جوش و خروش
رحمت الہی سے کیا عجب ہے کہ ایک پل مین سب گناہ معاف فرمائے اور رحمت و
مغفرت کا مزا چکھائے **بیت** اوسکے فضل کرتے نہین لگتی بار ؛ نہو اوس سے

مایوس امیدوار ؛ چنانچہ کریمہ پارہ ۹ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ
بخوبی اس مدعا پر گواہ ہے یعنی اور اللہ کریم ہرگز عذاب نکریگا اون لوگون پر جبتک وہ توبہ
و استغفار سچی نیت بدل کرتے رہین اور خوف خدا سے ڈرتے رہین اور صدہا ندامت
و نفرین بعد صدور گناہ اپنے اوپر کرتے رہین فقط یعنی جبتک خوف خدا اور ڈر
عذاب عقبی سے لذت گناہ جی سے نہ مٹ جائگی اوسوقت تک البتہ توبہ

وندامت گناہ سے بالکل سفید ہوگئی اگرچہ گرد وغبار کثرت گناہ کا تمام آسمان تک بلند
ہوجاوے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الندم توبة ندامت ونفرت گناہ
جو بعد صدور گناہ کے ہوتی ہے وہ بھی مقدمہ توبہ اور مغفرت کا ہے اور جب
کثرت وہجوم گناہ سے لذت اوسکے دلمیں ایسی سمائی کہ خوف خدا اور عذاب
عقبیٰ بالکل جی سے جاتا رہا کہ توبہ واستغفار کا کبھی خیال بھی دلمیں نہیں آتا توبہ
کریگا کیا ذریعے ثواب خدا ہمیشہ کے لئے ذریعہ نجات ہے توبہ وزاری بجناب
باری تعالیٰ سو اوسکا خیال بھی جی سے مطلقاً جاتا رہا پس بلا شبہ گویا دروازہ
نجات اور مغفرت کا بند ہوگیا معاذ اللہ سبحانہ اگر ایسے حال سراپا وبال پر عمر تمام (صہ ۱۸)
ہوئی تو بری تمام ہوئی کہ جیسے سیاہی گناہ چھاگئی لذت گناہ دلکو بھاگئی نفرت
بھلائی کی دلمیں سماگئی حسب ارشاد جناب مولانا **ابیات** توبہ تا اندیشہ گندہ پذیر
نشود ⁂ بر روش آئینہ تا بہ پذیر نشود ⁂ آن پشیمانی وبا بیفت اندر ⁂
شست آئینہ زنگ ہیچ تو ⁂ آتش از گنہ خوردن گرفت ⁂ کوتش را
زنگ کم کردن گرفت ⁂ عمر توبہ ہمہ جان کندنست ⁂ مرگ عاصی ختم غائب
از حق تو دوست ⁂ سبحان اللہ شان غفاری جناب باری کو توبہ گنہگاری دل
نجات دہی از عذاب عقاب جہنم ہوئی جو حاصل توبہ سے کیسی پیاری اور خوش آئی

ہے کہ ہر جا کلام اللہ میں بکمال شفقت وعنایت توبہ کی رغبت دلاتا ہے اور انواع قسم کی
نعمت مرحمت کرنی اور اقسام کی رحمت فرمانیکا وعدہ فرماتا ہے تاکہ بطور کسی نعمت
کی رغبت اور کسی مسرت کی لذت اونکے دلمیں سما جاوے اور نفرت لذت اور محبت دنیا کی
جیمیں بس جاوی جیسا مثل قطرہ از دریا سورہ محمد ارشاد ہے مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ
الْمُتَّقُونَ تا آخر یعنی احوال اوس جنت کا جسکے دینے کا وعدہ ہے تابعداروں ڈرنیوالوں
پیچھی کی توبہ کرنیوالونکو اوسمیں نہرین ہیں نہایت عمدہ صاف پانی کی جسکا ہرگز ذرا رنگ
اور مزہ نہیں بگڑتا اور نہرین ہیں نہایت نفیس دودہ کی جو کمال درجہ مزہ دار ہے اور نہرین
ہیں شراب کمال لذت دار کی کہ پینے والے خوب مزہ پاوینگے اور نہرین ہیں شہد خالص صاف
نہایت عمدہ کی اور سوا ان نعمتونکے اونکو وہان اور صدہا قسم کی نعمت اور میوے اور خوبیان
ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حکم ہوگا کہ تم اس نعمت بہشت کے مالک ہوگئے بلا تردد جو چاہو (۱۸۱)
سو کھاؤ اور لطف اوٹھاؤ اور سوا ان نعمتونکے جس سے جنت مالامال اور تم خوشحال اور
نہال ہو رہے ہو سو جو کچھہ اور چاہوگے سو وہ فوراً پاوگے بلکہ وہ نعمت کہ جسکا خیال بھی تمہارے
وہم وخیال میں کبھی نگذرا ہوگا اور نگذریگا وہ تمکو ہم اپنی طرف سے اور مرحمت کرینگے جیسا کہ آیہ
سورہ ق لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ میں ارشاد ہے یعنی جنت والونکو جو جنت
میں چاہینگے سو پاوینگے اور ہمارے پاس اور کچھہ زیادہ ہے سب نعمتوں جنت اور جنت والونکے ما

فائدہ
سبحان اللہ خوب لکھا ہے

اور کہیں یہ وعید شدید کہ اس وجہ عذاب دوزخ سے بچا جاوے اور اگر جنت کے اہل زیب و

زینت اور سامان انواع مسرت و راحت بھی اونکو دنیا میں ... بہت او فرحت سے

تقریر ... اور گناہ کی لذت اوسکے آگے ... اور توبہ کی رغبت دلاوے

اور عفو الہی کی صفت ... تو شاید شدت عذاب دوزخ سے ڈر جاوے کہ گریہ وزاری

توبہ بجناب باری کرین او راہ حق پر آئین او مستحق انواع ... جنت کے ہوجائیں اور

شدت عذاب دوزخ سے نجات پائین جیسے سورہ تبارک الذی ... میں ارشاد ہوا

... تمیز من الغیظ یعنی ... دوزخ سے ... اور آیت

ایسا اللہ سے ... یوم نقول لجہنم ہل امتلأت وتقول ہل من

مزید یعنی جسدن ہم کہین دوزخ کو تو بھر گئی یا نہیں ... اور بھی

ہو ... اور بھی زیادتی فقط **ف** مثلا ... (۱۸۲)

زیادہ ہے اور ... جو ... حال ... پشیمان

حال کی کبھی ... اور کبھی ... جیسے ... کسی طرح باز

نہ آتا تو مجبوری انواع قسم کی ... ڈرانے میں تا کہ کسیطرح نصیحت سے

باز آوے اور ... میں ... جیسے ... کبھی کمال نظر مہر حاکم سے بطور

انعام اکرام پانے تابعداری ... کرتا ہے اور کبھی شدت قہر سے ... سخت ... باز رہتا

جو تیار پزا ہے کارگذار ہوتا ہے چنانچہ جناب باری نے اول نظر بکمال شفقت و مہر انواع و اقسام کے
انعام و رحمت جنت کی تفصیل فرمائی اور گناہ سے نفرت کرائی اور مغفرت کی رغبت
دلائی بعدہ شدت عذاب نار دوزخ پر شرارت سے ڈرایا اور اقسام شدت عذاب دوزخ کا ذکر فرمایا
یہ جمالی تمام لوازم شفقت فرمائی اور بندہ نوازی اور ہدایت نمائی کے بخوبی تمام تمام فرما کے حضرت کے
رسول کریم سے بھی بخوبی فہمایش کرا دی بحکم کریمہ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَأَنَّ
عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ یعنی اے محمد خوب خبردار کر دو اور سمجھا دو ہمارے بندے
نابعدار و نکو کہ ناحق خوار و ذلیل و زار گریختہ از رحمت پروردگار اور بدست ابلیس مکار کے گرفتار
کہ بلا تکلف میں بڑا خطا معاف کرنیوالا مغفرت فرمانیوالا ہوں بلا تردد وہ توبہ سچی کی تجلی سے
دل کریں اور تاج مغفرت کا سر پر رکھیں اور جو ساتھ ایسی بندہ نوازی اور عاجز پروری کے
بھی گناہ سے باز نہ آوینگے اور توبہ نہ کرینگے تو صاف کہدو کہ ہماری مار دھاڑ اور عذاب نار پر شرار
بھی بہت سخت کمر کی مارنے والا ہے تاکہ اس طور گناہ چھوڑیں اور خلعت مغفرت کا در بر کریں فقط
مگر وای برحال پر اختلال ہم پریشان حال مردہ دلان زندہ تن سے کہ نہ ارشاد شفقت بنیاد
مہر کا دل پر کچھہ اثر ہوتا ہے اور نہ حکم محکم قہر سے از خواب غفلت سر اوٹھتا ہے اور نہ ہاتھہ دست درازی
داماں طغیان عصیان سے کوتاہ ہوتا ہے بلکہ بدستور محبت دنیا میں چور سراپا خطا و قصور
اور از طاعت و بندگی خدا نفور یعنی معاذ اللہ منہا یعنی نہ کچھہ خوف خدا ہے اور نہ کچھہ نفرت از گناہ

ای وای برین شعور بصد وائے ؛ ما خود زدہ ایم تیشہ برپائے ؛ ہیہات ہیہات

ہان اگر رحمت الٰہی جوش میں آئے اور بطفیل ولی نبی دستگیری فرمائے اور ہم غفلت

زدہ نکو بچا لے تو البتہ صورت نجات کی متصور ہو جاوے ورنہ تو یہی تمام ہے کہ جام عمر

لبریز ہو ستور دل از توبہ دگر ریختہ ہے پس ہر صاحب اہل فہم کو فرض وقت ہے کہ توبہ از

جناب میں کرے اور بہ توبہ جناب الٰہی وہ گناہ اور آئندہ ہم اشتغال سے بہو وسے اور مغفرت

الٰہی کا امیدوار رہے کہ بمنت الٰہی مغفرت ہائی کو بسبب بخشش نہ و فتن سے جوان دینا ابا

ہی ہے اور نہ موت سر پر کھڑی ہے زندگی یا ہی عمر دو گھڑی ہے اور جو نکرنے توبہ سے

حسب کریمہ سورہ حجرات بلاشک ظالم اور گنہگار وں میں شامل ہوکے عتاب الٰہی میں

مبتلا ہونگے جیسا ارشاد ہے ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون یعنی

جو لوگ توبہ نکرینگے وہ لوگ ظالم اور گنہگار ہیں پس یہ چند اشعار مناجات جناب

مولانا دافع صدمات جانی اور رافع مفسدات روحانی کو حرز جان اور ورد زبان

کرنا فرض وقت ہے **مناجات** تو مرا جویان مثال بادران ؛ ناگزیران

از تو مانند خران ؛ من اگرچہ میگریزم بازار ؛ بندہ بگریختہ خواست و زار ؛

چون گریزم چون کہ بے تو زندہ نیست ؛ بے خداوندیت بود بندہ نیست ؛ ای کی ا

عقلہا و وہم ہا ؛ رحم فرما بر قصور فہم ما ؛ ای مجیب عفو از ما عفو کن ؛ وی

طبیب رنج ناسور کهن ؛ ای جهان کهنه را تو جان نو ؛ از تن بی جان و دل افغان شنو
ای همیشه حاجت ما را پناه ؛ بار دیگر ما غلط کردیم راه ؛ ای کریم با عطای با وفا
رحم کن بر عمر رفته در جفا ؛ توبه ام بپذیر این بار دگر ؛ تا ببندم بهر توبه صد کمر ؛
گر مرا این بار ستاری کنی ؛ توبه کردم من زهر ناکردنی ؛ چونکه توبه موجب نجات
دارین اور باعث حصول انواع انعامات و برکات کونین و سبب حصول اقسام عنایات
حضرت خالق نشاتین ہے لہذا اہتمام اوسکا نزدیک اختتام باعث حسن انجام از قسم
حسن ختام جانکر کیا مگر افسوس صد ہزار افسوس کہ دریای اوصاف رسول بانی حسب
(۱۷۵)
آیات و نکات قرانی کے ہنوز ویسا ہی موج زن اور بہوش ریم کن ہے موافق ارشاد
جناب مولانا **بیت** بوی جانان سوی جانم میرسد ؛ بوی یار مہربانم میرسد
سعدی شیرازی علیہ الرحمہ **بیت** دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر ؛
ما ہمچنان در اول وصف تو مانده ایم ؛ الا چونکہ چند اوراق پر مذاق ہمچو دعوت عام
طعام اور نعمہ ہر خاص و عام ہے مبادا کوئی خود فراموش بمحبت خدا مدہوش چون
دریا درجوش آپ سے گذر جاوے اور یہہ ارشاد جناب مولانا اوسکے گوش ہوش کا
گوشوارہ بنجاوے **بیت** وقت آن آمد کہ من عریان شوم ؛ جسم بگذارم
سراسر جان شوم ؛ یا اور کوئی خدا فراموش بخودی بیہوش کہین

زیر وزیر ہو جاسے موافق اس شعر کے **شعر** گر بگویم آنچہ دارم در درون
بس جگرہا گردد اندر حال خون ؛ لہذا بہت نکتہ گفتنی اور دُرِ سفتنی و رقمہ
خوردنی اور مضامین تحریر کردنی رہگئے اور نیز قلت فرصت اور شدت وحشت اور
خاش طبیعت نے مہلت ندی آرزوی دلی دل ہی مین خون ہوئی **مصرعہ**
ای بسا آرزو کہ خاک شدہ ؛ مگر ہان اگر فضل جناب باری بطفیل حبیب خود
مددگاری کرے تو واسطے ہدایت خلایق اور نجات ناس گرفتار علایق کے اسقدر
بھی کافی اور وافی ہے کہ اگر در خانہ کس است یک حرف بس است۔ لیکن باتباع کلام اللہ ختم
اس رسالہ تو تالیف یافتہ للہ برای نفع خلق اللہ مصداق کریمہ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ کا
بحکم خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ بمضمون سورہ والناس جو خاتمہ اور خلاصہ
کلام اللہ ہے موجب برکت تامہ اور ہدایت عامہ خلق اللہ کا جانکر ختم کیا اسواسطے
کہ خلاصہ ہر کلام وپیام کا خاتمہ اور اخیر اوس کلام وپیام کا ہوتا ہے اور خاتمہ
کلام اللہ کا سورہ والناس پر ہے اور خاتمہ سورہ والناس کا مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ پر ہے
پس کلام اللہ کے خلاصہ کا خلاصہ یہہ ہے کہ انواع واقسام کی خرابی و وسوسہ
ڈالنے والے بیچ دل انسان کے شیطان اور انسان ہیں پس ان دونوکو بخوبی پہچاننا
اور اونسے دور بھاگنا اور جان بچانا اور حفاظت دولت ایمانی کی ان مفسدان جنی و

(۱۸۷)

وجانی سے بخوبی کرنا ہر انسان طالب جنان اور شایق دولت دیدار خالق انس و جانکو
واجب و لازم اول فرض وقت ہے خصوصًا انسان صورت شیطان سیرت بدباطن
خراب طینت خوشامد پیشہ مطلب آشنا سے کہ ہر پیرایہ میں اپنا مطلب نکالے اور ہر
لباس میں فریب دے کہ درحقیقت بدتر زیادہ حیوان سے ہیں چنانچہ سعدی رح
بھی فرماتے ہیں **بیت** نہ ہر آدمی زادہ از دد بہ است ؛ کہ دد ز آدمی زادۂ
بد بہ است ؛ کہ فی الحقیقت ختم سورہ مذکورہ کا جو خلاصہ کلام اللہ کا ہے
والناس پر ہے یہی جانبری اور احتراز کلی اس گرگ درندہ اور سگ گزندہ سے ہر دم
و قدم مقدم برجملہ ضروریات ضروری عالم بشری سے ہی جیسا جناب مولا فرماتے ہیں
بیت ای بسا ابلیس آدم روی ہست ؛ پس بہر دستے نباید داد دست ؛
نتیج ہے ہر صورت اور سب دشمن صورت درندہ گزندہ سے بچنا آسان ہے مگر ان
اپنی ہیئت انسان صورت شیطان سیرت شیرین گفتار تلخ اثر خوشامد شعار بدنظر بافسق
و فجور چون شیر و شکر شب و روز کلاہ خواری و گنہگاری بر سر و قبای بیحجابی جناب باری در بر
سے کہ ہر پیرایہ میں بخوبی تمام اپنا کام کرتا ہے اور دوسرے کا کام تمام کرتا ہے بچنا سخت
دشوار ہے اسیواسطے جناب باری نے بکمال شفقت و بندہ نوازی بحال امت محمدیہ
جو واسطے حبیب کریم کے ہے جابجا قرآن مجید میں از حد ڈرایا اور بدرجہ کمال متنبہ فرمایا

کہ بکمال اہتمام تمام برای تنبیہ تمام دوری از وساوس شیطان اور انسان صورت
سیرت شیطان سے اپنا کلام اور پیغام فرمایا تاکہ ہر آدمی ہوا و ہوس اس اہتمام تمام
خستہ کلام اوس خالق انام کو اونکان و خیسران اور ہزار جان گزان اس آفت
اور مصیبت فریبی انسان صورت شیطان سیرت سے ہر دم قدم جانبری اور
اختیار کرے کہ درحقیقت باعث بربادی اور تباہی متاع ایمانی اور خدا دانی انسانی
کے یہی ہر دو دشمن ایمانی درونی ہیں سو ظرفہ یہ ہے کہ اس خیال و حال سے دل و جان
تمام جہان کے خالی ہیں کہ کوئی بہت داعی شیطان غدار گرفتار خوار زار ہے اور
کوئی بفریبی اور شیرین کلامی خوشامد زبانی انسان صورت شیطان مکار دل آزار
سے ستم شعار کے چون از شراب مدہوش و سرشار نافرمان پروردگار کا ہے چنانچہ ذرا
آنکھ کھولکا دیکھو کہ وساوس شیطانی و فریبی انسانی سے خود پرستانی اور تابعداری
خواہش نفسانی نے احکام قرآنی اور ارشادات رسول ربانی اور دین اسلام حقانی میں
کیا کیا خرابی اور کیسی کیسی خود رائی جہان ہوائی ہوائی ہے چنانچہ پیدائی ہے نعوذ باللہ
من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا فی الواقع حسب کریمہ سورۂ انفال ان شر الدواب
عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون یہ انسان صورت شیطان خصلت بدتر حیوان سے
ہو گئے کہ لطف تمام خدا پانے اور بات حق کہنے اور کلام حق سننے سے گونگے بہرے گئے و عیاذ باللہ منہا

یعنی بدترین چارپایوں سے نزدیک اللہ کے وہ لوگ ہیں بہرے گونگے جو نہ ہم جھیں اپنی زبان سے
دین ... نا سمجھیں اور نہ دیکھیں بعینہٖ فقط خدا و ... کلمہ گو حق جو راست رو کو آفت ... سستی
... بہت خود ... بواسطہ ... دو دشمنان درونی ایمانی ہے ... ہیجا اور
... تو شدائی ... بسبب ... راہ حق دکھا کو واللہ ولی التوفیق ... فیق
حسبی ... الوکیل نعم المولی و نعم النصیر بیت جہان آفرین کر نیاری کند
... گاری کند علیہ التوکل و علیہ التکلان
وھو عظیم الغفران و عمیم الاحسان فقط

ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندہ گنہگارم

تمام شد

... قال ... ہی ... اور ... زبان ... نام ...

(۱۷۹)

چند احادیث خیر الانام برای ہر خاص و عام وغیرہ مفید علم ام
از کتاب معتمد حدیث شریف طریق محمدیہ وغیرہ سے

فصل یکمین ؛

چونکہ سب سے بڑھ کر پاکیزہ صفات برگزیدہ اور عادات پسندیدہ سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ و التحیات و الصلوات سے صفت حسن خلق ہے سبب کہ بموجب وانک لعلی خلق عظیم یعنی اے محمد تم بڑے خلیق ہو حق تعالیٰ نے اخلاق حسنہ کو افضل تمام افعال سے فرمایا ہے چنانچہ روایت معتمد سے کہ روز قیامت اول اخلاق حسنہ پوچھے اور وزن کئے جاوینگے چنانچہ ارشاد ہوا ہے ملانا بھی بہت بار گراں ہے

ابیات من ندیدم در جہان جستجو ؛ ہیچ اہلیت بہ از خوی نکو ؛ ور تو خواہی فضل و خوبی و فن ؛
کار خدمت دار و خلق حسن ؛ پس بباید صورت خوب نکو ؛ با خصال بد نیرزد یک تسو ؛
ور بود صورت حقیر ناپذیر ؛ چون بود خلقش نکو در پاش میر ؛ صورت ظاہر فنا گردد
بدان ؛ عالم معنی بماند جاودان ؛ صورتش دیدی ز معنی غافلی ؛ از صدف دُر را گزین گر عاقلی
ور نہ خوش باشی تو با خوش خو نشین ؛ خو پذیری گل ز روغن ہمین ؛ سوء الخلق ضعیف الایمان

خواہان ایمان سے یہہ دولت یکتا علم نبی اور بد خلقی سے تمام جہان میں جابجا پھیلکی اور سبکی مانند نیکوں کی معدوم ہو گئی لہذا احادیثیں اخلاق حسنہ کی اور ان کے

مقدم کی گئیں

(۱۹۰)

روایت کرتے ہیں مقدام ابن شریح اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادے سے کہ عرض کیا
میں نے بجناب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ عمل فرمائیے کہ جس سے بہشت ملے فرمایا کہ بہشت
ملتی ہے بکھانا کھلانے مفلس اور باہم سلام علیک کرنے اور بکمال اخلاق کلام کرنے سے
روایت ہے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں ایک مکان
نہایت عمدہ اور صاف ہے کہ اسکے اندر کی خوبی باہر سے بخوبی نظر آتی ہے عرض کیا ابو مالک
اشعری نے یا حضرت یہ نعمت کسکو ملیگی فرمایا جو خندہ پیشانی شیریں کلامی سے کلام کرتا ہے
اور بھوکوں کو کھانا کھلاتا ہے اور نماز تہجد بکمال شوق ذوق ادا کرتا ہے اور دیگر آدمی
سوتے ہیں روایت ہے ابو ذر سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی کی صورت دیکھکر
خوش ہونا اور مسکرانا گویا صدقہ دینا ہے روایت ہے حسن سے کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ سلام علیک
بکمال خوشی باہم کرنا گویا صدقہ للہ دینا ہے روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ فرمایا آپ نے
شوم و بخیل وہ ہے جو بد خلق ہو روایت ہے حضرت انس رض سے کہ فرمایا آپ نے کہ خوش خلقی
بھلائی ہے ہر دو جہان کی روایت ہے حضرت انس رض سے کہ خوش خلقی زینت دینی ہے امور خیر
دنیا اور آخرت میں روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ سب کی برائی توبہ سے دور ہو جاتی
ہے مگر برائی بد خلقی کی کہ بعد توبہ پھر برائی کرتا ہے ف یعنی بد خلقی بین محمدین بہت
بدتر چیز ہے چنانچہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ خوش خلقی مٹاتی ہے برائی کو اور چھپاتی ہے

خطا کو جیسے زینت دیتا ہے پانی برف کو اور بدخلقی خراب کرتی ہے عملا کو جیسے سرکہ شہد کی
خوبی کو اور مٹھائی کو کھو دیتا ہے یعنی لطف برف کا پانی مین پینے سے ظاہر ہوتا ہے
اسیطور خوش خلقی سے برے کام کی برائی دبجاتی ہے کہ سخاوت سخی کی عیب پوش اوسکی
معصیت کی ہو جاتی ہے یعنی سخاوت سے سخی کو کوئی برا نہین کہتا روایت ہے
ابی ہریرہ رض سے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا مجھکو واسطے پورے اور کامل کرنے
اچھے اخلاق کے اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ فرمایا آپنے کہ سخاوت اور خوش خلقی
کرنا گویا عبادت خداوند کریم بجا لانا ہے روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا علیہ السلام نے
کہ افضل جہاد سے کلمہ حق انصاف کا ہے روبرو بادشاہ اور حاکم جابر کے روایت ہے (۱۸۲)
ابن عباس رض سے کہ فرمایا جسنے وقت خطبہ بات کرنیوالیکو کہا چپ ہو وہ بیخبر ہے یعنی
وقت خطبہ کے مطلق کلام کرنا روا نہین کہ سننا خطبہ کا فرض ہے لہذا منع کرنا بھی بات کا روا
نہ ہے بولنا اسمین بھی ہے روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہ جو دعا مجلس حاضری مانگے
اور مجلس مین ہے جو سلام علیک کرے روایت ہے حضرت انس رض سے کہ جسنے ایذا دی ہمسایہ کو
گویا ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو ایذا دی اللہ کو روایت ہے حضرت علی رض سے کہ فرمایا
انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا کے مال حلال پر حساب ہے اور حرام پر عذاب ہے روایت ہے
حسن بصری رح سے کہ فرمایا آپنے کہ محبت دنیا سر سب برائی کا ہے روایت ہے ابی ہریرہ رض سے

کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سخت تر عذاب مین دن قیامت کے وہ عالم ہوگا کہ نفع

دیا علم نے اوسکو یعنی نہ آپ طاعت خدا اور رسول کی بجا لائے اور نہ مخلوق خدا کو راہ حق بتائی

روایت ہے حضرت انس رض سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آخر زمانہ مین عابد جاہل اور عالم فاسق

ہونگے جیسا اس زمانہ مین موجود ہے روایت ہے ابی سعید رض سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

کہ جسنے چھپایا اوس علم کو جو نفع رسان مخلوق خدا ہے یعنی نیک بات کہنے والے نے بری بات

منع کرنیسے زبان بند کی تو اللہ تعالی اوسکے موہنہ مین لگام لگاویگا آگ کی روایت ہے ابی ہریرہ رض

سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر بکثرت گناہ کرو تم یہانتک کہ اونکا انبار پہونچے

آسمان تک پھر تم سچی پکی توبہ کرو خالص جی سے تو البتہ قبول کرے خداوند رحیم اور معاف کرے

گناہ تمہارے روایت ہے حمید الطویل رض سے کہ مینے پوچھا حضرت انس رض سے کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ندامت مقدمہ توبہ ہے کہا کہ ہان فقط ندامت گویا نفرت

از گناہ و رغبت بجانب حق اسے البتہ مقدمہ توبہ کی قسم سے ہے روایت ہے جابر رض سے کہ فرمایا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت بدتر اور خوار تر نزدیک اللہ تعالی کے وہ مجالس ہے جسمین

تمسخر اور بیہودہ ہون روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ اکثر باعث بیچ

گنہگاری آدمی کا بیہودہ گوئی اور غیبت نمائی ہوتا ہے روایت ہے مرفوعا ابوبکر صدیق رض

سے کہ ہر گناہ کی سزا میں ڈھیل دیتا ہے اللہ تعالی روز قیامت تک مگر جسکو عاق کیا ماں باپ نے

بیشک عبادت ہی کرنا اور علی منہ اعتق چل موت نے   روایت ہے عبد اللہ ابن ابی اوفی سے مرفوعا
کہ رحمت نہیں نازل ہوتی اوس قوم پر جسمیں قطع رحم کرتے ہیں   روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ اگر روا ہوتا سجدہ کرنا سوای خدا کے اور کو تو میں حکم کرتا عورتوں کو
کہ عورت اپنے خاوند کو سجدہ کرے   روایت ہے زید بن ارقم سے مرفوعا کہ فرمایا آپ نے جو کوئی
بیعت نہ ہوا وہ ہم سے نہیں   روایت ہے ابن عمر و عائشہ سے کہ فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم
کم کرتے تھے کہ بعوض ... ہے   روایت ہے حضرت ابی ہریرہ سے مرفوعا کہ سب
بڑا گناہ کبیرہ ان میں وہ ہے کہ ... جیسے ... اور جھوٹ ... اور جھو
حسد کرے ... ہے   روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت ۱۹۴۱
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حق مسلمان کا اوپر مسلمان کے پانچ ہیں   سلام علیک کرنا
بیمار کا پوچھنا   جنازہ میں شامل ہونا   دعوت ولیمہ کی قبول کرنا   چھینک کا جواب دینا
ف یعنی یہ امور مسلمانوں کو باہم بجالانا بغیر لحاظ تعارف و مروت و قرابت و
محبت و عداوت کے سنت ہیں اور انہی باعث ناواقفی یا خود پسندی یا کم عادتی یا
بخیال باہم مخالفت مذہب یا بطریق ان امور سے محروم رہتے ہیں و مشکل یہ ہے کہ اگر کوئی
از روی ادای سنت سلام علیک وغیرہ کرے تو کوئی بباعث لحاظ امور مذکورہ بالا کے
یا ناواقفی اور کم عادتی سے جواب دیگا لہذا ہر کلمہ گو حق شریعت پیرو کو ضرور ہے کہ بخوبی اس کام

شریعت سے واقف ہو جائیں اور اونکے ادا اور رواج میں ہرگز عادات عرفی اور رواج دنیو یکو
عمل میں نہ لائیں اور سہل اور کسرِ شان نہ سمجھیں ورنہ جاننا اور بجا لانا احکام
شرع شریف کا یہ ہے کہ علم بے عمل کے ہرگز مفید نہیں ہوتا جیسا کلام اللہ اور حدیث
رسول اللہ میں جا بجا موجود ہے روایت ہے ابی درداء سے کہ درحقیقت کوئی شخص عالم
نہیں ہوتا جبتک موافق علم کے عمل نکرے یعنی عالم بے عمل کو عالم کہنا برائے نام ہے کہ
درحقیقت وہ عالم نہیں کہ علم بے عمل سے ہرگز کام نہیں ہوتا حسب ارشاد آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے فقط **بعد** ختم کتاب کے جو کہ مقام مناجات و دعا
و زاری کا ہے اور مناجات مثنوی شریف قبولیت دعا میں مشہور و معروف ہے
لہذا اسمیں سے چند مناجات کا بلحاظ تقدیم و تاخیر مناسب ارقام کیا اور بوقت آخر شب
برای حصول مطلب بحال زاری و چشم تر مفید تر ہے

مناجات

یا الٰہی بارہا برگشتہ ام	توبہ ہا و عہدہا بشکستہ ام	کردہ ام آنہا کہ از من می سزد
تا چنین سیل سیاہی در رسید	این سزد از ما چنین آمد ز ما	ریگ اندر چشم چہ افزاید عما
ہمچنان اندر ما مکن در ما نظر	اندر اکرام و سخای خود نگر	ما نبودیم و تقاضا ما نبود
لطف تو ناگفتۂ ما می شنود	باد ما و بود ما از داد تست	ہستی ما جملہ از ایجاد تست
ملک بخشیدی تو ما را جان جان	تا کہ ما باشیم با تو درمیان	ما عدمہائیم و ہستی ہای ما

تو وحیدی در ملاقی خلق ما
تو مرا چون یار شال ملوزان
بنده بگریخت خواهد شد زار
منکه با تشم که تو من بات
ای تو سلطان علاجت کن
ای تو پاک از جهل و پیش بد ازان
رحم فرما تو بر قصور ما
جان ستمکش ز عز و ل اتنی
با دو تنا هی کن مرا فریاد رس
ای جهان کهتر را تو جان تو
جان جهان تا بشم جان تو
ترکیبم کرده بی از الا نشسم
پس بحق با از روح با الله سیم
بحق کرا آبی بهر جو سید بهر
تو ز کرم هر یار گرد و پیش کم

ما چو نا چیزیم و تو داور ما نیست
ما ز بیرون از تو ما اندیشه ات
چون ندانیم چو مگر لطف تو جست
ای گرفته جمله من ها و داشت
من کیستم تا هیچ با خلاق کنم
ای فرامشی کرده اند او ابهان
ای خدا آن کن که از تو حق و
در خور کن تو ای ز رین در رویی
ای شحنت تو از ما عصفو کن
از تن ما جان و ان افغان تشمو
هیچکس از تو کسی نا شستی
مستمع تو الا با ما پر از کرم
گر نه ایم لایق چه باشد گردی
هر کسی را پیشه روی نهد
از مرا این بار ستاری کنی

ما چو کوب و بسته بر تا نیستت
من از تو پیدا نیستم آ
بی تو انداوه نیست و تو بی در تو
من که باشم که گویم عفو کن
یا رب آیا وقت دیدم شد بیم
ای همه دنیا و تو پیشم تا
از که جویم تا بنامت جد
وقت آنست تا اندیشه
ور طلب بیچ تا بوس
صد خرامش کن و جان تو
با همه خورشید تو افکن تنی
از تو هیچ بدی بخشایش کریم
تا من زاری را بیرسی و تحسین
گم نخواهد گشت در یا زین کرم
تو به کردم من ز هر تا کردنی

(۱۸۵)

توبه ام بپذیر این بار دگر
نشکنم تا جان شود از تن جدا
هم تو بودی اول آرنده دعا
ما دعا را هم ز تو آموختیم
دستگیر از دست ما ما را بخر
کرده شاهم دار تو بحر دردمند
آفرینها بر تو بادا ای خدا
شکرهای تو نیارم در بیان
یک نفس با هم با فلاک رفت
گرد پیشش باران بباید غبار
چراغ یقینم فرا راه دار
که صورت نه بندد دری دیگرم
چه عذر آرم از ننگ تر دامنی
غنی را ترحم بود بر فقیر

تا بشکستم بهر توبه صد گنه — توبه کردم در حقیقت با خدا
هم دعا از من روان کردی چو آب — هم ثباتش بخش و گردان مستجاب
هم تو باش آخر اجابت را رجا — ما ز آز و حرص خود را سوختیم
تا بگفتار خوشت خو کرده ایم — ما ز شیر حکمت تو خورده ایم
پرده را بردار و پرده ما مدر — درد بودم بر سر من چون بند
همچو سرو و سوسنم آزاد کرد — همچو بخت و دولتم دل شاد کرد
ناگهان کردی مرا از غم جدا — گر سر هر موی من گردد زبان

مناجات دیگر از حضرت شیخ سعدی رح نیز مقبول است

سرم از خجالت به خاک رفت — تو یکبار ای ابر رحمت ببار
تو چشمم ز روی سعادت مبند — زبانم به وقت شهادت مبند
ز بد کردنم دست کوتاه دار — خدایا بذلت مران از درم
ور از جهل غائب شدم روز چند — کنون کامدم در برویم مبند
مگر عجز پیش آورم کای غنی — فقیرم بجرم گناهم مگیر
چرا باید از ضعف حالم گریست — اگر من ضعیفم پناهم قویست

جهان آفرین گر نیاری کند — کجا بنده پرهیزگاری کند

فہرست مضامین کتاب فضائل رسول ربانی بطور اجمال

ناظرین کتاب فضائل رسول ربانی پر ہویدا ہو کہ اوائل کتاب میں شمائل رسول ربانی بطور نکات قرآنی ہیں اوسکے بعد مسائل عقائد ایمانی ہیں اوسکے بعد احتراز اغوای شیطانی اور خواہش نفسانی سے ہے اوسکے بعد مسائل متعلق فقہ و عقائد ایمانی کا بیان ہے بعد اوسکے تقریرات دلپذیر بشیر و نذیر خالق نبیہ و قدیر حد تقدیر اعتقاد عقیدہ کی صحیحہ مقاصد متعلق بمفید مرقوم ہیں اور آخر کتاب میں اخلاق حسنہ میں احادیث صحیحہ مرقوم ہیں اور بعد اوسکے اشعار مناجات بطور خاتمہ مناجات مثنوی ایضاً مرقوم ہیں فقط

مثنوی تاریخ طبع از مولوی حافظ محمد اسحاق متخلص بعرشی ساکن علیگدہ

این نسخہ دلکشا و دلکش — جان و دل طالبان پر عیش
مجموعۂ نخبہای قرآن — مشمولۂ رمزہای فرقان
گنجینۂ صد نقود عرفان — دکان متاع دین ایمان
از ضبط گہرہای درکار — سر گوشہ فتادہ بار بر بار
آب رخ گلشن مسائل — گلگونۂ چہرۂ فضائل

(۱۸۹)

این ساغر باده بیانست | از آتش بزم عارفانست
این نسخهٔ انتشار فیض است | این تازه گل بهار فیض است
گلدستهٔ فیض سرمدست این | دستنبوی وصف احمدست این
سنجیدهٔ فکر دانش آرا | فرسودهٔ کلک نکته پیرا
کشاف حقائق معانی | صراف جواهر مبانی
صوفی منشی صفات کیشی | از ناوک عشق سینه ریشی
سرشارئ معارف حق | ناظور بهار ذات مطلق
قندیل فروز نور احمد | در انجمن حضور احمد
از بخت سعید روزگاری | چون نقش گرفت این نگارے
در طبع خوشا شده آمد | گر نقد روان خریده آمد
گفتم باشاره مکرم | این نیز بآختران فراهم
فکرم شده باکمال تا پاک | مستکش روشنان افلاک
چون گرم سخن شدم بتاریخ | تاریخ عجیب گفت تاریخ

۱۲۹۶

پرتو مشرقستان فخر متین شاعر فطین مولوی محمد فصیح الدین متخلص فصیح

مژده که این ذکر جمیل رسول | جلوه پذیرفت بچشم قبول | اختر تابنده اوج کمال

گوهری شسته ز بحر کمال
ریخته کلک بلاغت رقم
عاشق شیدای رسول کریم
هست چو این نسخه با آب و تاب
مهر هدایت بزمین تافته

صحت نقل آیت قلوب فحول
جامع اصناف علوم و حکم
آن همه ز تقریر و ز نسبی
در صفت و فصل رسالت مآب
با دل و جان بهر چه بیند بین

از قیود قیدیه وقت قبول
بی بها الفاظ چو نقش قلیب
بیند کشش بنام مثنوی
طبع شده ز لطف و کرم یافته
از پی تاریخ به عسکر شنیدن

هاتف سروش از ره دل گفت بری	گوهر نایاب پسندیده گری ١٢٩٦

سنجیدهٔ فکر صاحب تمیز مولوی محمد یوسف الحسن تبریزی

اینست کتاب معنی اخلاق ملا
کشاف رموز مثنوی رومی

بتمهید صفات و کمالات مجتبی
با قطع و نقش خط صاف بانکی

ناوی شد از قید ساز ارشاد و صد علوم
مطبوع شد بوقت سید زمان ملک

چون بود غازی که تتبع شد بی	بهر قیمت مثنوی شد تاریخ مثنوی ١٢٩٦

از نتائج قلم فصاحت رقم حافظ منشی محمد یحیی سلمه الله ساکن علیگده

چه خوب چهپا وضع نشست و ستونها
ز دین چو مثنوی اگر تو بخوانی
صحیح خوش خط و زیبا و نیز خوش تقطیع

برای خلق خدا و رسول بانی
باهتمام تمام و بکوشش سعی و
چو زیر طبع در آمد رموز قرآنی
عجیب شده و نادر نکات قرآنی
١٢٩٦

درین رساله بیان نصوص قرآنست
بجد و جهد بلیغ و بصد پریشانی
نوشت بی سر و آورد سال آن یحیی

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع وقاد حکیم مولوی عبد الصمد بن حکیم رحیم اللہ مرحوم رئیس مئو

یہ نسخہ نو ہوا مرتب بسعی بجید | بفضل باری بعون خالق بلطف ایزد

جو چھاپا صابر نے لکھے تاریخ طبع اسکی | کہا حسنہ وسنے کہ نطق کلک حضور احمد ۱۲۹۶

چکیدہ قلم بلاغت رقم شاعر شیوا بیان منشی عبد المجید ملازم سررشتہ فوجداری علیگڈہ

اندنون مطبع العلوم مین واہ | کیا چھپی ہے نکات قرانی | فکر تاریخ کی مجید کو تھی

ہوگئی فضل حق سے آسانی | یہی تاریخ ہے کہ جاری ہے | ہجری ریاض ربانی ۱۲۹۶

از دانشگاہ خرد پژوہ منشی سید عظمت علی متخلص بہ شکوہ متوطن بریلی

چھپی ایسی کتاب معدن فیض | خریداری ہوئی سو جانسے جسکی | شکوہ از روی طرز صبح نازک

فروغ اوج لکھہ تاریخ اسکی ۱۲۹۶

ایضاً از مولوی محمد اسحاق متخلص بہ عرشی بزبان اردو

بحمد اللہ کہ پائی معنی تالیف کی صورت | بطرز نو صفات احمد مختار قرشی نے

باوقات مبارک جبکہ نوبت طبع کی آئی | نصاب فیض ربانی لکھی تاریخ عرشی نے ۱۲۹۶

حق تالیف محفوظ ہے کوئی صاحب بلا اجازت مولف کتاب کے قصد طبع کا نفرماوین

کتب خانہ آصفیہ سرکار ... حیدر آباد

غلطنامہ دیباچہ کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	خود لب لباب	خود یہ لب لباب				
۷	۱۵	پر مسنت	پر صفت				
۸	۱	حاج	ذات حاج				

غلطنامہ اصل کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۴	ماہ ضیا	ماہ لقا مہ ضیا	۵۵	۱۰	یتیی	ستنی
″	۹	تجلی	تجلی سے کہ	۵۷	۱۲	نیکوکار	نیکوکاری
۲۱	۱۲	کے نوتا	کہ ای قتا	۶۰	۹	قدالمد	قدر والمد
۲۳	۶	ٹوٹ	لوٹ	۶۲	۳	لاتیبون	لاتجبون
″	۸	چھپا گیا بہشت	چھپا گیا کہ جہان اوس کا چھپا کا وصف	″	۱۲	کہ خوشامد	کے خوشامد
				۶۷	۸	ہمنشینی	ہمنشین
۳۹	۱	چوپوست	چولعل	″	۱۴	•	تا دم آخر جی فارغ سیا کش
۴۱	۷	بیٹھ رہا	بیٹھ رہی علی	۶۸	۷	نافرویدیت	نافرزویدیت
۴۷	۴	لاتخافون	لاتخافون	۶۹	۲	سی جبتیک	سکے جبتیک
۵۱	۱۳	سیاہ	رو سیاہ	۷۳	۲	مشاقی	مشاسے
۵۲	۱۱	کمو کبید	کمو و کبید	″	۱۱	سافی	سافی سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۹	۱۰	شرفی	شرقی
۸۲	۴	گرۃ	گر
۸۳	۷	بیحیائی سے	بیحیائی سے
۸۴	۲	تہ پاپڑگا اور	تہ بنایا
〃	۱۱	کیا حضرت	کہا حضرت
۸۷	〃	بوو تھی	بوو بیبی
۸۸	۱۰	قوبہ زبانی توبہ	قوبہ زبانی
۹۰	۸	عبادت حب ریا	عبادت تماشا ریا
۹۲	۱۲	نبعی	بجانی
۹۳	۶	مہیان نواز	مہمان نوازی
〃	۱۵	ہوای	سوای
۹۶	۶	تلوار نیام	نیام تلوار
〃	۱۱	کیا لا	کیا لائے
〃	۱۲	ہوش ساہوگا	ہوش مع اہوگا
۹۷	۶	برگ عیش	برگ عیشے
۱۰۰	۱	اوزاو	آوُ آو
〃	۱۰	قسمت سیا ایہ	قسمت سیا ایہ الہیہ شعر حقیقی کا ہے
〃	۱۰	کنی	کمی
۱۰۱	۳	رواوات	رواوان
〃	۵	یوم	یوم
۱۰۳	۲	ہنوز بڑا	ہنوز ایکو بڑا
〃	۱۵	ولمو بنتۃ	ولا منتۃ
۱۰۴	۲	زکوۃ	زکوۃ کو
۱۰۶	۶	بافسون	بافسون
〃	〃	پاک وار	پاک شو
۱۰۹	۶	وہی	وہی ہیں
۱۱۲	۱	اتقیا وابرار	اتقیا وابرار
۱۱۳	〃	ناپاک رو	ناپاکی اور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۵	۱۱	سبیل	سبیل رنگ
۱۱۶	۴	کرتا ہے	کرتا ہے
〃	۵	کرتا اور لاتا	کرنا اور لانا
〃	۷	شیریں	شیرینی
۱۳۵	۲	چھوڑتے ہیں	چھوڑتے سنا
۱۳۶	۱۱	جان اور	جان دیتا اور
۱۴۰	۵	مرتبۃ	مرتبہ
۱۴۳	۸	کہایا کے	کہا کے
۱۴۴	۲	صفائی اور	صفائی آب اور
〃	۶	صفت	صفت
۱۴۵	۱۰	والتمنا کہ	والتمنا کے کہ
۱۴۶	۱۲	پر انسان	پر انسان
〃	۱۴	یہ اور بات	یہہ بات
۱۵۱	۱۵	اوسکی	اونکی
۱۵۴	۱۳	چشم شحنہ	خشم شحنہ
۱۵۵	۲	کردیا	کرادیا
۱۵۶	〃	کرلیا	کرایا
۱۶۰	۱۴	رہتی	رہی
۱۶۲	۱	چاہی	جاہی
۱۶۳	۱۵	حقنای	حق تعای
۱۶۴	۳	بسبب	نسبت
۱۶۷	۲	بہی	یہ بہی
〃	۱۲	کمال	بکمال
〃	۱۴	مثاتا	مٹاتا
۱۶۸	۷	سعان	طغیان
۱۷۵	۱۱	چونکہ چند	چونکہ یہ چند
۱۷۸	۱	کہ کمال	حتی کہ کمال
۱۸۲	۱۲	ہمسایہ لو	ہمسایہ کو
۱۸۳	۹	کرایا	کہ کیا

(۱۹۳)

(۲۰۹) کل